SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 13, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحیم

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله و لو انهم اذ
ظلموا انفسهم جآء وک فاستغفروالله و استغفر لهم
الرسول لو جدوا الله توابا رحیماO

(سورۃ النساء آیت ۶۴)

ترجمہ: اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول خدا بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : سوال نمبر ۴۴ اے، میر عبدالجبار صاحب۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 13, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله و لو انهم اذ
ظلموا انفسهم جآء وک فاستغفروالله و استغفر لهم
الرسول لو جدوا الله توابا رحيماO

(سورة النساء آیت ۶۴)

ترجمہ، اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول خدا بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : سوال نمبر ۴۴ اے، میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار : میں جناب آپ کے توسط سے جناب وزیر صاحب کا از حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اور ان کی وزارت نے نہایت ہی جانفشانی سے محنت سے جواب تیار کیا ہے جو کہ پورے دفتر کی شکل میں میرے پاس موجود ہے ۔ اس کو پڑھنے کے لئے کم از کم میں سمجھتا ہوں کہ مجھے دو تین دن چاہئیں تاکہ میں ضمنی سوال کر سکوں اور اپنے سوال کا جواب بھی مکمل طور پر ڈھونڈ سکوں ۔ اگر مہربانی ہو اور میرے باقی حضرات دوست صاحبان بھی اگر فرماتے ہوں تو اس کے لئے میں سمجھتا ہوں یہ پانچ منٹ ہمارے لئے کافی نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین : پھر کیا کیا جائے اس کا ۔

میر عبدالجبار : جو آپ کر سکتے ہیں ڈیفر کریں ۔

جناب چیئرمین : ڈیفر کیا جائے ۔

میر عبدالجبار : جی سر ۔

جناب چیئرمین : اس کا یہ بھی طریقہ ہوتا ہے کہ آپ کو انفارمیشن تو مل گئی ہیں ۔ مقصد تو ہوتا ہے انفارمیشن حاصل کرنا ۔ اس میں مزید کوئی آپ سوال پوچھنا چاہیں تو پھر بے شک دیکھنے کے بعد تو پوچھ لیں بجائے اس کے کہ اس کو ڈیفر کریں پھر اس کو دوبارہ پرنٹ کرائیں یہ سارا کچھ ۔

سید فصیح اقبال : اسی کے اوپر کچھ سوال ایسے ہیں یہ دوبارہ سوال نہیں کریں گے لیکن اس سے کچھ معلومات ہیں جو کچھ معلومات ہیں جب پڑھا ہی نہیں جا رہا ۔۔۔۔

جناب چیئرمین : وہی میں کہہ رہا ہوں کہ اس میں کچھ معلومات ہیں اس پر دوبارہ سوال کرنا چاہیں تو دوبارہ کر لیں کون منع کرتا ہے ۔ لیکن ڈیفر کرنے سے نقصان یہ ہوگا کہ یہی میٹریل دوبارہ پرنٹ کرنا پڑے گا ۔

میر عبدالجبار : پرنٹ نہ کریں بھلے یہی رہے جی ۔ کا ہے کے لئے پرنٹ کرتے ہیں جناب ۔ میرے پاس تو ہے ہی اگر مجھے دو چار روز دے دیئے جائیں ۔

جناب چیئرمین : کیوں جی یہ ہو سکتا ہے کہ اس کو پرنٹ نہ کیا جائے ۔

میر عبدالجبار: جب ہم کہتے ہیں کہ پرنٹ نہ کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ سوال دوبارہ۔۔۔

جناب چیئرمین: تو کب کے لئے کریں۔ کل لیں یا پرسوں کے لئے کریں۔ کل تو جمعہ ہے ناں۔

میر عبدالجبار: جی ہاں Monday کو رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: Monday کو رکھ لیتے ہیں تو اس کو دوبارہ پرنٹ نہیں کریں گے۔ یہی سوال جو ہے ڈیفر کر دیں گے۔

میر عبدالجبار: مہربانی جناب۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۶۶ محمد ابراہیم خان صاحب۔

66. *Mr. Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state whether the Federal Government has allocated any funds for the development of forests and green belts if so, the extent of funds allocated for NWFP and tribal Areas during the current financial year?

Mr. Jehangir Badr : Forestry at Federal Level is dealt with by the following Ministies:.

1. National Conservation Strategy Programme (NCS)- Environment and Urban Affairs Division.
2. Federal Administered Tribal Area (FATA) and UNHCR Project- States and Frontier Regions Division(SAFRAN).
3. Tarbela Mangla Watershed_ Ministry of Water and Power (WAPDA).
4. Social Forestry_ Ministry of Food and Agriculture (MINFA).

The detail of funds provided to NWFP during last 7 years from Federal budget by MINFA under Social Forestry is given below:-

Year	Amount Released	Expenditure incured
1985-86	1.600	0.247
1986-87	2.353	1.448
1987-88	6.255	2.817
1988-89	9.497	5.113
1989-90	11.486	5.885
1990-91	15.907	10.932
1991-92	14.971	13.799
Total:	62.069	40.241It

It is evident that Federal Government in the Ministry of Food, Agricultural and Cooperatives have allocated more funds than NWFP Government could utilize year-wise.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

جناب محمد ابراہیم خان : دراصل میرے سوال کا پورا مضمون ہی توڑ مروڑ کے پیش کیا گیا ہے ۔ میں نے جو سوال کیا تھا وہ یہ تھا کہ افغان مہاجرین کی بنیاد پر جو ۳۰ لاکھ افغان آئے اور یہ فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی تھی اس وجہ سے ہمارے جنگلات کو ، ہماری فارسٹری کو ، ہمارے سبزے کو ، ہمارے گرین بیلٹ کو جو نقصان پہنچا ہے فیڈرل گورنمنٹ نے اس لحاظ سے کوئی مخصوص فنڈ فرنٹیئر کو اور ٹرائیبل ایریا کو مختص کئے ہیں تو یہ اس context میں یہ جواب ہے ہی نہیں ۔ اس میں شک نہیں ہے کہ وہ ڈیٹا سال وار دیا ہوا ہے لیکن وہ موضوع بدل کے دیا ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین : سیکرٹری جنرل صاحب یہ ذرا دیکھیں ۔ یہ شکایات آ رہی ہیں کہ سوال

کو اتنا تبدیل کر دیا جاتا ہے کہ اس کا اصل sense ہی تبدیل ہو جاتا ہے ۔ تو یہ مہربانی کرکے دیکھیں ۔ اس پر کوئی سوال پوچھنا چاہیں گے آپ؟

جناب محمد ابراہیم خان: جناب عالی ' that's all, thank you۔

جناب چیئرمین : شکریہ ' اگلا سوال بشیر احمد صاحب نمبر 67۔

67. *Mr. Basheer Ahmad Matta: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is fact that the Late Senator Abdul Khaliq Khan had recommended, the electrification of villages Pir Gari Doran, Bagicha Deri and Galiara, District Mardan in May, 1992, if so, the time by which these villages will be electrified?

Mr. Asif Ali Zardari: 'The work orders for four villages recommended by Late Senator Abdul Khaliq Khan have been issued to the contractor and the work is under progress. The same will be completed by the end of September, 1993.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

Mr. Basheer Ahmed Matta: No supplementry, Sir, except a correction that I had already mentioned that the name of the village is Baghicha and has been misprinted. So, they may not go instead of one village to another Sir.

جناب چیئرمین: تو یہ لفظ باغیچہ ڈیری ہے۔ منسٹر صاحب برائے واٹر اینڈ پاور یہ ذرا نوٹ کر لیں ۔ The name of village is Baghich Deri not Baglicha Deri تا کہ کسی غلط گاؤں پر نہ جائیں ' لیکن ایسا گاؤں ہوگا ہی نہیں تو یہ کیا بجلی فراہم کریں گے ۔ ڈھونڈتے رہیں گے چراغ لے کے گاؤں نہیں ملے گا۔ نمبر 69 سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: آپ آگے چلے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ' Sorry Sir نمبر 68 میر عبدالجبار صاحب ۔

68. *Mir. Abdul Jabbar: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 194 replied on 8th July, 1992 and state whether the Indus River Authority has been constituted, if so, the details of the meetings held by it so far?

Mr. Asif Ali Zardari: Yes. The Authority has held 3 meetings on 24th, 26th and 27th April, 1993:-

(a) To discuss likely water availability in Indus River System during Kharif season and its utilization.

(b) To decide TORs for study of minimum releases down-stream Kotri Barrage.

(c) To consider allocation of 60 MGD Water for Pakistan Steel Mill.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال ، سپلیمنٹری سوال بھی صرف اپنی سیٹ سے ہو سکتا ہے ۔

Mir. Abdul Jabbar: Excuse me Sir, I am sorry, I was busy there Sir, My question was " Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 194 replied on 8th July, 1992 and state whether the Indus River Authority has been constituted, if so, the details of the meetings held by it so far?

جناب چیئرمین : اس کا جواب آ گیا ہے ۔ کہ ہاں ہو گیا ہے ۔

میر عبدالجبار : جی ہاں انہوں نے کہا ہے کہ تین دفعہ ہم نے میٹنگ کی ہے اور ڈسکس بھی کیا ہے اب میں یہ پوچھوں گا کہ جناب یہ اتھارٹی constitute کب ہوئی تھی ؟

جناب چیئرمین : جی وزیر برائے پانی و بجلی یہ کب constitute ہوئی جی ۔

Mr. Asif Ali Zardari: I think it is 10th December, 1992, Sir.

میر عبدالجبار : نہیں جناب آنریبل منسٹر کو علم نہیں یہ ۲۱ مارچ ۱۹۹۱ء کو constitute ہونی تھی ۔

جناب چیئرمین : اگر آپ کو پتہ ہے تو پھر سوال کیوں پوچھتے ہیں ۔

میر عبدالجبار : میں عرض کرتا ہوں اس لئے کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے جی کیوں ؛ میں یہ چاہتا تھا کہ اس تاریخ سے لیکر (جب سے constitute ہوئی) مارچ ۱۹۹۲ء تک اس میں ۷۰ ارب روپے کا نقصان ہو چکا تھا جی پانی کی تقسیم کے معاہدے پر ۔ یہ میرے پاس اس وقت کی ایک cutting بھی ہے ۔ اگر اجازت ہو تو پڑھ کر سناؤں ۔ عنوان پانی کی تقسیم کا معاہدہ پانی کی تقسیم کیا کھویا کیا پایا یہ ہے جنگ راولپنڈی کی ۱۸ مارچ ۱۹۹۲ء کی خبر ۔ ایک اخباری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ پانی کی تقسیم کے معاہدہ پر ایک سال گزر جانے کے باوجود اس پر عمل درآمد کے لئے قائم کی گئی Indus River اتھارٹی کا ایک بھی اجلاس نہیں ہو سکا ۔

جناب چیئرمین : یہ کب کی رپورٹ ہے جی ؛

میر عبدالجبار : یہ جناب مارچ ۱۹۹۲ء کی رپورٹ ہے ۔

جناب چیئرمین : تو اپریل میں انہوں نے فوری طور پر کر دیا ۔ یہ اخبار پڑھ کر کیا ہو گا ۔ وہ آپ کا سوال آیا ہو گا تو انہوں نے کہا کر دیں ۔

میر عبدالجبار : جی جناب یہ تو پھر بات نہ بنی ناں ۔ جناب کہ اگر سوال کے بعد ہی انہوں نے میٹنگ کرنا تھی ۔

جناب چیئرمین : یہ ہی تو فائدہ ہوتا ہے سوالات کا ۔ سوال کرنے سے کام ہو جاتا ہے ۔

میر عبدالجبار : آگے جی عرض کرنا چاہتا ہوں ۲۱ مارچ ۱۹۹۱ء سے اب تک ۷۰ ارب روپے کا نقصان ہو چکا تھا یعنی اس وقت یہ مارچ کی رپورٹ ہے جناب ۔ اس وقت تک ۷۰ ارب روپے کا نقصان ہو چکا تھا اور پہلے مرحلہ پر یہ اعلان کیا گیا تھا کہ دو ہفتہ کے اندر اندر اس پر کام شروع ہو جائے گا ۔ لیکن اب پورا ایک سال گزرنے پر بھی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ۔

جناب چیئرمین : تو سوال کیا ہے آپ کا ؛

میر عبدالجبار: میں کہتا ہوں جناب اتنی غفلت کیوں برتی گئی۔

جناب چیئرمین : جی جناب وزیر برائے پانی و بجلی یہ کہتے ہیں کہ جی اتنی غفلت برتی گئی ہے۔ وقت پر بنائی نہیں گئی۔ meetings نہیں ہوتیں نقصان ہو رہا ہے۔

Mr. Asif Ali Zardari: If I could take the floor, Mr. Chairman, I think the information that meetings were not conducted is wrong. According to the information which I have got from my Ministry the meetings did take place on three different occasions in different dates, the answer is given. As far as the loss is concerned definitely I shall look into it, considering the fact that we have just joined the Ministry and if this was done during not our time, but probably this Senate was there when it was being done. I Presume that the Senate was conscious enough and the people were also conscious but in case they were not I shall be conscious and look into the matter and (if) any fresh question is put it can be put up as a fresh question. I will get the answer on the second day.

Mr. Chairman: . Thank you. Any other question.

میر عبدالجبار: جناب وزیر صاحب کے اس جواب سے مطمئن تو میں نہیں ہوا۔ سوال یہ ہے کہ قومی اہمیت کے مسئلہ پر اتنی غفلت جس پر اتنا نقصان ہو رہا ہے۔ کم از کم ایک آدھ میٹنگ کر کے اس کو دیکھ لیں وزیر صاحب۔

Mr. Asif Ali Zardari: Definitely Sir, your order will be carried out.

جناب چیئرمین : شکریہ! جام کرار صاحب۔

Jām Kararudin: Sir, I want to know from the honourable Minister in regard to his reply in part (c). We have considered allocation of 60 MGD water for Pakistan Steel Mill. Where as they have only considered this obvious cession of 60 MGD water for Pakistan Steel Mill.

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, it is not under consideration, it has already been given.

Mr. Chairman: It has already been given. Any other question? Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi.

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi. Part (a) to discuss likely water availability in Indus River System.

کتنا اور واٹر انہوں نے بتایا ہے فگرز میں۔

Mr. Chairman: To discuss likely water availability in Indus River System. Minister for Water and Power " likely availability".

کتنی ہے جی؟

Mr. Asif Ali Zardari: Fresh question, Sir, I do not have the answer to that.

Mr. Chairman: Next question No. 69.

69. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for petroleum and Natural Resources be pleased to state:-

(a) the date of establishment of the Sui Southern Gas Company and the cost of the gas per cft at the time of its establishment and the present cost in Pakistani currency; and

(b) the procedure evolved for the payment of royalty and the amount of royalty paid to Balochistan Province during the last five years?

Arbad Muhammad Jehangir Khan:

(a) Sui Southern Gas Company Limited (SSGCL) was established on 30-3-1989 as a result of the merger of former Sui Gas Transmission Company Limited and Southern Gas Company Limited. Previously Southern Gas Company Limited was formed on 15-5-1985 by merging the former Karachi Gas Company Limited and Indus Gas Company Limited.

The second part of the question relating to cost of gas is not clear as to which cost of gas is being referred. Therefore, information in respect of well-head prices from where SSGCL purchases gas and the consumer's prices is given as follows:-

(Rs. per Mcft)

Well-head price	March, 89	April, 93
Sui gas	5.70	9.39
Pirkoh gas	13.41	23.78
Badin gas	13.89(avg)	35.84
Consumer's price		
Domestic	28.70(avg)	36.27
Commercial	53.40	61.41
Industries/Power	47.45	54.57

The difference between the well-head price and consumer's price covers the excise duty (Rs. 2.42 per Mcft), the cost of purification, transmission and distribution plus the SSGCL's profit margin and the balance is mopped up by the government as Gas Development Surcharge (GDS).

The well-head price of Sui gas is fixed in according with the Gas Price

Agreement between Pakistan Petroleum Limited (PPL) and Government of Pakistan signed in 1982 under which the company is entitled to a fixed 25% return on the shareholder's funds after meeting all field costs. Therefore, the price of Sui gas keeps on fluctuating on year to year basis depending upon the magnitude of activities in the Sui Gas field. It is obvious that the low price of well-head gas would generate more revenue on account of GDS which is distributable to the provinces in accordance with the NFC award.

The price of Pirkoh gas was earlier fixed on the basis of ADB convenant which stipulated 15% internal rate of return. From 1st of July, 1992, the price has been linked to the price of imported fuel oil less discounts in accordance with revised convenant of Asian Development Bank's Loan Agreement, therefore, the price was adjusted upward at Rs. 19.31 per Mcft w.e.f. 1-7-1992 and Rs. 23.78 per Mcft w.e.f. 1-1-1993. Similarly the price of Badin gas is fixed under an agreement with except associated gas which is fixed at Rs. 5.00 per Mcft. The price of Pirkoh and Badin gases is fixed on half yearly basis i.e. 1st of Januaray and 1st of July each year based on the average price of imported fuel oil in the previous six months period. The increase in the well-head price of Badin gas is mainly due to increase in the price of imported fuel oil (US$64.2 per ton in 1989 and US$ 94.3 per ton in 1993), the exchange rate which was Rs. 18.76 to a dollar on 1-1-1989 and Rs. 25.94 on 2-1-1993 and the volume of gas purchased by the company.

(b) The procedure evolved for the payment of royalty is that the total royalty paid by the gas producing companies to the federal government in accordance with Pakistan Petroleum (Exploration and Production) Rules, 1986 (12. 5% of the well-head price) is paid to the respective provinces after retaining 2% collection charge by the Ministry of Finance. The actual amount of roualty paid

by the Ministry of Finance to Balochistan during last five years is as follows:-

1987-88	Rs. 310.1 million
1988-89	Rs.208.4 million
1989-90	Rs.273.8 million
1990-91	Rs.248.7 million
1991-92	Rs.265.0 million

سید فصیح اقبال: ضمنی سوال ۔ جناب اسی سوال کو جو اس روز میں نے کیا تھا اس کی آپ نے کافی سمری دی ہے ۔ اس کا مجھے پہلے ہی علم ہے ۔ یہ جو آپ نے (رائیلٹی) پر رکھا ہے well-head ساڑھے بارہ چونکہ آپ تو ماشاء اللہ بالکل نئے ہیں سپورٹس کے بعد آپ ایک دم پیٹرولیم میں آئے ہیں ۔ آپ یہ بتا سکیں گے کہ جو ساڑھے بارہ فیصد سوئی گیس کو مل رہا ہے well-head اس کی price تو ۵ روپے ہے ۔وہ تو سب سے lowest ہمیں ملے گا ۔ سوئی گیس میں اور بدین گیس کا آپ ڈالر ریٹ سے دے رہے ہیں (یونین ٹیکساس کے ساتھ معاہدہ کے تحت) تو یہ جو anamaly برٹش پٹرولیم سے تو آپ لے رہے ہیں۔ ۵ فیصد پاکستانی کرنسی میں اور آپ بدین میں لے رہے ہیں گیس ڈالر میں۔ ڈالر کا ریٹ اب ۱۸ سے ۲۸ ہو گیا ہے۔ تو پرائس بڑھتی جائے گی ۔ تو اتنی بڑی انامل کہ ۹۰ فیصد تو فرق نہیں ہونا چاہیئے، گیس پرائسز میں۔

Mr. Muhammad Ajmal khan: Regarding this question which has been asked, it is such a technical matter, Sir, and the rates are.........

Syed Faseih Iqbal: But definitely the companies are working under the.....

جناب چیئرمین : جی آپ dialogue تو شروع نہ کریں ۔ آپ سوال پوچھ کر بیٹھ جایا کریں پھر ان کو جواب دینے دیں ۔

Syed Faseih Iqbal: I pointed out, it is not that technical. It is very simple question.

Mr. Chairman: It depends who is dealing with the matter.

سید فصیح اقبال : بہر حال۔

What I wanted to know the basis of evolving a policy of the royalty, what they have fixed the basis? And if the companies are working but they must be working under the instruction of Govt. of Pakistan . They do not have any their procedures because.......

جناب چیئرمین : رائیلٹی سے کیا مراد ہے ؟

سید فصیح اقبال : رائیلٹی جو ملتا ہے ۸ فیصد یا ساڑھے بارہ فیصد وہ ہمیں well-head پر ملتا ہے ۔

جناب چیئرمین : کس کو ملتا ہے ؟

سید فصیح اقبال : پاکستان گورنمنٹ کو اور پھر وہ بلوچستان کو ٹرانسفر کرتے ہیں ۔ جو price fix کی ہوئی ہیں well-head میں اتنی کم ہیں کہ وہ گیس آتے آتے ۵۲ بنتی ہے اور ہمیں ملتا ہے ۵ روپے میں اور یقیناً ہمیں تو کچھ نہیں ملتا ۔

جناب چیئرمین : تو آپ کا کہنا ہے کہ یہ price بڑھائی جائے well-head پر۔

سید فصیح اقبال : نہیں well-head پر نہیں جو basis بنا ہے price already بڑھی ہوئی ہیں ۔ ۵۲ تو آپ دے رہے ہیں consumer کو وہ سارا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے کمپنی کو پہنچ رہا ہے گورنمنٹ پاکستان کو ۔ اگر گورنمنٹ پاکستان کو پہنچ رہا ہے تو اس میں ہمارا basis ۲ فیصد ہے ۔ percentage زیادہ کیا جائے ۔ مطلب یہ ہے کہ already prices have been increased. ۵۲ ہے ۔ آپ کا یہ کرشل اور ؟

جناب چیئرمین : آپ اس کو کمیٹی میں کیوں نہیں discuss کر لیتے یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے۔

سید فصیح اقبال : یہ تو ہمارے صوبے کے سارے حقوق کا مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ جو آئل اینڈ گیس کی کمپنی ہے چیئرمین کون ہے اس کے جی ۔ عباس شاہ صاحب ہیں ۔ تو اس میں discuss کر لیں تاکہ تفصیل سے ہر چیز آ جائے ۔

سید فصیح اقبال : یہ چونکہ میرا question ہے اس لئے میں گزارش کروں گا آپ سے بھی اور ارباب صاحب سے بھی کہ اس پر باقاعدہ ایک دن کانفرنس کرائیں تاکہ میں اس کا باقاعدہ ذائچہ لوں ۔ جی سارے صوبے بیٹھیں بالکل۔

جناب چیئرمین : جی ٹھیک ہے جی ۔

جناب محمد اجمل خان : ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین : جی جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔

Syed Abdullah Shah: Will the Minister of State the rationale for different prices of head prices of gas from three resources Sui gas 9.39 and then Pirkoh is 23.78, Badin is 35.84, why this difference?

جناب چیئرمین : یہ فرق کیوں آ رہا ہے ۔

جناب محمد اجمل خان : یہ فرق اس لئے آتا ہے کہ ان کی اپنی یعنی سب کی agreement different ہے جی ۔ تو سب کے ریٹ بھی different ہوں گے ۔ ان کے اپنے agreement ہوتے ہیں ۔ Companies کے درمیان اور ان کے مطابق ریٹ فکس کرتے ہیں اور گیس کے ریٹ different ہوتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : جی جناب فضل آغا صاحب آخری سوال۔

سید محمد فضل آغا: محترم میں آپ کو زیادہ زحمت نہیں دوں گا ۔ لیکن بات وہی بنتی ہے کہ یہ consumer price کی ذرا تعریف بتا دیں ۔ consumer price کیا ہوتا ہے؟ کیونکہ مارکیٹ میں recovery اور بل سارے پاکستان میں ایک آتے ہیں۔ اور یہاں پر انہوں نے consumer price کی بڑی differences بتائی ہیں تو ذرا explain کر دیں۔ کہ کیا ہے اور consumer سے recovery کس طرح کرتے ہیں ۔ اور یہاں پر consumer price کا جو diference ہے 'اس کو ذرا explain کر دیں۔

جناب چیئرمین : جی وزیر صاحب!

جناب محمد اجمل خان : جناب جیسے میں نے پہلے ہی ہاؤس کو بتایا کہ It is a very technical question بہر حال جو Consumer price fix کرتے ہیں ۔ These are the prices which are collected from the consumers وہ rate fix ہوتے ہیں اور اس پر وہ recovery کرتے ہیں From the consumer

جناب چیئرمین : جی وہ فرمارہے ہیں کہ یہ technical ہے بہت زیادہ۔

سید محمد فضل آغا : نہ سر اتنا بھی technical تو نہیں ہے ۔ جناب گزارش میری یہ ہے کہ یہ جو گیس different well-head سے سپلائی ہو رہی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سب کی recovery وہ ایک ہی rate پر کر رہے ہیں ۔ چاہے وہ سوئی سے ہے، چاہے وہ پیرکوہ سے ہے، چاہے بدین سے ہے، چاہے کہیں اور سے بھی ہے ۔ تو recovery ایک ریٹ پر ہو رہی ہے یعنی گورنمنٹ کی طرف ریونیو جو ہے وہ سب کا ایک ریٹ پر آرہا ہے مختلف levels پر ۔ لیکن wells کے اوپر انہوں نے جو price royalty کے لئے fix کی ہے وہ مختلف ہے ۔ تو ہماری صرف grievances یہ ہیں کہ وہ difference جو آپ زیادہ recover کرتے ہیں ہمیں اس میں سے royalty میں اتنا difference کا حصہ اسی level پر ملنا چاہیئے ۔ ہمیں جب یہ صاحب دیتے ہیں تو ۰.۵۰ کے حساب سے یا ۰.۹۹۳ کے حساب سے خود جب آپ recovery کرتے ہیں تو وہ ۰.۴۷ کے حساب سے یا ۰.۲۸ کے حساب سے یا ۰.۵۲ کے حساب سے تمام wells کے لئے اور وہاں پر باقی wells پہ آپ فرض کریں بدین پہ آپ ۰.۳۵ کے حساب سے وہ جو royalty ہے calculate کرتے ہیں ۔ اور سوئی گیس میں آپ ۰.۹۳۹ کے حساب سے roualty جو ہے calculate کرتے ہیں ۔ جب کہ recovery consumer سے دونوں کی برابر ایک level پر ہو رہی ہے تو ہماری anxiety یہ ہے کہ پھر ہمیں اسی حساب سے royalty ملنی چاہیئے جس حساب سے recovery کرتے ہیں شکریہ جی ۔

جناب چیئرمین : تو سمجھ گئے جی آپ مسئلہ ان کا ۔

جناب محمد اجمل خان : جناب پالیسی یہ ہے جی ۔ In which the total bill کو divide کرتے ہیں ۔ total rate پر اس سے یہ نکالتے ہیں ۔ اسی سے average نکال کر ۔

جناب چیئرمین : وہی تو یہ کہہ رہے ہیں ناں ۔ وہ کہہ رہے ہیں یہ پالیسی غلط ہے۔ اس پالیسی کو ٹھیک کریں ۔

Mr. Muhammad Ajmal Khan: We will take this suggestion when we meet together.

جناب چیئرمین : آغا صاحب میرے خیال میں ایک meeting کر لیں کیونکہ یہ معاملہ پیچیدہ ہے ۔

میر عبدالجبار : وزیر صاحب کے جوابات تو کافی حد تک مطمئن کر رہے ہیں مگر ذہن میں ایک سوال اور پیدا ہو رہا ہے کہ consumer price domestic کے head کو اگر دیکھیں ۔ ملاحظہ فرمائیں جواب میں تو ہر مہینے disparity ہے ۔ یعنی مارچ میں ۲۸۷۰ تھی یہ average جبکہ اپریل میں ۲۶۲۷ ہے یعنی یہ disparity کیوں ہے ؟

جناب محمد اجمل خان : اس میں ان کی سوئی گیس کے yearly basis پر ریٹ چینج ہوتے ہیں اور پیرکوہ اور بدین گیس کے after every six months وہ چینج کرتے ہیں تو That is the reason why this difference comes.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۷۰ فضل آغا صاحب ۔

70. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that construction of a 220 KV power line has been approved between DG Khan and Mehtar Loralai, is so the work done, if any, on this project so far?

Mr. Asif Ali Zardari: No, 220 KV D.G. Khan - Mehtar - Loralai Transmission Line has not been approved, instead Loralai shall be connected with Kot Addu by 220 KV transmission Line. PC-1 for this line has been approved. The project will be completed in the year 1997-98.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری سوالات ۔

سید محمد فضل آغا : جناب میں وزیر موصوف صاحب سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے یہاں پر کہا ہے کہ وہ ڈی ۔ جی ۔ خان لورالائی ٹرانسمیشن لائن جو ہے It has not been

تو کیا یہ original کوئی اس قسم کی planning تھی ۔ اس قسم کی feasibility approved بنائی گئی تھی کہ ڈی ۔ جی ۔ خان ۔ لورالائی کو 220 KV سے ملایا جائے گا اور اگر یہ proposal drop ہوئی اور ایک دوسری انہوں نے proposal دی ہے جوکہ کوٹ ادو اور لورالائی کی ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ۔ اور اگر وہ دوسری proposal ہے تو وہ اتنی لیٹ کیوں ہے ۔ حالانکہ اپنی proposal میں feasibility وغیرہ سب مکمل تھی ۔ تو ہمیں تو توقع یہ تھی کہ یہ اسی سال مکمل ہو جائے گا ۔ کام شروع کریں گے ۔ اب انہوں نے وہ proposal drop کرکے نئی proposal لی ہے ۔ اور اس کے لئے انہوں نے date دی ہے ۔ 98-1997 کی ۔ جبکہ بلوچستان کی پوزیشن یہ ہے کہ ساری barren land ہے ۔ وہاں کوئی دریا نہیں ہے ۔ جب تک بجلی اور انرجی وہاں نہیں آئے گی تو ہماری ۷۴ فیصد یا ۷۵ فیصد جو زمینیں ہیں ان کی development کسی صورت میں نہیں ہو سکتی ۔ تو میرا خیال تو یہ تھا کہ priority پر بلوچستان کو consider کریں گے کم از کم water section میں اور اگر یہاں پر بھی یہ ہے کہ ایک proposal بنتی ہے ۔ ایک feasibility بنتی ہے ۔ اس پر چار ۔ پانچ ۔ چھ سال کام ہوتا ہے آخیر میں آکر وہ drop کرتے ہیں ۔ نئی feasibility لیتے ہیں جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ delaying tactics ہیں ۔ تو آصف زرداری صاحب ذرا اسے explain کریں کہ یہ کیا ہے ۔

Mr. Asif Ali Zardari: I assure Mr. Fazal Agha Sahib that , that was probably the practice in the last tenure of the last Ministry which is being followed by my Ministry now but at the same time I invite him to come over and discuss the problems of Baluchistan and where he has grievances I shall personally solve them. As far as this particular answer goes, I think, it has been given and if he sees any problem in that , we can talk about.

جناب چیئرمین : تو آپ کے مطابق یہ approve ہوا تھا یعنی was there any feasibility done on this D.G. Khan- Loralai Transmission line?

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, this was done in Loralai- Kot Adu.

Mr. Chairman: Not on D.G. Khan - Loralai.

یعنی ان کا کہنا یہ ہے کہ ڈی جی خان ۔ لورالائی transmission line پر feasibility بنی تھی اور اس کو پھر approve نہیں کیا۔ اور alternative لیا آپ نے ۔

جناب آصف علی زرداری: میں نے نہیں سر منسٹری نے ۔

سید محمد فضل آغا: نہیں ۔today , you are the Ministry.

جناب آصف علی زرداری: جناب previous Minister نے یا previous Ministry نے۔

Mr. Chairman: No , no you represent the Ministry and it is not the question whether you are there or somebody else is there or Ministry and this is what he says. So what is the correct fact?

Mr. Asif Ali Zardari: No Sir, that is not the correct fact, the fact is that it is a Loralai- Kot Adu feasibility. If the fact which he is stating is correct I shall find out more about it and get back to him. Sir, I invite him to come over and any time he can come over and discuss it with me.

جناب چیئرمین : نہیں نہیں come over والی بات تو اور ہوگئی ناں ۔ لیکن ہاؤس میں بھی تو سوال کا جواب دینا ہے ناں آپ نے ۔ ہر ایک چیز دفتر میں تو نہیں ہوتی ۔

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, in the House the answer was presumed read and what I can see here, instead of that this is Loralai - Kot Adu connection upto 220 KV was Transmission Line and the PC-1 has been approved, the project will be completed by 1997-98.

Mr. Chairman: O.K.

Syed Muhammad Fazal Agha: No, Sir, the answer says that No. 220 K V/ D.G. Khan - Mehtar- Loralai Transmission Line has been approved.

It means the feasibility was there, the proposal was there, it has not

been approved.

Mr. Chairman: Not necessarily.

Syed Muhammad Fazal Agha: The facts I know Sir.

تو یہ میں جاننا چاہتا ہوں کہ جب یہ proposal تھی اور یہ ساری بات تھی تو why it has not been approved? میں تو اس کو یہ سمجھوں گا------

جناب چیئرمین : یہ پتہ کرلیں کہ

Was there any feasibility prepared for D.G.Khan - Loralai Transmission Line?

اور اگر تھا تو پھر approve کیوں نہیں کیا اور کیوں ایک اور alternative جو Transmission لائن ہے وہ لی گئی ۔

Mr. Asif Ali Zardari: I shall do that.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میں کچھ جناب اس میں نہیں سمجھ سکا ہوں ۔ یہاں جناب ہے کہ

"No. 220 KV D.G. Khan - Mehtar - Loralai Transmission Line has not been approved, instead Loralai shall be connected with Kot Adu by 220 KV Transmission Line."

یہ میں عرض کروں گا کہ یہ کوٹ ادو سے پھر کس راستے سے لورالائی کو connect کر رہے ہیں۔ یہاں جو ہے ڈی جی خان مہتر لورالائی ۔ تو پھر یعنی لورالائی تو ہے اور کوٹ ادو یعنی وہ کونسا روٹ ہے ۔ اب اس PC-1 میں ۔

Mr. Asif Ali Zardari: No Sir, I do not have the information on that, but I will get it.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : یعنی یہ جو ایسے ہی راستے میں مہتر ہے ۔ مجموعی طور پر یہ راستہ ، باقی تفصیلات تو ظاہر ہے ہم نہیں پوچھ سکیں گے کیونکہ وزیر صاحب کی ابھی تک ابتدا ہی ہے ۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا ان کو روٹ تک معلوم ہے ۔

جناب چیئرمین : جی وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ لورالائی کو تو مل جائے گی ناں ۔ تو زور لورالائی پر ہے ۔ مہتر پر نہیں ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں زور لورالائی پر نہیں ۔

سید محمد فضل آغا: نہیں زور لورالائی پر نہیں زور روٹ پر ہے ۔ جی اس کو کمیٹی میں ڈال دیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اکیلا مہتر نہیں ۔ یعنی ڈی جی خان اور کوٹ ادو میں کتنا فرق ہے ۔ کتنا فاصلہ ہے ۔ ڈی جی خان سے یعنی via مہتر یا پھر کوٹ ادو سے۔

جناب چیئرمین: کیا جمالی صاحب آپ کو پتہ ہے ۔

میر عبدالرحمان جمالی: کوٹ ادو اور ڈی جی خان کا فاصلہ ۷۰ کلو میٹر ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : تو پھر اس کے بعد روٹ کا مسئلہ ہے یعنی کوٹ ادو کا تو شاید ہم یہ سمجھ جائیں کہ وہاں بجلی کا generation کا مسئلہ ہے یہ کوئی شاید فرق ہو ۔ باقی روٹ کو جو ہے آپ نے اس کو کس طرح تبدیل کیا ہے یا نہیں، اور اگر تبدیل کیا ہے تو کیوں ؟

Mr. Chairman: Do you have an answer to that?

Mr. Asif Ali Zardari: No Sir, I think , there will be a fresh question.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں آپ یہ کہہ سکتے ہیں جناب والا ۔ خود جواب دوبارہ دے دیں گے ۔ سوال ہمارا بالکل relevant ہے ۔

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, it does not need any fresh question.

Mr. Asif Ali Zardari: The route was not asked for in the question when it was put before.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : اصول یہ ہیں کہ سپلیمنٹری اس سوال سے پیدا

ہو۔ اصل چیز یہ ہے۔

سید محمد فضل آغا: جناب اس کو کمیٹی میں بھیج دیں کیونکہ یہ ایک لمبی بات ہے۔ اس کو بھی اگر آپ اجازت دیں تو Water and Power کی کمیٹی میں دیکھ لیں گے ۔ وہاں آسانی ہو گی ۔ سیکرٹری صاحب ہوں گے باقی لوگ بھی ساتھ ہوں گے ۔ ہمیں بھی آسانی ہو گی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس کو ہمیں سمجھنا پڑے گا ۔ تو اس کے لئے جو بھی انتظام ہو وہ کریں ۔ کیونکہ یہ بہت اہم چیز ہے ۔ جناب والا ہزاروں ایکڑ نہیں لاکھوں بلکہ سینکڑوں میل بالکل زرخیز زمین پانی سب یہ راستے آ رہے ہیں ۔ کس طرح یہ بنا ہے کیسے یہ بنا ہے ۔

Mr. Chairman: O.K. So, this will be considered in the committee next question No.71.

سید محمد فضل آغا: نہیں جی نہیں زرا زرداری صاحب اسکو پڑھ لیں تاکہ ہاؤس اور گیلریز کو بھی پتہ چلے کہ کیا ہے ۔

جناب چیئرمین : جی اس کا جواب پڑھ دیں ۔ جی جی جناب منسٹر صاحب ۔

Mr. Asif Ali Zardari: "Yes, the contract was awarded to Chinese contractor for the construction of 220 KV Guddu-Sibi Transmission Line Section but due to their very slow progress the work was abandoned. The re-tendering is under process and the work shall be re-started subject to approval of OECF Japan. The work on Sibi-Quetta Section is under Progress and is expected to be completed by December, 1994."

جناب چیئرمین : جی جناب فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا: شکریہ جی ۔ بہت شکریہ جی ۔ میں وزیر صاحب کا بھی ممنون ہوں انکو زحمت دی میں نے ۔سر میرا question یہ تھا کہ کیا یہ ' ہاں میں پڑھ دیتا ہوں جی ۔

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact

that a 220 KV Quetta-Guddu-Sibi Transmission Line was to be completed during the year 1991, if so, the present stage of the work done on the project alongwith the reasons of its delay?"

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جی دو سال پہلے۔

سید محمد فضل آغا: جی present stage وہ انہوں نے بتا دیا۔ اب سر میری وہی پرانی بات ہے کہ زرا میری گزارش پر غور کریں کہ ۱۹۹۱ء میں یہ گدو۔ سبی transmission Line کوئٹہ تک complete ہونی تھی۔ اور یہ floor پر ہمیشہ ہم روتے رہتے ہیں اور ہمیں ہر گورنمنٹ آتی ہے تو اس سلسلے میں assurance دلاتی ہے۔ کل بھی صوبیدار صاحب نے بڑے دعوے کئے کہ جی بہت کچھ ہوا۔ اب گزارش یہ ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ بلوچستان جسکی سب سے پرائمری ضرورت Highways, Motorways اور بجلی کی ہے۔ وہاں کچھ بھی نہیں ہوا ہے اور نہ ہو رہا ہے اور آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ۱۹۹۱ء میں یہ پراجیکٹ کمپلیٹ ہونے والا تھا۔ اب یہ انہوں نے tenders cancel کرکے Chines پر blame ڈالا۔ پچھلے دنوں انہوں نے ٹینڈر کئے تھے وہ دوبارہ انہوں نے کینسل کر دیئے کہ جی یہ pre-qualifications بھی کرتے ہیں۔ واپڈا کے افسران اپنے مرضی سے اپنے کنٹریکٹرز لاتے ہیں۔ سب کچھ کرنے کے باوجود جبکہ وہاں نہ لاء اینڈ آرڈر situation ہے نہ کچھ ہے۔ ۱۹۹۱ء کا کام اب یہ جاکے ۱۹۹۴ء میں کمپلیٹ ہوگا۔ subject to the approval of the committee کہ اگر وہ ٹینڈرز approve ہوتے ہیں اور بتائیے سر کہ بلوچستان کے لوگ کہاں جائیں۔ آج بھی یہ کہہ رہے ہیں جب بھی ملک میں یہ announce کرتے ہیں کہ اب ملک میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی تو ہمارے ہاں آٹھ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ نہیں یہاں تو مطلب سر ایک دو گھنٹے کی ہوتی ہے۔ unofficial وہاں پر زمینداروں کا خانہ خراب ہوا ہے۔ خاص کر اس season میں کہیں وہ ڈی جی خان سے لائن نہیں ہے وہ انہوں نے دوسری پرپوزل دے دی جو اس سال complete ہونی تھی۔ کوٹ ادو سے اب وہ ۹۷۔ ۹۸ء میں چلی گئی۔ یہ ۱۹۹۱ء میں مکمل ہونی تھی۔ اب ۱۹۹۴ء میں چلی گئی۔ یہ زرا واپڈا اتھارٹیز بتائیں کہ کس زمانے میں انہوں نے بنانا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے جی، سمجھ آگئی۔ جی منسٹر صاحب you get the

problem ایک جو پراجیکٹ تھا ۱۹۹۱ء میں کمپلیٹ ہونا تھا ۔

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, I admit that the government was incompetent of that time and did not do their home work. So, that is lying. *Inshallah* in future, we shall make sure what has happened and Mr. Fazal Agha is a very responsible Senator I am sure he was cautioning them then and I am sure he should caution us now and we shall follow his caution. No problem, Sir.

(interruption)

سید محمد فضل آغا: میری بات مکمل نہیں ہوئی جناب چیئرمین ۔

Sir, I am grateful to the Minister. I have always expressed on the floor of the House that it is not the Ministers to be accounted for. Actually, it is the permanent organization which means the WAPDA, the Ministry we cannot put blame on each other.

گزارش یہ ہے کہ WAPDAis a permanent organization آپ منسٹروں کو پکڑ کے اور باقی گزر جانے دیتے ہیں یہ کیا بات ہے ۔

جناب چیئرمین: اور دوسری آپ یہ بھی دیکھ لیں کہ یہ پراجیکٹ was to be completed.......

Mr. Asif Ali Zardari: I disagree with Fazal Agha. I think, anybody who takes the swearing the oath and takes on the responsibility of the Ministry, is responsible. A Minister is responsible during his tenure.

جناب چیئرمین: ایک منٹ باری باری بولیں ۔ بیٹھیں' You see یہاں پر دیکھیں ۔

The work was to be completed in 1991. It must have started years earlier.

تو اس دوران کئی گورنمنٹس آئیں گی خالی ایک نہیں آئے گی ۔ یہ دیکھیں شروع کب ہوا تھا ۔

Just see when it was started?

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, it was started during.........

جناب چیئرمین : ایک منٹ ایک منٹ When was it started?

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, I don't have the date with me but probably.

Mr. Chairman: So, I am sure it must have been started some years earlier. If it was started in 1988 it was to be completed in 1991.

ان تین سالوں میں slow progress ہوگئی ناں ۔ ایک دن میں تو نہیں ہوتی ۔ So, everybody is to be blamed in this.

Mr. Asif Ali Zardari: Yes, Sir, everybody to be blamed in this.

جناب چیئرمین : جی جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اس میں یہی ہے کہ یہ جو previous government ہے وہ incompetent ہے اس پہ مقدمہ چلنا چاہیئے ۱۹۹۱ء سے پہلے ۔

جناب آصف علی زرداری : وہ چل رہا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں میری عرض یہ ہے کہ دونوں incompetent ۱۹۹۱ء میں تو اس کو کمپلیٹ ہونا تھا ' ۱۹۹۱ء میں اور ۱۹۹۱ء میں کمپلیٹ نہیں ہوا اور یہاں بس یہ آسانی سے آپ طریقہ بنا لیتے ہیں کہ فلاں incompetent ' فلاں incompetent یہ وضاحت جیسے کہ چیئرمین صاحب نے آپ سے پوچھی آپ کو کرنا ہوگا کہ ۱۹۹۱ء میں کمپلیٹ کرنا تھا ۔ اس سے پہلے کئی سال پہلے کا پلان بنایا۔

جناب چیئرمین : جی کم از کم تین چار سال پہلے ہوگا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : تو اس میں جو گورنمنٹ ہے سب کو یہاں صرف ایسے پولیٹیکز وہ نہیں کرنی چاہیئے ۔

جناب چیئرمین : تو اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ کمپلیٹ نہیں ہوا تھا ۔ So, that is the real problem.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں میں question اور کروں گا جناب والا '

میرا question یہ ہے کہ خصوصی وجوہات بتا سکتے ہیں کہ progress کیوں نہیں ہوئی؟

Mr. Chairman: You have any more details about it.

Mr. Asif Ali Zardari: No. Sir, I have no detalils of five years ago. But I shall try and get them if they are needed.

جناب چیئرمین : جی جناب بشیر مٹہ صاحب ۔

جناب بشیر احمد مٹہ : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں وزیر صاحب سے ابھی جب یہ وزیر آ گئے ہیں تو انہوں نے کیا کیا ہے ۔ پچھلی گورنمنٹ تو انکے الفاظ میں competent تھی ۔ انہوں نے واپڈا سے کوئی انکوائری کی ہے ۔ ان سے پوچھا ہے کہ آپ کیوں contract allot کرتے ہیں جو infructurous ہو جاتے ہیں ۔ کسی سے کچھ پوچھا ہے آپ نے۔

جناب چیئرمین : اب کریں گے ناں جاکے ' آج کے بعد کریں گے ناں جاکے ان کو پتا چل گیا ہے کہ کیا کیا -----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : ہمیں یہ نام بتا دیں ' ہمیں کوئی یقین دہانی کرائیں ۔ کوئی خاص نام بتا دیں۔متعلقہ محکمہ ہمیں زرا کوئی نام بتا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی جناب منسٹر صاحب ۔

Mr. Asif Ali Zardari: As we are the interim government our basic responsibility is just to be responsible. So, we are responsible enough. I am doing my home work. I am trying togather the facts and figures in all fields not one. I will not claim that I am a genious . This Ministry is a very large one as such, I am getting my reins on it. I admit I have not got my reins on them as yet and I don't think it is possible for anybody to get him familiar with it in at least six months.

جناب چیئرمین : لیکن اس کا تو پتہ کریں ناں۔

Mr. Asif Ali Zardari: Give me a fresh question or supplementry I will get it back to you.

Mr. Chairman: Not even a question. Now that the problem has been highlighted you could ask them

کہ یہ کیوں delay ہوئی ۔ کیا بات ہوئی ۔who is responsible?۔

Mr. Asif Ali Zardari: Will Sir, when I shall have the details, specially deliver them to the House.

جناب چیئرمین : O.K. جی جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین ' انہوں نے جو ابھی فرمایا اس کا حل یہ نہیں ہوگا کیونکہ اس نے کنٹریکٹ دیا ہے چائنیز کنٹریکٹ کو یہ بہت پہلا موقع ہے کہ چائنیز نے فیل کیا ہے ورنہ چائنیز they have got very good reputation. کبھی بھی وہی وقت یہ پورا کرتے ہیں پراجیکٹس ' اکثر Western Contries نہیں کرتے ہیں ۔ ایک اور دوسری بات یہ کہ اگر اس کو آپ کمیٹی میں کر دیں تو اس میں یہ انکوائری ہوگی ۔ کیونکہ delay کیوں ہوا ۔ کیونکہ تینوں questions میں بلوچستان ہی بلوچستان آ رہا ہے ۔ in default and for the all three years جب بھی ہم question کرتے ہیں بلوچستان میں جو سب سے زیادہ ضروری ہے تو اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں ۔

Mr. Chairman: O.K.

Syed Fasceih Iqbal: Then we can have a full discussion there.

Mr. Chairman: Let the committee consider also.

Syed Fasceih Iqbal: Fair enough.

Mr. Asif Ali Zardari: Agreed.

Mr. Chairman: O.K. Next question No. 72.

72. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some persons were recruited in January1992 in the WAPDA Office Quetta; and

(b) whether it is also fact that services of 62 such persons have been terminated, if so, its reasons?

Mr. Asif Ali Zardari:

(a) Yes.

(b) 62 persons were removed by the Executive Engineers on accounts of incomplete documents.

Mr. Chairman: Supplementary question?

سید محمد فضل آغا: جی ہاں ' جی جناب چیئرمین صاحب ' یہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ۱۹۹۲ء میں واپڈا میں ban lift ہونے کے بعد انہوں نے کچھ لوگ recruit کیے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں بدقسمتی سے کوئی ۶۲ بندوں کو انہوں نے recruit کیا تھا ' اور اس کے بعد انہوں نے اس کو واپس نکال دیا ' اور بڑا گول جواب ہے کہ documents مکمل نہیں کیئے تو یہ بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ جب آپ recruit کرتے ہیں تو یہ ہے haphazard طریقے کس طرح چلے ہیں۔ جس دن recruit کیا اس دن documents کا پوچھا نہیں ہے۔ جب انہوں نے ڈیڑھ دو تین مہینے کے تنخواہ لے لئے ہیں بعد میں ان کو خواب آیا کہ ڈاکومنٹس مکمل نہیں ہیں۔ ان کو kick out کرو اور پھر یہ statement یہاں پہ غلط ہے۔ جی وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو Executive Engineer نے نکالا ہے۔ تو یہ کہنا غلط ہے ایگزیکٹیو انجینئر نے نہیں نکالا ہے۔ زرداری صاحب زرا position clear کر دیں کہ ان کو کن grounds پہ کیونکہ I know the grounds۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, the position which I have is that the answer I have already given. If Mr. Fazal Agha has anyother information on it then......

Mr. Chairman: No. What did they mean by saying documents are

incomplete?

Mr. Asif Ali Zardari: According to the information I have the documents were incomplete.

جناب چیئرمین : کیا مطلب؟

Mr. Asif Ali Zardari: That could mean that the documents were forged, that could mean the documents were unavailable to them. They have given wrong information on their applications, ect. ect.

جناب چیئرمین : No, what he means is کہ جس وقت appoint کیا تو اس وقت complete تھے یا incomplete تھے۔

Mr. Asif Ali Zardari: I think they had given some false information or something, Sir.

جناب چیئرمین : چیک کرلیں ناں۔

When they say incomplete it means there is something missing.

forge کی بات نہیں کر رہے وہ۔

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I request that this question may also be referred to that committee.

جناب چیئرمین : کیا آپ کو کوئی اطلاع ہے کہ کیا ہوا تھا۔

سید محمد فضل آغا : جی اس میں انہوں نے پھر وہ اپنی liking, disliking یہ بھی ہے انہوں نے یہاں سے کوئی کرنل صاحب گئے ہیں اسلام آباد سے وہ scrutiny کرتے رہے ہیں ۔ ان میں سے کچھ کو رہنے دیا اور کچھ کو نکال دیا تو یہ ایک لمبا چوڑا کیس ہے ۔ ویسے بھی بلوچستان کو نوکریاں نہیں ملتیں ۔ مشکل سے ۶۲ بندے وہ بھی Line Man کے level پہ اس سے نیچے کے لوگ ہیں بڑے لوگ نہیں ہیں ۔ جو لائن مین یا اس کے نیچے ۔ تو میرے خیال میں و question پہلے گئے ہیں ۔ اس کو بھی اس کمیٹی میں ریفر کر دیں ۔

جناب چیئرمین ، او ۔ کے ۔ اس کو بھی کمیٹی consider کر لے گی ۔ Next
question No. 79. عالم علی لالیکا صاحب ۔

79. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of complaints of excess billing received from the residents of Bhenian Gujeran Dean, Tehsil and District Narowal, including also the action taken on them; and

(b) whether it is a fact that a number of meters installed in the said village are out of order if so, their details; and

(c) the time by which the defective meters would be changed or put in order?

Mr. Asif Ali Zardari: WAPDA has informed that there is no village by the name of Bhenian Gujeran Dean in Tehsil and Distt: Narowal. The correct name of the village may be supplied so that requisite information could be provided.

میاں عالم علی لالیکا ، جناب چیئرمین ' اس کے جواب میں جناب وزیر پانی و بجلی نے فرمایا ہے کہ WAPDA has informed that there is no village by the name of Bhenian Gujeran Dean.

جناب چیئرمین ، بھینیاں گوجراں دیں ۔ آپ نے انگریزی میں لکھا ہوا ہے ناں ۔ وہ تو لگتا ہے کوئی بھینیاں گوجران دین ہے ۔ آپ سیدھی بات کرتے تو سمجھ میں آ جاتی بھینیاں گوجراں دی۔

میاں عالم علی لالیکا ، میں سیدھی کرتا ہوں جی کبھی الٹی جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین ، وہ سمجھے ہوں گے کہ کوئی انگریزی -------

میاں عالم علی لالیکا ، اس کی تائید میں میرے پاس ایک شناختی کارڈ ہے ۔ اس پہ

یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : جی دے دیں وزیر صاحب کو۔ وزیر صاحب کو دے دیں۔

میاں عالم علی لالیکا : تو اب ان حالات میں کیا واپڈا والوں سے وزیر صاحب پوچھیں گے کہ انہوں نے ان کو غلط انفارمیشن کیوں دی ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ انگریزی میں صحیح ہے۔

میاں عالم علی لالیکا : تو کیا ان کی غلطی ان کی انگریزی میں دب جائے گی۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ سمجھ نہیں سکے۔

Mr. Asif Ali Zardari: Seriously they have not been able to identify the village because the name was misprinted or mis-spelled like that.

Mian Alam Ali Laleka: No, Sir. It is absolutely not misprinted it is not mis-spelled.

جناب چیئرمین : آپ نے انگریزی میں سوال دیا تھا۔ اردو میں دیا تھا۔ انگریزی میں ہی، تو میرا خیال یہی ہوا ناں کہ وہ تو لگتا ہے کہ بھینیاں گوجیران دین۔

میاں عالم علی لالیکا: شناختی کارڈ میرے پاس موجود ہے۔

جناب چیئرمین : بہر حال جی بھینیاں گوجراں دیں ہے۔ جی اس کو پتہ کریں۔ لکھ لیں۔ بھینیاں گوجراں دیں۔ گوجراں دیں۔

Mian Alam Ali Laleka: No, Sir, It is absolutely not misprinted.

جناب چیئرمین : انگریزی میں سوال دیا تھا یا اردو میں، انگریزی میں دیا تھا۔ پھر وہ یہی ہوا ناں جی کہ Bhenian Gujran Dean بہر حال یہ بھینی گوجراں دیں ہے۔ جی اس کے بارے میں پتہ کریں جی۔ جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب یہ اردو میں تو یہ بھینیاں گوجراں دیاں لکھا ہوا ہے۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین: بہر حال یہ مسئلہ ہے میرے خیال میں ، اب کیا کیا جائے لالیکا صاحب ۔

میاں عالم علی لالیکا: میں کہوں گا " نین نادیدہ کاڑھے کشیدہ" اب حافظ صاحب کو آدمی بھینس نظر آتا ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین: جی اگلا سوال نمبر ۸۰ ، اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب ۔

80. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the names of villages recommended for electrification by me and the stage of work done in each case and the time by which it will be completed?

Mr. Asif Ali Zardari:

1991-92

1.	Dowaro Khail	-	Work completed
2.	Lalo Khail	-	-do-
3.	Qool Chappar	-	-do-
4.	Sapray	-	Work in progress and will be completed by July,1993.

1992-93

1.	Lower Tall (Talow & S/Area)	The survey of these villages have been sent.
2.	Kandawana & S/Area	To consultants for preparation of work order. On receipt of work order the contractor will be directed to execute the work. The stimated cost is Rs.25,54,00.
3.	Gharmatan Berari (Dir)	These villages will not be electrified
4.	Addo Spin Kai & S/Area	during 1992-93, as the total ceiling will

Galkor & S/Area	be exceeded after electrification of the
Woondak & S/Area	above two villages.

جناب چیئرمین : جی سپلیمنٹری سوال ۔

Akhunzada Behrawar Saeed: Sir, for the time being no supplementry question.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے جی ۔ اگلا سوال نمبر ہے ۸۱۔

81 _*Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that Director Maintenance, WAPDA, Lahore, had directed the Chairman, AEB, Islamabad, on 7-2-93 to electrify Dakhli Abadi Narghi, Tehsil Talagang, if so, the time by which it will be electrified?

Mr. Asif Ali Zardari: Yes. The electrification work on village Dakhli Abadi Narghi, Tehsil Talagang is under progress and will be completed by October, 1993.

جناب چیئرمین : جی سپلیمنٹری سوال ۔

میر عبدالجبار : جناب گزارش یہ تھی کہ کیا واقعی کام شروع ہو چکا ہے ۔ اور اگر ہو چکا ہے تو کتنے فیصد کام مکمل ہوا ہے ۔ اور اکتوبر ۱۹۹۳ء کے بعد مزید عرصہ تو نہیں بڑھایا جائے گا؟

جناب چیئرمین : جی کتنا کام ہو چکا ہے ۔Any information on this۔

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, according to the information I have, more than 50 percent work has been completed and by October 1993 it will be completed.

Mir Abdul Jabbar: Will be completed by October 1993.

Mr. Asif Ali Zardari: Yes.

Mir Abdul Jabbar: Thank you.

جناب چیئرمین ، شکریہ جی ۔ اگلا سوال نمبر ۸۳ ، بہرہ ور سعید صاحب ۔

83. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that NESPAK is under the administrative control of the Ministry of Water and Power;

(b) whether it is a fact that M.D. NESPAK has been granted extension in service by the Prime Minister of Pakistan;and

(c) whether it is a fact that NESPAK is observing provincial/ regional quota for recruitment of persons to various posts; if not its reasons?

Mr. Asif Ali Zardari: (a) Yes, NESPAK is under the administrative control of the Ministry of Water and Power.

(b) The Managing Director NESPAK is in Management Grade M-II and is, therefore appointed by the Prime Minister of Pakistan. His tenure has been extended, he has not reached the age of superannuation.

(c) The provincial quota is kept in view when appointments are made and suitable candidates from Sindh and Balochistan are given preference.

جناب چیئرمین ، جی سپلیمنٹری سوال؛

Akhunzada Behrawar Saeed: Sir fo the time being no supplemntay question.

جناب چیئرمین ، شکریہ جی ۔ اگلا سوال نمبر ۱۰۴ ، سید محمد فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا: جناب میں نے وزارت صحت سے گزارش کی تھی کہ وہ بتائیں۔

(مداخلت)

وزارت صحت میں کتنے لوگ لگے ہیں ' اور ان کی صوبہ وار تفصیلات بتائی جائیں ۔ تو انہوں نے جو ایک لسٹ فراہم کی ہے اس میں انہوں نے گریڈ تو نہیں دیئے لیکن ۷۲۵ بندے انہوں نے لگائے ہیں ' جس میں سے صرف ۱۱ بندے بلوچستان کے ہیں ' باوجود یہ کہ اس فلور پر یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ پچھلے ۴۷ سال میں جو آپ کی حق تلفی ہوئی ہے ہم اس کو آئندہ جب بھی تعیناتی کریں گے تو اس کو مدنظر رکھیں گے ۔ لیکن آج بھی دیکھا آپ نے کہ ہمارے اس ریشو کے حساب سے جو ۲۰ ' ۲۵ بنتے ہیں ' پچھلے کوٹے کو تو آپ چھوڑیں ' تو اس میں سے بھی صرف گیارہ بندے ہیں ۔ کیا وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ گیارہ بندے کن گریڈز پر لگے ہیں ' ان کے گریڈز کیا ہیں ۔ یہ صرف گیارہ ہیں جی ۔ اور اس کے نیچے Official recruited in BPS 1-2 تک پھر انہوں نے ۵۲۱ بھرتی کئے ہیں ' اس طرح کل انہوں نے بھرتی کئے ہیں ۱۲۵۶ تو ان میں سے ہمارے گیارہ ہیں ' ان گیارہ کے صرف گریڈ بتا دیں کہ وہ کون ہیں ' اور بتائیں کہ وہ وعدے جو ماضی سے چلے آ رہے ہیں کہ جی آپ کا back- log بھی دیں گے اور اب بھی آپ کے کوٹہ کا خیال رکھا جائے گا ' تو یہ کب تک وعدہ وفا ہو گا؟

جناب چیئرمین : جی وزیرصحت صاحب۔

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, Minister for Health has gone abroad, there is no State Minister but we assist him.

جناب چیئرمین : نہیں دیکھیں ناں جب وزیر مملکت نہ بھی ہوں تو انہیں اپنے کسی colleague کو درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ ان کے سوالات کا جواب دے دیں ' یہ تو مناسب نہیں ہے ناں۔

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, I appologize, he did request me, but his Ministry has not been able to give me the information.

سید محمد فضل آغا: نہیں سر ایسا تو پھر نہیں ' ایک گزارش میں بھی کروں گا کہ ہم پچھلے دو سال سے کر رہے تھے کہ قومی حکومت ' قومی حکومت ' اگر قومی حکومت یہی ہے کہ

اتنی lack of coordination ہو کہ collective responsibilty یہ recognised norms ہیں Itis in the Constitution in the Rules of Business that it is the collective responsibilty of the Cabinet. اور ہمیشہ فلور پہ دیکھ لیں کہ جی فلاں وزیر صاحب نہیں ہیں ' فلاں وزیر صاحب نہیں ہیں۔ اگر اتنا lack of confidence ہے اور ان کی آپس میں understanding ہے ' اور connections تو پھر یہ قومی حکومت I dont think it is a National Gvernment.۔

جناب چیئرمین ؛ بہر حال وہ کہہ رہے ہیں کہ ان سے درخواست کی تھی اور وہ بھی کل ہی پہنچے ہیں تو-----

سید محمد فضل آغا، تو صرف آصف سے کیوں درخواست کی گئی ' یہاں اتنے تجربہ کار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ' خان صاحب ہیں ' ملک قاسم صاحب بیٹھے ہیں ' جمالی صاحب بیٹھے ہیں ' ما شاء اللہ ۷۰ کے قریب وزراء صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں ۔

Malik Mummad Qasim: Sir, I will answer this question tomorrow.

Mr. Chairman: Tomorrow ?

Malik Mummad Qasim : Yes.

Mr. Chairman: On Friday !

Malik Mummad Qasim : No, I mean the next working day. When I say tomorrow it means the next day.

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I request that this question may be deferred for the next session because I will not be available tomorrow.

جناب چیئرمین، جی جناب جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، اگر آپ کل جواب دے ہی رہے ہیں تو براہ مہربانی یہ بھی نوٹ کر لیں کہ پنجاب سے ۵۰۴ ' سندھ رورل سے ۶۲ ' سندھ اربن سے ۴۲ ' صوبہ سرحد سے ۵۶ ' بلوچستان سے ۱۱ اور فاٹا سے ۱۵ ' یہ ذرا صوبہ وار ایک ریشو تو بھی ہے ناں کوٹہ کے بارے میں ' ہمارا سندھ کے اربن اور رورل ملا کر اس سے کیا ریشو بنتی ہے ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی ، آپ جواب دیں گے کہ ملک قاسم صاحب دیں گے جی، جی جناب اقبال احمد خان صاحب ۔

جناب اقبال احمد خان : جناب ، یہ شکایت پرانی ہے بلوچستان کے سلسلے میں اور اس میں ہمیں اقرار کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کوئی ماضی میں جو کوٹہ مقرر ہے صوبوں کا اس پر عمل نہیں کیا گیا ہے ۔ اس میں بلوچستان کے حوالے سے محترم فضل آغا صاحب سے عرض کروں گا کہ ایک پرابلم تو یہ ہے کہ ایسے کیسز بھی میں نے دیکھے ہیں کہ اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے اور ہمیں درخواستیں موصول نہیں ہوتیں ، اس سلسلے میں بھی وہ کچھ کوشش کریں، وہ educate کرنے کی ۔۔۔۔ میری عرض تو سن لیں ، میں آپ کو مطمئن کر دوں گا ایک دو کیسز میں۔ جہاں اشتہار دیئے گئے اور بلوچستان سے ان کی کوالیفکیشن کے مطابق درخواستیں نہیں ملیں، میں ایک مثال دے رہا تھا چونکہ یہ آغا صاحب کا سوال ہے اس لئے ۔ اس میں زیادہ تر ہیں جناب گریڈ ۱ اور ۲ کے ۔ وہ عام طور پر مقامی طور پر جہاں پراجیکٹس ہوں وہاں سے لئے جاتے ہیں اور ان کے بارے میں کوٹہ نہیں ہوتا ۔ لیکن میں اس ایوان کو یقین دہانی کرانی چاہتا ہوں کہ یہ ماضی میں کوٹہ کے سلسلے میں جو discrepancies ہوئی ہیں انشاء اللہ ہم ان سب کا حساب کر رہے ہیں اور یہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہ ساری کمی جو ہے اس کو پورا کیا جائے اور آئندہ سختی سے اس پر عمل کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : سر یہ ذرا دیکھیں گریڈ ۱ سے ۲ ، مقامی ۵۲۱ ، یہ الگ ہیں جناب ۔ یہ ۷۲۵، اس میں ۵۰۴ جو پنجاب سے ہمارے بھائی سے لئے گئے ہیں ذرا ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس صوبے کا کوٹہ کتنا ہے ۔ اس ٹوٹل میں سے ۔

جناب چیئرمین : جی جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب یہ جواب دیتے ہیں کہ candidates نہیں ہوتے ہیں اور اب بھی محترم اقبال احمد خان نے یہ فرمایا ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گریڈ ۱۷ تک ریکروٹمنٹ ہوتی ہے بعد میں پروموشنز ہوتی ہیں ۔ ۱ سے لے کر ۱۷ تک آج آپ کسی بھی subject پر کسی بھی پیشے میں آپ اعلان کریں ، سینکڑوں candidates ا گر آپ

کے پاس کوٹہ اور بلوچستان صوبے کے نہیں آئے تو ہم ذمہ دار ہیں ۔ لیکن یہاں پتہ نہیں وہ کیا بہانہ بنا لیتے ہیں ' یا آپ کو ایسی information دے دیتے ہیں ۔ جناب والا ' یہ بار بار ہم آپ کو عرض کر رہے ہیں کہ ایک سٹیج پر آتے ہیں کہتے ہیں کہ ban ہے ۔ ہمارے لوگ پھرتے ہیں beggars کی طرح ' بعد میں ban کہتے ہیں اٹھ گیا ہے ' انٹرویو کے لئے آتے ہیں ۔ جب انٹرویو کے لئے آتے ہیں ' پھر دوبارہ انٹرویو ہوتے ہیں اور وہ لوگ پھر رہے ہیں ' اور پھرتے رہتے ہیں ۔ لیکن یہاں وہ کہہ دیتے ہیں کہ نہیں ۔ ۱ سے لے کر ۱۷ اور پھر اس سے اوپر بھی جو بھی آپ چاہیں ہم آپ کو دیں گے ۔

جناب چیئرمین : جی جناب اقبال احمد خان صاحب ۔

جناب اقبال احمد خان: محترم مندوخیل صاحب آپ اس بات کا احساس فرمائیں کہ یہ جو ماضی میں غلطیاں ہوئی ہیں ' ان کا ہفتہ دس دن میں ازالہ ممکن نہیں کیا جا سکتا ۔ اسی لئے میں نے گزارش کی کہ آئندہ اس کے متعلق توجہ کی جائے گی اور یہاں تک کہ جب کوئی آسامیاں نکلیں گی تو کوشش کریں گے کہ پہلے بلوچستان یا دوسرے جو صوبے ہیں پہلے ان کا کوٹہ پورا ہو جائے تو پھر دوسری آسامیاں جو ہیں وہ پوری کی جائیں لیکن آپ اندازہ فرمائیں کہ یہ ہفتہ دس دن میں تو نہیں ہوسکتیں اس میں کچھ وقت لگے گا ۔ لیکن ہماری حکومت کی یہ پوری دیانتداری سے صرف خواہش ہی نہیں کوشش بھی ہے کہ ہم ان سب discrepancies کو انشاء اللہ remove کریں گے۔

جناب چیئرمین : جی جناب مزمل شاہ صاحب ۔ باری باری جی ۔

سید مزمل شاہ : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے اپنے محترم وزیر اقبال احمد خان صاحب سے جو ہمارے ساتھی ہیں اور بڑے محترم ہیں ان سے مجھے اس ہاؤس کے لئے اور مجھے اپنی تسلی کے لئے اور باہر عوام کے لئے وہ یہ بتائیں کہ کیا عبوری حکومت جو ہے وہ الیکشن کے بغیر بھرتی بھی کر سکتی ہے ؟ کیا یہ آئین کے کسی حصے میں لکھا ہوا ہے ؟ عبوری حکومت جو صرف الیکشن کے لئے آئی ہو کیا وہ بھرتی کر سکتی ہے ۔

جناب چیئرمین: جناب اقبال احمد خان ۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا ! عبوری حکومت کا فرض ہے کہ اس عرصے میں الیکشن کے انتظامات بھی کرے اور جو day to day حکومت کے کام ہیں وہ بھی چلائے ۔

اور اس دوران میں کہیں کوئی vacancies آئیں گی تو انشاء اللہ ان کو fill کرنا ہی پڑے گا۔

سید مزمل شاہ: سر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ نہیں ہے۔ میں نے ان سے یہ عرض کیا تھا کہ وہ آئین کے مطابق ہمیں یہ بتائیں۔ یہ تو تین ماہ کے لئے ہے۔ صرف ایک منصفانہ اور غیر جانبدرانہ الیکشن کرانے کے لئے تشریف لائیں ہیں۔ بہر حال آزادانہ اور منصفانہ تو کراچی میں ہم نے دیکھ لیے ہیں جو ہونے۔ بہر حال یہ جو ملازمتوں کا مسئلہ ، سیٹیں جو خالی پڑی ہیں کیا یہ بھرتی آئین کے مطابق کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟ میرا یہ مختصر سوال ہے۔

جناب چیئرمین: سوال آپ کا یہ ہے کہ کیا آئین کے مطابق وہ الیکشن کے علاوہ بھرتی کر سکتے ہیں یا نہیں؟ آپ نے کہا کر سکتے ہیں۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! سوائے period کے ، اس عبوری حکومت کا period محدود ہوتا ہے۔ باقی تمام حالات میں یہ ایک مکمل حکومت ہوتی ہے۔ جیسے کہ الیکشن کے بعد آئے گی۔ اور تمام اختیارات اور تمام اقدامات اس عرصے کے اندر کریں گے جو ایک حکومت کو کرنے چاہئیں۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب! میں نے ابھی وزیر موصوف کا اعلان سنا۔ انہوں نے ہاؤس میں یقین دلایا کہ جو کمی ہے پوری کریں گے۔ یہ تو یقین دہانی ہو گئی۔ ایک میں وزیر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ PTC میں کہ ڈیڑھ سو اشتہارات کے ذریعے بھرتیاں ہوئیں اور لوگوں کے انٹرویو ہوئے اور کال لیٹرز پہنچ گئے وہ بھی (senior jobs) کے لئے تھے۔ اسسٹنٹ ایگزیکٹیو انجنیئر ، S.D.Os اور ڈپٹی چیف انجنیئر۔ لیکن ایک ہفتے کے بعد تمام ختم ہو گئے۔ جناب چیئرمین صاحب! چونکہ اس کے اقبال صاحب concerned Minister ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ اقبال صاحب تو PTC کے concerned Minister نہیں ہیں۔

سید فصیح اقبال: یہ ایک مسئلہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی مسئلہ ہے۔ ایک سو انجنیئرز بھرتی کئے اور پھر آخری وقت کہہ دیا کہ ختم ہو گئے۔

سید فصیح اقبال: یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ دو سال کے بعد تو آپ نے رکھے۔

انٹرویو لیے ۔ پھر اس کے بعد واپس کر دیئے ۔ یہ ہمیں ہاؤس میں یقین دلا دیں ۔ ہم یقین دہانی گھر لے کر چلیں گے ۔

جناب چیئرمین : میرے پاس بھی لوگ شکایت لے کر آئے ہیں کہ ۱۹۰ کے قریب اسسٹنٹ انجنئر بھرتی کئے ۔ انٹرویو ہوئے ۔ سب کچھ ہوا پھر آخری وقت تاریں آ گئیں کہ پابندی لگی ہوئی ہے ۔ اس کو بھی دیکھ لیں ۔

جناب اقبال احمد خان : جناب مجھے facts کا علم نہیں ہے ۔ لیکن یہ possibility ہے کیونکہ ایک دو سوالات آئے تھے ۔ پچھلے دنوں اس ایوان میں ۔ اس میں dates دی تھیں کہ ایک بھرتی کھل گئی اور پندرہ دن کے بعد بند ہو گئی ۔ جب پابندی لگ گئی ہو تو جن کا ذکر یہ فرما رہے ہیں اس کا ban آ گیا ہو تو further orders نہیں ہو سکتے۔

جناب چیئرمین : ہوا یہ ہے کہ پانچ چھ ماہ یہ چلتی رہی۔ انٹرویو لیٹرز۔ بھرتی ہو گئی۔ ان کو خط آ گئے کہ آپ ہری پور اکیڈمی میں رپورٹ کریں۔ اور پھر ایک دن پہلے چٹھی آ گئی کہ نہیں اب معاملہ رک گیا ہے۔ یہ Communication Ministry کا مسئلہ ہے ۔

جناب اقبال احمد خان : میں انشاء اللہ دیکھ لوں گا ۔

جناب چیئرمین : جی جناب ریحان صاحب ۔ کچھ پوچھنا چاہتے تھے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اقبال احمد خان صاحب نے کہا کہ بعض صوبوں کے کوٹے کے مطابق condidates نہیں آتے ۔ پھر جب سیٹیں خالی ہوتی ہیں تو اس کے لئے پھر کیا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ ان کو پورا کرنے کے لئے ؟

جناب چیئرمین : یہ ساری تفصیل کی باتیں ہیں۔جب Monday کو یہ سوال take up کریں گے تو متعلقہ وزیر بھی ہوں گے ۔ پھر بات کریں گے ۔ جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman Sir, here as a matter of fact at time various Ministers have giving assurances that this malady will be rectified. It is not being done. So, I think the solution lies that we should move this matter before the Senate's Govrnment Assurances Committee so that it can ask the

Ministers and also inform the present Cabinet that if they make any statement and give assurance to the House they will have to fulfil that.

جناب چیئرمین : اگلا سوال ، اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب ۔ سوال اب postpone ہو رہا ہے۔ ساری تفصیل Monday کو ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب سوال نمبر ۱۰۵ میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا تھا ۔ پہلے میں اس پر عرض کروں ۔ کہ اقبال احمد خان صاحب نے صحیح فرمایا کہ تین مہینے میں وہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور اس لئے اگر ایک سقہ ایک دن کا سلطان بن کر اپنا سکہ جاری کر سکتا ہے تو یہ لوگ تو انشاء اللہ تین ماہ کے لئے ہیں تو سوال نمبر ۱۰۵ ۔

جناب چیئرمین : سوال نمبر ۱۰۵ اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب ۔

105 . *Akhunzada Bahrawar Saeed: Will the Minister for Health be pleased to state the amount sanctioned , spent and returned by me to the Government on my treatment abroad during the last five years?

Mr . Muhammad Afaque Khan Shahid: The requisite information is annexed.

Anexure

Name of the patient	Mr. Behrawar Saeed between(1992-1993)		Mrs. Behrawar Saeed between(1987-1988)	
Expenditure Head	Treatment Abroad	Air Fair	Treatment Abroad	Air Fair
Amount Sanctioned	$9,500.00	Rs. 54,000	$5000.00	Rs. 28,220
Amount Spent	Bill not yet received	Rs. 52,680	$5267.17	Rs. 28,220
Amount returned	Nil	Nil	Nil	Nil
Total	$1476717	and	Rs. 82220	

اخونزادہ بہرہ ور سعید ؛ جناب میں اپنے بھائی اقبال احمد صاحب کو عرض کروں گا۔ اقبال احمد خان صاحب ذرا سن لیں ۔ یہ سوال چونکہ میرے متعلق ہے ۔ ایک تو اس کے 9500 لکھے ہوئے ہیں ۔ یہ غلط ہے ۔ یہ figures غلط ہیں اور اس کے بعد bill not received ۔ اگست سے ابھی تک بل تقسیم نہیں ہوئے ۔ کب یہ بل تقسیم ہوں گے ۔ اور کب اس ہاؤس میں پیش کئے جائیں گے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبار میں ایک مضمون چھپا ہے جس میں میرے نام کے ساتھ ۵ کروڑ ، ۲۰ لاکھ روپے علاج کے لئے مخصوص کیے گئے ہیں وہ غلط ہے ۔ اب یہاں یہ چیز آ گئی ہے تو میں عرض کر رہا ہوں کہ اقبال احمد خان صاحب مہربانی فرما کر اس میں ذرا دلچسپی لیں ۔ جناب آپ کا بڑا ہی تعبدار ہوں ۔ ذرا دلچسپی لیں تاکہ جو میرے نام کے ساتھ الزامات لگائے جاتے ہیں ۔ یہ غلط ہیں ۔ میں اتنی رقم کا ، کروڑ تو میں جانتا نہیں ہوں کہ کتنا ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین ؛ آپ کی بڑی قیمتی جان ہے ۔ کروڑ کیا چیز ہے ؟

جناب اقبال احمد خان ؛ جناب والا ! یہی عرض کرنے والا تھا کہ آپ کی زندگی کے لئے اگر میرے اختیار میں ہو تو ۵ کروڑ تو کیا ۵ ارب خرچ کر دوں۔ یہ دراصل ان کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کو دستی نہیں دیا جاتا۔ یہ تو ہمارا مشن تقسیم کرتا ہے۔ اور مشن ہی اس کے حساب و کتاب منسٹری کو بھیجتا ہے۔ یہ جو بل نہیں آیا اور جو پیسے ۹۵۰۰ پاونڈ جو یہاں کہا گیا ہے۔ یہ کوئی آپ کو نقد نہیں دیئے گئے۔ یہ تو ہمارے مشن نے تقسیم کرنے تھے۔ According to the bill آپ کو پیسے نہیں دیئے گئے ۔ اس پر آپ کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ مشن حساب و کتاب دے گا ۔ اور refund لینا ہوا ان سے لے گا ۔

جناب چیئرمین ؛ ٹھیک ہے ۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ؛ اربوں کی بات نہ کریں ۔ ذرا احتیاط کریں ۔ یعنی ان کی جان قیمتی ہے ۔ لیکن کروڑوں اربوں کی بات اس وقت نہ کریں ۔

جناب چیئرمین ؛ Question hours کا وقت ختم ہوا ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ؛ طارق چوہدری صاحب کی جانب سے درخواست آئی ہے کہ وہ آج

ایوان میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔ انہوں نے ایوان سے رخصت کی اجازت چاہی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، عالم علی لالیکا صاحب نے ناساز طبع کی بنا پر مورخہ ۹ تا ۱۱ مئی ایوان میں شرکت نہیں کی ۔ لہذا انہوں نے ان دنوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، ڈاکٹر عبدالغفار جتوئی صاحب ۱۲ تا ۱۷ مئی ایوان میں حاضر نہیں ہو سکتے ۔ انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جام کرارالدین صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲ تا ۸ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے ۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب یحییٰ بختیار صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۱۳ مئی کے لئے آج حاضر نہیں ہو سکیں گے ۔ انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، آفاق شاہد صاحب نے اطلاع دی ہوئی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر چلے گئے ہیں اور وہ ۱۸ مئی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔اب We come to the....... جی ڈاکٹر محمد ریحان صاحب ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، مجھے بھی اور میرے خیال میں میرے باقی سینیٹرز صاحبان کو بھی یہ مشکل پیش آ رہی ہے کہ ہمیں موجودہ وزراء صاحبان کے portfolio کا مکمل طور پر علم نہیں ہے ۔ تو مہربانی کرکے آپ کی وساطت سے ہمیں لسٹ فراہم کی جائے کہ کس کس وزیر

صاحب ، وزیر مملکت اور ایڈوائزر کے پاس کون کونسا محکمہ ہے اور ساتھ contact نمبر بھی ۔ مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین ، ان کی لسٹ بنا لیں ۔ سید مزمل شاہ صاحب۔

سید مزمل شاہ ، جناب چیئرمین صاحب ، میرا پوائنٹ آف آرڈر ایک انتہائی اہم مسئلے سے متعلق ہے ۔ اس معزز ہاؤس کے ایک معزز ممبر سینیٹر سید اقبال حیدر نے یہاں پر ایک بیان دیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے اور اس کی رپورٹنگ پریس میں بھی ہو چکی ہے اور اس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں ۔ اس کے بیان کے

" کہ سپریم کورٹ کا کوئی بھی فیصلہ سیاسی مسئلہ حل نہیں کر سکتا ۔ جناب نیچے اس نے کہا ہے کہ نواز شریف ******* عدالتی فیصلے پر اثر انداز ہونا چاہتے ہیں ۔

جناب والا ! یہ ایک ایسا قابل اعتراض بیان ہے اور اتنا بڑا سفید جھوٹ ہے کہ جس کو انتہائی ڈرامائی اور ٹیکنیکل طریقے سے کہا گیا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے ذاتی الفاظ ہیں ، اس کی تمہید میں ، میں آگے بھی کچھ عرض کروں گا ----

جناب چیئرمین ، آپ اتنی لمبی بات نہ کریں ۔ آپ یہ بتائیں کہ اس کے بارے میں کیا کریں ۔

سید مزمل شاہ ، میں جناب یہ چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں ، میرے پوائنٹ آف آرڈر کو ایڈمنٹ کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین ، بحث تو نہیں ہو سکتی ہے ۔

سید مزمل شاہ ، اس لئے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو عدالت عظمیٰ سے تعلق رکھتا ہے ، عدالت عالیہ سے تعلق رکھتا ہے ۔

جناب چیئرمین ، یہ صحیح ہے ، لیکن ریکارڈ چیک کرکے دیکھا جا سکتا ہے کہ اگر اس طرح کے الفاظ ہیں تو ان کو ریکارڈ سے حذف کر دیا جائے گا ۔

(مداخلت)

(******) بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا ۔

سید عبداللہ شاہ ،پوائنٹ آف آرڈر۔

سید مزمل شاہ ، جناب چیئرمین ' بات حذف کرنے کی ہی نہیں ہے بلکہ یہ بات پریس میں آ چکی ہے اور پاکستان کی پوری قوم جو ہے اس کے سر باہر کی دنیا کے سامنے جھک گئے ہیں ۔ صرف حذف کرنے کی بات نہیں ہے بلکہ اس پر باقاعدہ کارروائی کی جائے ۔

جناب چیئرمین ، اس پر کیا کارروائی کی جائے ؟

سید مزمل شاہ ، آپ اس معزز ہاؤس کے چیئرمین ہیں اور اس کے آمین ہیں ۔

جناب چیئرمین ، تو کیا کارروائی کی جائے ؟

سید مزمل شاہ ، تو جو بات پریس میں آگئی ہے جو کہ عدالت عظمیٰ کے متعلق ہے ۔

جناب چیئرمین ، اس کی تردید بھی آپ نے کر دی ہے ۔

سید مزمل شاہ ، وہ بات جو ہے کہ صرف اس کو حذف کیا جائے ' ختم نہیں ہو سکتیک ہے ۔ اس کو اس ہاؤس میں آ کر کہنا پڑے گا کہ اگر اس کے اپنے الفاظ نہیں ہیں تو جن لوگوں کے متعلق وہ کہتا ہے کہ پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے ۔ ان آدمیوں کے یہا ں پر نام بتائیں تا کہ ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جا سکے ۔

جناب چیئرمین ، جس وقت یہ تقریر ہو رہی تھی ' اس وقت بھی ' میں نے واضح طور پر کہا تھا ' آپ اقبال حیدر صاحب سے پوچھیں کہ ہم سب اس بات پر یقین رکھتے ہیں ' سب کا ایمان ہے ' ہم متفقہ طور پر یہ کہتے ہیں کہ عدالتیں جو ہیں وہ بالکل آزاد ہیں ان پر کوئی اثر انداز نہیں ہو سکتا ہے ۔

سید مزمل شاہ، جناب والا ! میں نے تو کہا ہے کہ یہ اس کے بالکل ذاتی الفاظ ہیں --

جناب چیئرمین ، بالکل ذاتی ہیں ۔

سید مزمل شاہ ، آگے جا کر اس نے اپنے آپ کو واضح کر لیا ہے ' تھوڑا آگے جا کر ' اس نے یہ کہا ہے کہ ---

جناب چیئرمین ، So any how اس پر بحث تو نہیں ہو سکتی ہے ۔ یہ بات بڑی

واضح ہے ۔

We are all convinced, we all are agreed that the courts of Pakistan are absolutely independent.

اگر کوئی ایسا خیال ہے تو درست نہیں ہے ۔

سید مزمل شاہ ، جب ایک بات پریس میں آ گئی ہے ۔

(مداخلت)

سید عبداللہ شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Chairman: Let me dispose of one point of order and then other.

سید مزمل شاہ ، جب تک اس بات کی وضاحت نہ ہو جانے کہ یہ ممکن ہو سکتا ہے ۔ کیا یہ بات کوئی سوچ سکتا ہے ۔

جناب چیئرمین ،آپ کی بات سن لی ہے ۔

سید مزمل شاہ ، جناب صرف ایک سیکنڈ ۔ صرف ایک سیکنڈ۔

جناب چیئرمین ،آپ کی بات سن لی ہے ۔

سید مزمل شاہ ،جناب ' ایک سیکنڈ دے دیجئے ۔

جناب چیئرمین ، جی فرمائیے۔

سید مزمل شاہ ، جناب' صرف میرے ہی نہیں بلکہ پوری قوم کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور یقیناً آپ کے جذبات بھی مجروح ہوئے ہوں گے ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے ۔ کیا یہ کوئی سوچ سکتا ہے کہ پاکستان کی وہ عدالت عالیہ جس سے ہر شہری یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر اسے کہیں ظلم کا نشانہ بننا پڑا ' اگر کہیں کسی گروہ کو ظلم کا نشانہ بننا پڑا تو اس کو انصاف اس عدالت سے ملے گا ۔ تو کیا اس کے متعلق سوچا جا سکتا ہے ۔ اس قسم کی بات کوئی سوچ سکتا ہے ۔ کوئی کر سکتا ہے ۔

جناب چیئرمین ، نہیں سوچ سکتا ۔ نہیں ہو سکتی ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ شکریہ ۔

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, Sir, I was trying to submit humbly that I think the provision of point of order is not being used properly. This is not the way........

جناب چیئرمین ، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے ۔ لیکن ایک اہم مسئلہ ہے ۔

(مداخلت)

سید مزمل شاہ ، جناب والا' ------

جناب چیئرمین ، بھئی ' بات ہو گئی ہے' اب ختم ہو گئی ہے۔ آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ نے ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ میں نے اس دن بھی واضح کر دیا تھا اور اقبال حیدر صاحب سے بھی پوچھا تھا اور وہ بھی agree کرتے تھے کہ کوئی بھی عدالت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا ہے۔ I think that is the unanimous opinion of the House. جی شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: And Sir, then, if I say that the decision of the Supreme Court is not going to solve all the political problems. I don't think I am committing any mistake.......

جناب چیئرمین ، وہ بات تو صحیح ہے۔

Syed Abdullah Shah: Sir, thirdly, when Iqbal Haider is not here that is why I have to speak on his behalf, Sir, with your permission. What he was trying to tell the House was that in the newspapers huge banners are displayed against the dissolution and in this way he is trying to influence the Court.......

Mr. Chairman: But no matter who does, what the basic question is that the courts of Pakistan cannot be influenced by these matters and that is our....

Syed Abdullah Shah: Exactly Sir, that is what we believe.

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، باری باری ' جی جناب مندوخیل صاحب ' شاہ صاحب آپ بھی

تشریف رکھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا۔

جناب چیئرمین ، بہر حال آپ کی بات سن لی ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔

سید مزمل شاہ ، جناب والا، اب پوائنٹ آف آرڈر پر بات تو ہو گئی ہے لیکن اس پر بحث کیسے ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین ، بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ بات ہو گئی ہے اور اس طرح بات ختم ہو گئی ہے۔اب آپ نے کیا بات کرنی ہے۔

سید مزمل شاہ ، اس بارے میں رول clear 203 ہے کہ اس پر باقاعدہ بحث ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین ، تو اس صورت میں اس پر آپ موشن دیں تو پھر اس پر بحث کے متعلق سوچیں گے۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے یا آپ اسے call attention notice سمجھیں۔ میں اس وقت وزیر اطلاعات کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اس بات کی طرف کہ ۱۰ تاریخ کو ہمارا ایک جلسہ ہوا کوئٹہ میں -----

جناب چیئرمین ، اس کا کال اٹینشن نوٹس سے کیا تعلق ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، یہ کال اٹینشن نوٹس ہے۔

جناب چیئرمین ، تو کال اٹینشن کے لئے نوٹس دیں ، اس طرح تو کال اٹینشن نہیں ہوتا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، میں یہ بعد میں دوں گا لیکن ذرا آپ توجہ دیں۔

جناب چیئرمین ، دیکھیں مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا ! ٹی وی پر جو ایک principle کا اعلان ہوا ہے کہ تمام پارٹیوں کو مساوی طور پر coverage دی جائے گی۔ جناب والا ، اس میں

' میں جناب والا خود تھا ۔ ہماری پارٹی کے چیئرمین محمود خان تھے لیکن کوئی معمولی سی coverage بھی دی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین : بہر حال یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے ۔ آپ کال اٹینشن نوٹس دیں پھر اس کو دیکھیں گے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، آپ وزیر صاحب کی توجہ تو اس طرح دلا دیں۔

Mr. Chairman: I cannot violate the rules.

آپ مجھے موشن دیں ۔ میں ان سے پھر پوچھ لوں گا ۔ جی جناب جبار صاحب ۔

میر عبدالجبار، میں اپنے معزز اراکین ' جنہوں نے یہ ارشاد فرمایا ' بہت عزت کرتا ہوں ۔ ہمارے معزز اور اچھے ساتھی ہیں ۔ سید مزمل شاہ صاحب یا خان صاحب مندوخیل ' ہمارے رولز ہیں ' اصول ہیں ' ہم rules of procedure کو adopt کرتے ہیں ۔ جناب تو یہی باتیں ہم موشن لا کر discuss نہیں کر سکتے ہیں ۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں کہ جس پر ہم بات نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین : بہر حال اس بات کی وضاحت ہو گئی ہے اور میں نے اس دن بھی وضاحت کر دی تھی ۔ یہ statement جو ہے یہ قابل اعتراض ہے ۔ And the Courts of Pakistan are absolutely independent. جی جناب راجہ محمد افضل صاحب ۔

سید مزمل شاہ : جناب والا ! ---------

جناب چیئرمین : شاہ صاحب ' آپ کی بات ہو گئی ہے ۔ clear ہو گئی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب ' مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ جونہی اقبال حیدر صاحب کی تقریر ختم ہوئی تھی تو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر عرض کیا تھا کہ یہ ریمارکس یا بات جو اقبال حیدر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمائی ہے ' یہ نہایت ہی قابل اعتراض ہے اور جناب نے اسی وقت حکم دے دیا تھا کہ یہ ریمارکس expunge کر دیئے جائیں ۔ جناب والا ' جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے کہ یہ بہت کم اخباروں میں چھپا ہے ۔ ایک اخبار نے ' جس کا شاید یہ حوالہ دے رہے ہیں وہ روزنامہ پاکستان میں باوجود اس کے کہ جناب نے اسے expunge کر دیا تھا' I am sure کہ وہ expunge ہو چکے ہیں ۔ میں نے یہ check بھی کیا اور ایک اخبار ہے روز نامہ

پاکستان، اس نے ------

جناب چیئرمین: اس کا مجھے موشن دے دیں، پھر اس کو consider کرتے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: جناب، میں اس پر تھوڑا عرض کرتا ہوں، ریمارکس چھپے ہیں اور اس اخبار کا مالک جو ہے یہ ایک سابقہ MNA ہے جو کہ مسلم لیگ سے بھاگ کر دوسرے گروپ میں شامل ہوا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس اخبار نے اس ہاؤس کی بھی تضحیک کی ہے اور آپ کے ریمارکس کی بھی۔

جناب چیئرمین: مجھے موشن دے دیں۔

سید عبداللہ شاہ: جناب والا!

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! ایک منٹ، پہلے ایک معزز رکن کی بات ختم ہو لینے دیں۔(راجہ محمد افضل سے مخاطب ہو کر) تو آپ مجھے موشن دے دیں۔

راجہ محمد افضل خان: جناب میں عرض کرتا ہوں کہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت عدالتوں کی تذلیل کی گئی ہے اور وہ آدمی جو اس اخبار کا مالک ہے وہ Cabinet Man یعنی اس حکومت میں شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس ہاؤس کی تذلیل کے مترادف ہے اور اس کو ضرور زیر بحث لائیں۔

جناب چیئرمین: آپ مجھے موشن دے دیں۔

راجہ محمد افضل خان: جناب ہم زبانی بھی موشن ہی دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، زبانی نہیں ہوتا ہے۔ آپ مجھے باقاعدہ لکھ کر دیں۔

راجہ محمد افضل خان: چلیں جی، میں آپ کو آج لکھ کر بھی دے دوں گا۔ میں یہ موشن داخل کرتا ہوں اور یہ سمجھ لیں کہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اس ہاؤس کی تذلیل کی جا رہی ہے اور اس آدمی نے کی ہے جس کے Vested interests ہیں اور اس کی بہت ساری باتیں ہیں جو ہم آپ کے سامنے لے آئیں گے اس موشن کے وقت۔

جناب چیئرمین: جی، جام کرار صاحب۔

Jam Karar ud din: Sir, the principle of dignity and decorum of this House requires from the Senators that when the Chairman speaks they should remain silent. But whatever has been said here, this is no point of order.

Mr. Chairman: So, this is no point of order I agree with you. Now we proceed to the debate on the privilege motion.

اس میں آج کون تقریر کرے گا۔

Further discussion on the privilege motion Re:dissolution of National Assembly.

جناب چیئرمین ، پہلے تو اعجاز علی جتوئی صاحب کی باری تھی ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب والا '-----

جناب چیئرمین ، باری باری ' پہلے آپ کی باری تھی ۔ پھر بہرہ ور سعید صاحب کی باری تھی ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ، اصل میں مولانا کوثر نیازی صاحب نے مجھے request کی تھی کہ مجھے آج کہیں جلدی جانا ہے اس لئے میں اپنی باری ان کو دے دوں ۔

جناب چیئرمین ، تو آپ کی باری ان کو دے دی جائے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، نہیں جناب ' میں اپنی باری کسی کو نہیں دے رہا ہوں۔ باری تو میری اپنی جگہ پر ہے۔ میں independent benches پر ہوں' نہ treasury پر ہوں اور نہ opposition پر ہوں۔ لیکن مولانا صاحب نے درخواست کی ہے کہ He wants to go اس لئے میں Monday کو first speaker ہوں گا ۔

جناب چیئرمین ، تو آپ اتوار کو کریں گے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جی ' اتوار کو میں پہلا سپیکر ہوں گا ۔

جناب چیئرمین ، تو بہرہ ور سعید صاحب اپنی جگہ پر ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب والا ' وہ کس طرح ہو سکتے ہیں ۔ Treasury

benches سے دو سپیکر تو نہیں ہو سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ، نہیں پہلے یہ (ملک محمد قاسم) ہوں گے پھر بہرہ ورسعید ہوں گے پھر اس کے بعد تیسرے ہوں گے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: مولانا صاحب کریں گے ۔

جناب چیئرمین ، جی مولانا صاحب تقریر کریں گے ۔ ٹھیک ہے جی ، پہلے ملک قاسم صاحب، کیونکہ انہوں نے اپنی باری ان کو دے دی ہے ۔ آپ کا نمبر دو ہے ۔ وہ برقرار رہے گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: میں نے باری نہیں دی ہے ۔ مولانا صاحب نے درخواست کی کہ مجھے آج نواب شاہ جانا ہے اس لئے ورنہ میں تو فرسٹ سپیکر ہوں ۔ اگر یہ بات ہے تو میں تقریر کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ، کیوں مولانا صاحب ۔ آپ نے کب جانا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی ، اصل میں مجھے جلدی ہے ۔ میں تقریر کے بعد چلا جاؤں گا۔

میاں عالم علی لالیکا ، جناب ، مجھے پانچ منٹ چاہئیں ۔

جناب چیئرمین ، آپ کی تقریر کا وقت چھوٹا ہوتا ہے ۔ لیکن یہ جو لمبی تقریریں والے ہیں ان کو پہلے وقت دے لیں ۔

(مداخلت)

خواجہ محمد آصف ، جناب والا ، اکٹھ تو وزراء صاحبان ہیں وہ بھی بولیں گے ----

جناب چیئرمین ، جو وزیر ہے اس کا حق ہوتا ہے ۔

جناب بشیر احمد مٹہ :جناب والا ، وہ تو اکسٹھ وزیر ہیں۔Sir, they are sixty one.

Mr. Chairman: They have the right to participate. But obviously there will be some restriction. But they have a right to participate under the Constitution.

Mr. Basheer Ahmed Matta: They have a right Sir, but there must be some balance. They are too many here that is why I am raising this point.

جناب چیئرمین ، اعجاز صاحب کیا صورت اختیار کی جائے ؟

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب والا ! آج صبح مولانا صاحب نے مجھے درخواست کی تھی کہ انہوں نے جانا ہے تو میں نے کہا کہ اگر وہ دس پندرہ منٹ میں اپنی تقریر مکمل کر لیں تو پھر میں تقریر کر لوں گا۔

جناب چیئرمین ، اگر وہ آپ کی باری لیتے ہیں تو پھر یہ غلط ہو جائے گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، نہیں نہیں، میں اپنی باری نہیں دے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین ، آپ کی باری اس طرح کہ جو ترتیب ہے اس کے حساب سے ----

مولانا کوثر نیازی ، نہیں، ترتیب کے لحاظ سے جناب ------

جناب چیئرمین ، وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنی باری نہیں دینا چاہ رہا۔

مولانا کوثر نیازی ، نہیں، وہ فرما رہے ہیں کہ میں سوموار کو کر لوں گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، میں پھر جلدی کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین ، آپ کتنی دیر لیں گے۔ پندرہ یا بیس منٹ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، بیس پچیس منٹ لے لوں گا۔

جناب چیئرمین ، دیکھیں، ابھی پونے بارہ بجے ہیں۔ آدھے گھنٹے تک کر لیں سوا بارہ بجے تک تقریر ختم ہو جائے گی، بہرہ ورسعید صاحب آپ کتنا وقت لیں گے ؟

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، جناب والا ! کوشش کروں گا کہ زیادہ وقت نہ ہو۔

جناب چیئرمین ، تقریباً کتنا ؟

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، جناب یہ تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب چیئرمین ، کچھ تو کہیں۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، اقبال حیدر صاحب کو جتنا وقت دیا تھا اتنا لے لوں گا۔

جناب چیئرمین ، نہیں وہ تو غلط فہمی میں ہو گیا تھا۔ آدھا گھنٹہ ہے جو ہم نے

مقرر کیا ہوا ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، جناب والا ! آپ نے آدھا گھنٹہ مقرر کیا ہے اس کو وہاں relax کیا ہے اور وہ relaxation جاری ہے ۔

جناب چیئرمین ، آپ کتنی relaxation لینا چاہتے ہیں۔ آپ یہ تو بتا دیں۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، ایک گھنٹہ ہی دے دیں ۔ یہ تو زیادہ ہے ۔ جی محمد علی خان صاحب ۔

Mr. Muhammad Ali Khan HOTI: Sir, I suggest that the members should be given time first and then Ministers should reply later on. This is the way that things are done here.

میاں عالم علی لالیکا ، جناب والا ! مجھے بھی دس منٹ عطا کر دیئے جائیں ۔

جناب چیئرمین ، آپ کو تو دیں گے ۔ جی خواجہ محمد آصف ۔

خواجہ محمد آصف ، جناب والا ! جناب جو لوگ اور ممبران اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو تین کیٹیگری میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو ممبر ہیں دوسرے وہ ہیں جو ممبرز بھی ہیں جو ساتھ کابینہ میں بھی ہیں اور تیسرے وہ ہیں جو (*******) ہیں ۔ آپ ان (**********) کو زیادہ وقت دے رہے ہیں اور

Those (******) are coming to the defence of the Government.

جناب چیئرمین ، نہیں نہیں ۔ (*****) It is expunged. It is not a proper word. لیکن آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ منسٹرز ہیں اور ممبرز نہیں ہیں تو مولانا صاحب پھر کیا کیا جائے چونکہ آپ کا مسئلہ ہے آپ نے جانا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی ، اعجاز صاحب نے تو بہت simple بات کہی تھی کہ ان کا نمبر آج تھا لیکن انہوں نے مجھے کہا کہ میری جگہ آپ تقریر کرلیں وہ سوموار کو تقریر کرلیں گے ۔

(********) بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا ۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ نہیں مان رہے ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب وہ مان رہے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب میں نے مولانا صاحب کو کہا انہوں نے صبح مجھے فون کیا تو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے اس طرح کر لیں کہ آپ کے بعد میں تقریر کر لوں گا۔

جناب چیئرمین : نہیں اس کے بعد تو بہرہ ورسعید صاحب کی باری ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پھر حکومتی بنچوں کی طرف سے ملک قاسم صاحب بولیں گے ۔

جناب چیئرمین : نہیں ، نہیں ، آج سارے تو نہیں بول سکتے ۔ بہرہ ور سعید صاحب بھی ہیں اور ابھی لالیکا صاحب بھی رہتے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں بیس منٹ میں ختم کر دیتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : تو پھر ہم یہ پروسیجر اختیار کرتے ہیں کہ بیس منٹ میں جتوئی صاحب ختم کر لیں گے پھر بہرہ ورسعید صاحب کر لیں پھر منسٹر جو بھی ہے ایک آدھ تقریر کر لے پھر لالیکا صاحب کر لیں ۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا ! میں صرف پوچھنا چاہوں گا کہ سرکاری بنچوں کی طرف سے کتنے وزراء اس کو وائنڈ اپ کریں گے ۔

جناب چیئرمین : وہ بعد میں دیکھ لیں گے ۔ جی جتوئی صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان : پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! یہ جو سینٹ کا اجلاس ہو رہا ہے یہ بنیادی طور پر سینٹ کے ممبران کی طرف سے ریکوزیشن کیا گیا تھا اور اصولاً بھی سینیٹرز کے سوالات کے جوابات وزراء دے دیتے ہیں۔ ان کا اتنا ہی حق ہے لیکن یہ ہے کہ پوری بحث میں وہ جو Non Senator Minister ہیں ان کو تقریروں کے لئے کیوں اتنا وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین : بہر حال وہ دیکھ لیں گے ۔

جناب محمد ابراہیم خان : جناب والا ! دیکھنے کی بات نہیں ۔ جناب جو سینٹ

کے ممبر نہیں ہیں ان کے وہ استحقاقات بنتے ہی نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین : جی وہ وزیر جو ہے اس کو آئین کے تحت حق ہے کہ وہ بحث میں حصہ لے لیکن وہ ووٹنگ نہیں کر سکتا ۔

جناب محمد ابراہیم خان : جناب والا ! وہ ووٹنگ میں حصہ نہیں لے سکتا مگر اس کا حق ہے کہ وہ جواب دے سوالات کا ۔ اس کا جواب دینے کا حق ہے ۔ لیکن یہ تو جواب دینے کا حق نہیں یہ تو بحث میں حصہ لینے کی بات ہے اور سینیٹرز نے ریکوزیشن کی ہے ۔

جناب چیئرمین : اچھا پہلے جتوئی صاحب کی تقریر سن لیں جب وہ مسئلہ آئے گا تو ہم اس کو رولز کے مطابق دیکھ لیں گے ۔ جی جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: شکریہ جناب چیئرمین ! ۱۸ اپریل کو صدر مملکت نے قومی اسمبلی کو ۵۸(۲) (ب) کے تحت صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے توڑا اور حکومت کو ڈسمس کیا ۔ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین کہ پانچ سال میں کسی بھی طرح تین مرتبہ اسمبلیوں کا توڑا جانا کسی بھی ملک ، کسی بھی جمہوری کلچر ، کسی بھی طرح سے جمہوری اداروں اور جمہوری ملکوں کے لئے کوئی قابل فخر بات نہیں ہے ۔ لیکن جناب چیئرمین ، ہمیں اس کے کچھ پس منظر میں جانا پڑے گا آپ کو یاد ہوگا جناب چیئرمین کہ اس فلور پر ہم نے بار بار ، IJI حکومت بننے کے بعد جب ۶ اگست کو ایک اسمبلی توڑی گئی تھی اس کے نتیجے میں جب انتخابات ہوئے نومبر ۹۰ء میں اس کے بعد جب IJI حکومت بننے کے بعد ہم نے بار بار یہ بات رکھی کہ جناب حکومت دو تین چیزوں میں ملوث ہوتی جا رہی ہے ۔ سب سے بڑا الزام حزب اختلاف کی طرف سے تھا کہ کرپشن کے بڑے سنگین الزامات ، سابق وزیراعظم اور ان کے رفقاء کے اوپر آ رہے ہیں اس کے علاوہ آئین کے خلاف ورزی کا الزام تھا ۔ جناب چیئرمین اگر ہم اپنی تاریخ کا تھوڑا سا موازنہ کریں کہ جو سیاسی عدم استحکام ، جتنا سیاسی عدم استحکام اس ملک میں رہا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ کسی نہ کسی طرح سے اس کی اگر بنیادی وجوہ دیکھیں گے تو وہ بار بار اسمبلیوں کا ٹوٹنا ۔
discontinuation of democratic process, discontinuation of political process and
extra constitutional measures extra constitutional forces جو کی طرف سے انھوں نے جو methods adopt کئے آمروں نے یہاں پر کئی کئی سال اس ملک کو ، عوام کو ، اپنے رول

کو جاری و ساری کرانے کے لئے divide and rule اور جمہوری اداروں کو تباہ و برباد کیا۔

جناب دیکھیں، ہمارے جو وزرائے اعظم حضرات خواجہ ناظم الدین کو غلام محمد نے ڈسمس کیا۔

Muhammad Ali Bogra was replaced following dissolution of 1954 Constituent Assembly. Chaudhry Muhammad Ali resigned after losing his majority. Hussain Shaheed Suhrwardy was forced to resign by Skinder Mirza. I.I. Chundrigarh was removed after the Republican Party withdrew the support. Feroze Khan Noon was removed when Ayub Khan imposed Martial Law. Noor ul Amin was removed after the fall of Dhaka.

پرانا پاکستان جب بنگلہ دیش بنا۔

Zulfikar Ali Bhutto was deposed following General Zia ul Haq's imposition of Martial Law. Be-Nazir Bhutto was dismissed by Ghulam Ishaq Khan on corruption and other chrages. Ghulam Mustafa Jatoi was replaced when the Muslim League dominated IJI polls. Muhammad Nawaz Sharif was dismissed by Ghulam Ishaq Khan.

محمد خان جونیجو صاحب کو بھی جنرل ضیاء الحق صاحب نے روانہ کیا۔ اب تقریباً بارہ پرائم منسٹروں میں سے آدھے سے زیادہ سات آٹھ کو کسی نہ کسی طرح سے کسی نہ کسی روپ میں by force یا ڈکٹیٹر کی طرف سے ڈیموکریٹک انسٹیٹیوشن کو تباہ کرکے نکالا گیا یا مارشل لاء کے ذریعے سے آئین کو subvert یا آئین کو abrogate کرکے ملک کے نظام کو تہس نہس کیا گیا۔

جناب چیئرمین! نومبر ۱۹۹۰ء میں حکومت بننے کے بعد مئی ۱۹۹۱ء میں کراچی کے اندر اے پی سی کا ایک اجلاس ہوا اور اس اے پی سی اجلاس میں یہ بات واضح کی گئی کہ ۱۹۹۰ء کی الیکشن rigged تھیں اور IJI جو مینڈیٹ کلیم کرتی ہے اس میں doubts ہیں اور کئی پروف کے ساتھ rigging کی باتیں سامنے آئیں۔ یہ بات میں عوام کے لئے بھی اور اس ہاؤس کے ریکارڈ کے لئے واضح طور پر رکھنا چاہتا ہوں کہ ۱۸ اپریل کو صدر غلام اسحاق خان صاحب نے جو ایکشن لیا یہ اپوزیشن کی ڈیمانڈز کے مطابق نہیں لیا کیونکہ اے پی سی نے واضح طور پر یہ کہا تھا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو dissolve کیا جائے

President can do it through ordinance, کے لئے electoral reforms کے بعد dissolution اور

کے آرڈیننس he can activate his ordinance factoryagain, and he could have done it.

ذریعے electoral reforms میں تبدیلی لائی جائے گی۔ آئینی ریفارمز کمیشن announce ہو گا اور interim

consensus آف نیشنل گورنمنٹ میں arrangement , Constitution Reforms Commission

بنے گی اور اسکے بعد الیکشن کمیشن جن پر واضح طور پر الزام تھا کہ ان کی موجودگی میں rigging ہوئی

ہے۔ اس کے بعد چیف الیکشن کمشنر اور سیکرٹری وغیرہ کو تبدیل کیا جائے گا اور پولیٹکل پارٹیز کو

confidence میں لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین ! اس وقت میں نہ ٹریژری بینچز کی طرف سے بول رہا ہوں اور نہ میری پارٹی حکومت میں شامل ہے اور so-callee اپوزیشن جو آج گورنمنٹ ٹوٹنے کے بعد اپنا رونا رو رہی ہے' میں ان کی نمائندگی بھی نہیں کر رہا' میں بطور آزاد رکن اپنی سیٹ پر موجود ہوں۔

جناب چیئرمین! ۱۷ اپریل کو سابق وزیر اعظم نے جناب صدر کو اتنا severe چیلنج کیا اور میں سمجھتا ہوں اس تقریر کو جس کسی نے بھی سنا تو یہ mind بن چکا تھا کہ نیکسٹ ۲۴ آورز میں یا پرائم منسٹر پارلیمنٹ کے سیشن میں according to constitution President کو impeach کرائے گا یا صدر اپنا صوابدیدی اختیار استعمال کرکے اسمبلی dissolve کرے گا یہ بات بالکل واضح ہو گئی تھی کیونکہ confrontation جو تھی ہیڈ آف دی سٹیٹ اور چیف ایگزیکٹیو میں اتنی زبردست تھی کہ صدر کے لئے کہا گیا کہ وہ conspirator ہے۔ constitutionally ایک اعلیٰ مقام پر فائز اس ایوان میں سازشیں ہو رہی ہیں اور واقعہ بھی یہ تھا جناب چیئرمین' کہ ۱۷ اپریل سے پہلے کی جو صورتحال تھی وہ بڑی عجیب و غریب تھی ۔ ہر روز کسی نہ کسی منسٹر کا استعفیٰ آنا اور کہا گیا کہ نیشنل اسمبلی کے ممبرز نے بھی اپنے استعفیٰ صدر کو بھجوائے ہیں۔ تو جناب چیئرمین' بات یہ تھی کہ گورنمنٹ آف نیشنل consensus کے لئے طریقہ کار یہ تھا یا اگر صدر concede کرے آل پارٹیز کانفرنس کی various میٹنگز کی ڈیمانڈ کو ۔ تو پھر یہ ہونا چاہیئے تھا کہ صدر ساری پولیٹکل پارٹیز کے لیڈرز کو invite کرتے یا alliances کے لیڈرز کو dissolution سے پہلے ۔ اور اس میں باقاعدہ ان سے یہ باتیں کی جاتیں ۔ جناب ' میں نے اب یہ ذہن بنایا ہے کہ میں آپ لوگوں کی ڈیمانڈز کو concede کرتے ہوئے اس ملک میں آپ کی ڈیمانڈز کے مطابق ریفارمز لانا چاہتا ہوں اسلئے آپ اپنی تجاویز دیں اور گورنمنٹ آف نیشنل

consensus کا complexion کیا ہوگا ۔ تو ہم مانتے کہ جناب صدر نے یہ اقدام اپوزیشن کی ڈیمانڈز کے اوپر کیا ہے اور یہ میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت ہمارے قابل احترام دوست جو مختلف alliances سے تعلق رکھتے ہیں یا مختلف پارٹیز سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس وقت گورنمنٹ کے اندر موجود ہیں لیکن dissolution کے بعد جناب بلخ شیر مزاری کو وزیراعظم مقرر کیا گیا جن کی ہم بڑی عزت کرتے ہیں ، احترام کرتے ہیں ، شریف آدمی ہیں لیکن جناب بات یہ ہے کہ ۱۹۹۰ء میں بھی میں ان کی خدمت میں عرض کروں کہ ہم سمجھ نہیں رہے بلکہ کھلے طور پر ہمارے ذہنوں میں یہ بات موجود ہے کہ صرف نیشنل اسمبلی کا ٹوٹنا صوبائی اسمبلیوں کو برقرار رکھنا ، intentionally ایک intrigue کے تحت صوبائی اسمبلیوں کو برقرار رکھا گیا ہے ۔ اور پنجاب میں جس طرح سے ہارس ٹریڈنگ نہیں ڈونکی ٹریڈنگ ہوئی ہے ۔ یعنی فلور کراسنگ نہیں وال کراسنگ ہوئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں اس کے بعد

This is the open and shut case of any trading.

سندھ میں جو الیکشن ہوئے اس پر میں شاعر کا ایک شعر عرض کرتا ہوں ۔ یہ جو ۵ مئی کو الیکشن ہوئے ہیں جس میں ۸۹۰ ووٹ لے کر لوگ ممبر آف پراونشل اسمبلی بن کر آئے ہیں اور کھلے عام جتنی وہاں ہو سکی ہے وہاں پر rigging یہ vindicate کرتی ہے اے پی سی کی اس بات پر آؤں گا ۔

شہر میں ہو کا عالم تھا
جن تھا یا بانی الیکشن تھا
قید تھے دیواروں میں لوگ
باہر شور بہت کم تھا
کچھ باریش چہرے تھے
اور ایمان کا ماتم تھا
مرحومین شریک ہوئے

جناب چیئرمین : یہ تو ہمیشہ ہوتے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی :

مرحومین شریک ہونے
سچائی کا چہلم تھا
دن ۵ مئی کا دن
بے معنی بے ہنگم تھا
یا وعدہ تھا حاکم کا
یا اخباری کالم تھا
یہ ہمارا بانی الیکشن تھا

اس سے پہلے جناب چیئرمین ! جیکب آباد ، سانگھڑ اور کئی جگہوں پر ہم نے الیکشن witness کئے ۔ اس کے بعد جناب قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان دوستوں کی خدمت میں جو فیڈرل کیبنٹ میں موجود ہیں جناب You are the part of government اور election is a federal subject now. کل آپ یہ نہیں کہہ سکیں گے کیونکہ ہمیں یقین ہے ہم حلفیہ کہتے ہیں کہ نیشنل اسمبلی کا ۱۴ جولائی کا الیکشن فری اینڈ فیئر ہو ہی نہیں سکتا ۔ قطعاً یہ ان کو بھی علم ہے ۔ There will be no more bogus Assembly. اور جو انارکی ۔

جناب چیئرمین ! ہم دیکھ رہے ہیں پانچ سال کے اندر جو تین اسمبلیاں ٹوٹی ہیں یہ سسٹم collapse ہو رہا ہے ۔ یہ نظام collapse ہو رہا ہے ۔ آپ اس ملک کو intact نہیں رکھ سکیں گے اگر آپ نے continue کیا اسی سسٹم کو ۔ جناب چیئرمین ، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت آپ کا الیکٹورل پراسیس ختم ہو چکا ہے ۔ آپ کا سسٹم آف دی گورنمنٹ ختم ہو چکا ہے ۔ بہت بڑی بڑی contradictions ہیں ۔ سابق وزیراعظم صاحب ۱۷ اپریل کے بعد تو بڑے سیاسی لیڈر بن چکے ہیں ۔ ان کی خدمت میں صرف اتنا عرض کر دوں گا کہ جناب آپ نے تو ابھی اپوزیشن کا مزہ چکھا ہی نہیں ہے ۔ آپ نے تو پولیس کے ڈنڈے کھائے ہی نہیں ۔ آپ نے آنسو گیس چلتے ہوئے دیکھا ہی نہیں چلوایا ہے ۔ پیٹھوں پر ڈنڈے ہم نے کھائے ہیں ۔ آنسو گیس میں ہم choke ہوئے ہیں ۔ مرتے مرتے بچے ہیں ۔ بہت بڑے پولیٹکل پراسیس سے گزر کر آنا پڑتا ہے ۔ آپ ایک جنرل کی creation ہیں ۔ آج آپ اپنے اس پر ماتم تو کر رہے ہیں لیکن آپ نے جونیجو کے کیس میں ماتم تو نہیں کیا تھا ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جی تقریر کے دوران ----- ذرا مہربانی کریں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : ان پر نہیں کر رہا ہوں ۔ آپ کی توجہ دلاتا ہوں ایک چیز پر ۔

جناب چیئرمین : جی جی ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : کہ ۶۵ یتیموں میں سے ہمارے حصے میں کوئی بھی ایک نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ آ گئے ہیں ۔ جی جناب ۔

ملک محمد قاسم : بات یہ ہے کہ ان کے علاج کی آج بات کیوبچن آور میں ہو رہی تھی اور ان کا کچھ اور علاج بھی کروانا پڑے گا۔ جناب چیئرمین، میں تو اس پر یہی کہہ سکتا ہوں کہ

اپنے ہونٹ سیئے تم نے میری زبان کو مت روکو
تم کو اگر توفیق نہیں تو مجھ کو ہی سچ کہنے دو

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب چیئرمین ! ایک ڈکٹیٹر جنرل کی creation ہمیشہ اقتدار میں رہی ہے ۔ کبھی بھی انہوں نے میں سمجھتا ہوں آج تک خدا کی مہربانی سے سوائے جھنڈے والی گاڑی کے اور سکواڈ ، پولیس کے ٹریول نہیں کیا ہوگا ۔ جناب ، ہم مانتے ہیں آپ کو یہ حق ہے کہ آپ اپنا democratic right استعمال کریں ۔ پولیٹیکل پراسیس میں چلیں لیکن ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے ۔ اب آپ سترہ اپریل کے بعد نکلے ہیں اور جناب کوئی کم serious چارج نہیں تھے ان کے اوپر ۔ یہ تو کورٹس prove کریں گی یا یہ تو گورنمنٹ میں جو حضرات ہیں ان کا کام ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ constitutional violations ہوئی ہیں ۔ فرنٹیئر گورنمنٹ کے چیف منسٹر نے لیٹرز لکھے ہیں ۔ واپڈا کی پرائیوٹائزیشن کے اوپر کونسل آف کامن انٹرسٹس کو نہ بلانے کے اوپر ۔ پرائیوٹائزیشن کے پراسیس پر ، پرائیوٹائزیشن کے عمل سے پیسے جو فیڈرل نے خرچ کئے اپنی صوابدید کے اوپر وہ فیڈریشن کے پیسے تھے اور کونسل آف کامن انٹرسٹس سے اجازت لینی تھی ۔ تو یہ کہہ دینا کہ آج اچانک وہ مظلوم بن گئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ تو عوام فیصلہ کرے گی ۔ کہ کون صحیح ہے کون غلط ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم الیکشن میں جائیں لیکن کون سے الیکشن میں ؛ صوبائی اسمبلیوں کی

موجودگی میں نیشنل اسمبلی کا جو الیکشن ہوگا یہ جناب mid term poll ہوں گے ۔ یہ جنرل الیکشن نہیں ہوگا ۔ کس طرح سے آپ الیکشن contest کریں گے ۔ ہمارے وہاں سندھ میں تو جام legacy continued ہے ۔ ایک چیف منسٹر ہے یتیم چیف منسٹر ہے ۔ جو روز اپنی حکومت کو چلانے کے لئے کروڑوں روپے کے پلاٹ چند ہزاروں میں الاٹ کرتا ہے جو ہر روز اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا ۔ بیانات آتے ہیں کھلے عام کہ خدا کے لئے میری اس گورنمنٹ کو بچاؤ ۔ PDA والو شامل ہو جاؤ ۔ Son-in-law بھی وہاں موجود ہے ۔ جناب صدر ' بات اس طرح نہیں چلے گی ۔ یہ حقائق ہیں ۔ صوبائی اسمبلیوں کا اگر موازنہ کریں تو ۱۹۹۰ء میں فیڈرل گورنمنٹ پیپلز پارٹی کی تھی اور پروونشل گورنمنٹ میں سے دو گورنمنٹس پیپلز پارٹی کی نہیں تھیں ۔ When the Governmet does not run in accordance with the constitution, Sir. تو پھر اسلامی جمہوری اتحاد کی گورنمنٹ اس مرتبہ مرکز اور چاروں صوبوں میں ۱۸ اپریل تک قائم تھی ۔ تو پھر کس بنیاد پر کرپشن کے چارجز IJI کی گورنمنٹ کے اوپر تھے ۔ کرپشن کے چارجز صرف نواز شریف کے اوپر نہیں تھے ۔ تو کس طرح آپ نے فیڈرل گورنمنٹ کو توڑ دیا یا ڈسمس کیا اور اسمبلی کو ڈیزالو کیا اور پروونشل اسمبلیوں کو کلین چٹ دے دی کہ تم ٹھیک ہو ۔ کس طرح سے آپ نے یہ کہہ دیا ۔ یہ تو concede کر لیا آپ نے کہ ۱۹۹۰ء میں رگنگ ہوئی تھی لیکن کس نے یہ فیصلہ کیا کہ صرف ایم این ایز نے رگنگ کی تھی ۔ ایم پی ایز نے نہیں کی تھی ۔ جناب ' یہ کانسٹی ٹیوشنل anomaly ہے ۔ اس وقت تو ایک national consensus آ گیا ہے ۔ کوئی پولیٹیکل پارٹی ایسی نہیں ہے جس نے یہ کہا ہو کہ صوبائی اسمبلیوں کو برقرار رکھیں including نواز شریف ۔ اس کے علاوہ اس پر بھی تقریباً consensus ہے کافی پارٹیوں کا کہ یہاں Proportional Representative سسٹم کے تحت الیکٹورل ریفارمز کئے جائیں اور پی آر سسٹم کے تحت الیکشن کرائے جائیں ۔ کہتے ہیں جی ہم نے بہت کچھ achieve کیا ۔ ییلو کیب میں 1/2 بلین ڈالرز آپ کو دینے ہیں جو ٹیکسز کے لئے فری گاڑیاں آپ نے منگوائی ہیں ۔ ہم بنیادی طور پر زرعی ملک ہیں ۔ گندم کے اوپر جناب ' ڈیڑھ بلین یو ایس ڈالرز ہم خرچہ کریں گے اس سال ۔ چالیس لاکھ گندم ہم امپورٹ کریں گے ۔

پھر ذرا کمپیئر کریں prices کو ۔ آٹے سے لے کر گھی سے لے کر سیمنٹ سے لے کر ۔ گھی اور سیمنٹ کی انڈسٹری تو آپ نے پرائیویٹ کی تھی جناب ۔ وہ پرائسز کیوں اوپر چلی

گئیں ۔ ۶۵ ' ۷۰ روپے کے قریب سیمنٹ کا ایک بیگ اوپر گیا ہے ۔ پھر گھی کی قیمتیں اوپر گئی ہیں ۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم جتنی پولیٹیکل پارٹیاں ہیں بغیر کسی سوچ سمجھ کے چلے جا رہے ہیں knowingly کہ الیکشن رگ نہیں ہوں گی اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بے ایمان ہوں گے اگر یہ کہیں کہ ہم prevailing system پر ---- جناب کل کو کوئی بھی وزیراعظم نیشنل اسمبلی نئی آنے کے بعد الیکٹ ہو کر آتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حشر بھی یہی ہو گا۔ وہ اٹھائیں مہینے تو کیا میں سمجھتا ہوں کہ چھ مہینے بھی نہیں چل سکے گا ۔ کیونکہ یہاں پر جو ایک انارکی ہے کانسٹی ٹیوشن کے اندر جو کنٹراڈکشنز ہیں between the powers of the President and the Prime Minister آئین کے اندر وہ سوائے کانسٹی ٹیوشن ریفارمز کے دور ہو ہی نہیں سکتیں ۔

اے پی سی کے اندر تقریباً سب پارٹیوں نے اس ملک کو بچانے کے لئے متفقہ لائحہ عمل طے کیا تھا اور اس میں باقاعدہ یہ طے ہوا تھا کہ کانسٹی ٹیوشنل ریفارمز ' الیکٹورل ریفارمز اور سسٹم آف الیکشن ۔ انٹرم ارینجمنٹ اور اگلے پانچ سال de-valuation کا پراسیس کیا جائے گا ۔ ڈی سینٹرلائزیشن کی جائے گی ۔ تھری ٹیر ڈیموکریٹک گورنمنٹ دی جائے گی ۔ فیڈرل گورنمنٹ ' پروونشل گورنمنٹ اور لوکل گورنمنٹ ۔ کس طرح سے آپ --- کون سی کمٹمنٹ ۔ آپ نے جسٹیفکیشن دینی ہے ۔ کون سی جسٹیفکیشن دیں گے آپ ۔ کیا آپ آنکھیں بند کرکے ایک کیئر ٹیکر گورنمنٹ میں چلے گئے ہیں لیکن کون سی جسٹیفکیشن دیں گے عوام کو کہ کون سے مطالبات آپ منوا کر گئے ہیں کیئر ٹیکر گورنمنٹ میں ۔ پبلکلی آپ نے یہ کہا تھا کہ یہ گورنمنٹ کرپٹ ہے یہ گورنمنٹ مینڈیٹ کھو چکی ہے ۔ یہ گورنمنٹ یوں ہے یوں ہے ۔ اور ہم نے اے پی سی کے اندر باقاعدہ deliberations کرکے یہ باتیں طے کی تھیں کہ جی ہم اس طرح سے نہیں جائیں گے اور این ڈی اے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب تھے جو جناب صدر کی دعوت پر ملاقات میں گئے تھے ۔ انہوں نے on principle ایک سٹینڈ رکھی تھی وہاں پر ۔ اور سٹینڈ یہ تھی وہ کہ جناب ہم کیئر ٹیکر ارینجمنٹ میں اس طرح سے شامل نہیں ہو سکتے unless you dissolve the Provincial Assemblies. الیکٹورل ریفارمز کے لئے آپ جب تک پرائم منسٹر سے ایڈوائس لیں یا جو بھی۔ وہ آرڈیننس ایشو نہیں کرتے ۔ کانسٹی ٹیوشنل ریفارمز کے لئے آپ کوئی پریذیڈنشل کمیشن قائم نہیں کرتے کہ وہ تین مہینے یا چار مہینے کے عرصے کے اندر ایک ایک فارمولا تیار کرکے اگلی قومی اسمبلی

میں آ کر پیش کرے ۔ ہم اس طرح سے شامل نہیں ہو سکتے۔ جناب ' این ڈی اے کے اندر سے جو لوگ بھی وہاں گئے ہیں ہم نے پہلے بھی یہ آن ریکارڈ بات رکھی ہے کہ این ڈی اے کے فیصلے کے مطابق نہیں گئے ہیں ۔ کنفیوژن کہہ سکتے ہیں آپ اس کو کہ پی ڈی اے اور این ڈی اے deliberations چل رہی تھی کہ چلیں یا نہ چلیں۔ اس میں ہم بھی شامل تھے deliberations میں اور لاسٹ منٹ تک ہمیں پتہ ہے کہ decision پانچ منٹ کے اندر یہ ہو رہا تھا کہ جائیں پانچ منٹ کے اندر یہ کہ نہ جائیں ۔ بیچ میں لوگ وہاں پہنچ گئے انہوں نے جاکر اوتھ اٹھا لیا ۔ پی ڈی اے نے باقاعدہ فیصلہ کیا کہ ہم جا رہے ہیں اور اگر ہم اپنے مطالبات نہیں منوا سکے تو باہر نکل آئیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاسٹ جو اے پی سی کی میٹنگ ہوئی تھی اسلام آباد کے اس شہر کے اندر جس میں محترمہ بے نظیر نے بڑی کلیرلی بات کی تھی کہ ہم پانچ منٹ کے اندر نکل آئیں گے کیبنٹ سے اگر ہم اپنا مطالبہ نہ منوا سکے صوبائی اسمبلیوں کو تڑوانے کا۔ اور جو written commitments کی گئی تھیں مختلف الائینسز کے ساتھ ڈیزولیوشن کے بعد وہ پوری نہیں ہوئیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جناب یہ موجودہ ڈھانچہ اور یہ موجودہ آئین بحرانوں پر بحران پیدا کر سکتا ہے ۔ بحرانوں کا حل نہیں دے سکتا ۔ ہم بالکل کلیتاً اس بات پر متفق ہیں کہ اس موجودہ ڈھانچے کو تبدیل کئے بغیر آپ پاکستان کو اکٹھے نہیں رکھ سکتے ۔

جناب چیئرمین ! اگر آئین کی وائیلیشن کی بات جب ہوتی ہے سابقہ حکومت کی ' سب سے بڑی آئین کی وائیلیشن یہ ہوئی کہ کونسل آف کامن انٹرسٹس نہیں بلائی گئی ۔ in spite of written request from the Chief Minister of Frontier Province اس کے بعد سندھ میں----

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے آپ میرے خیال میں وائینڈ اپ کریں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، مولانا صاحب تو چلے ہی گئے ناں۔

جناب چیئرمین ، نہیں وہ بیٹھے ہیں ملک صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، آپ کو ٹائم دے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین ، نہیں بہرہ ور سعید صاحب نے بھی کہا ہے ۔ اصل بات پر آئیں کل بھی آپ کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جی ہاں ۔ سر، میری صرف یہ عرض ہے اس میں کہ سندھ میں وزیراعظم صاحب نے طوفانی دورے کئے اور وہاں پر زمینیں تقسیم کیں ۔ میں نے اسی فلور پر پہلے بھی یہ بات رکھی تھی کہ جناب دو ہزار ایکڑ زمین دے کر کچے کی چھ کروڑ روپیہ اس کے اوپر آپ کا خرچہ آتا ہے ۔ اشتہارات، اخبارات، پراپیگنڈہ کے اوپر الیکٹرانک میڈیا کے اوپر ۔ اگر آپ واقعی انصاف کرنا چاہتے ہیں جناب چیئرمین، تو میں نے اس وقت یہ کہا، آن دی ریکارڈ یہ بات موجود ہے، کہ سندھیوں کے مقدر میں صرف یہ کچے کی زمین کیوں لکھی گئی ہے ۔ وہ جو تین بیراجوں کے اوپر اکیس بائیس لاکھ ایکڑ زمین آپ نے انعامات و اکرامات کے اندر دی ہے اس کو بھی کینسل کرکے سندھی غریب ہاریوں میں تقسیم کی جائے اور میں نے یہ آن دی ریکارڈ بات رکھی تھی کہ جس دن یہ ہوگا اس دن میں اپنی زمین کی تقسیم شروع کروں گا اور میں نے یہ بھی آن دی ریکارڈ بات رکھی تھی آپ گواہ ہیں کہ نواز شریف صاحب اگر آپ انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں اور واقعی مخلص ہیں تو اتفاق فاؤنڈریز کو مزدوروں کے اندر بانٹو تو ہم بھی اپنی زمینیں بانٹیں گے ۔

اب پریذیڈنٹ کا جو ڈسکریشنری پاور ہے ۵۸(۲) بی میں ۔ جس کے تحت انہوں نے اس اسمبلی کو برخاست کیا ہے ۔ اگلی دفعہ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ڈسکریشنری پاور جو دیا گیا ہے آئین میں اس کو آپ اس طرح سے استعمال نہیں کر سکتے کہ جب چاہیں کرلیں ۔ گراونڈز ہونے چاہئیں وجوہات ہونے چاہئیں ۔ میں سمجھتا ہوں جناب، گراونڈز اگلی گورنمنٹ کے لئے متحدہ حزب اختلاف نے اتنے بنائے تھے ۲۸ کے قریب ریفرنسز موجود ہیں جو ہم نے خود تیار کئے ۔ جو ورسٹ قسم کے کرپشن کے کیسز ہیں ۔ جہاں ہسٹری میں ریکارڈ نہیں ملتا کہ جس طرح سے موٹر وے پراجیکٹ کو پندرہ ارب سے بڑھا کر ۲۷ ارب کیا گیا ۔

جناب چیئرمین ، چلئے یہ باتیں تو ہو چکی ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جی ہاں سر، میں یہ صرف کہہ رہا ہوں کہ گراونڈز دی ہیں ۔ آٹھویں ترمیم کی تلوار تو میرے پر نہ لگائیں ۔

جناب چیئرمین ، یہ ساری باتیں آ گئی ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: گراونڈز کی سچوئیشن یہ تھی جناب چیئرمین کہ ۱۷

اپریل کو جس طرح سے فارمر پرائم منسٹر نے پبلکلی جو speech کی ، میں سمجھتا ہوں کہ ان کا آئین کے اندر حق موجود تھا اگر وہ یہی سپیچ پارلیمنٹ کے اندر آ کر کرتے۔ Parliament was the proper forum to impeach the President Repeal of 8th Amendment کے سلسلے میں جناب چیئرمین ہم سے جب کانٹیکٹ کیا گیا تو کہا گیا ، ہم نے کہا کون سے حصے آپ اس سے ہٹانا چاہتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ صرف ۵۸(۲) بی کو ہم سینٹ کے تحت کرنا چاہتے ہیں کہ ان سے اپرووَل لی جائے ۔ اور چیف آف دی آرمی سٹاف اور ججز کی اپوائنٹمنٹس کا جو معاملہ ہے وہ پرائم منسٹر کی طرف جانا چاہیئے ۔ یعنی ہم ایک over-centralized State سے ترکی کی طرح one man rule کی طرف جا رہے ہیں ۔ One Man rule, One Praty لیکن میں جناب چیئرمین یہ اس فلور پر آپ کے توسط سے جناب صدر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب صدر اس ساری صورتحال کے بعد آپ بھی مہربانی کرکے کل ایک اور پریس کانفرنس بلا کر یہ ضرور کہیں کہ میں اگلے ٹرم کے لئے امیدوار نہیں ہوں ۔ یہ آپ کے اوپر اخلاقی بائینڈنگ ہے اور یہ کہیں ، اور sincerely یہ میں suggest کرنا چاہتا ہوں ان کو کیونکہ اگر آپ اس ملک کو باقی رکھنا چاہتے ہیں تو سمبل آف فیڈریشن جو ہے ہیڈ آف دی سٹیٹ اس کے عہدے کو اتنا متنازعہ نہ بنائیں کہ کل اس فیڈریشن کو چلانا ممکن نہ ہو۔

اس کے علاوہ جناب چیئرمین ! کسی بھی گورنمنٹ کو جب انتخابات کے بعد جو total tenure پانچ سال ہوتے ہیں اس کا جب آدھا وقت گزر جائے تو وہ اپنا پچھلے حصے کا اکاؤنٹ لیتی ہے کہ میں نے کیا achievements کی ہیں اور میں نے کیا ابھی تک جو گورنمنٹ چلائی ہے اس میں proper legislation ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے ۔ جناب چیئرمین ، آپ کے سامنے یہ بات ریکارڈ میں موجود ہے کہ جس طرح سے ۱۲ ویں ترمیم یہاں اس ہاؤس میں لائی گئی کیا وہ قانون سازی تھی ؛ جس طرح سے عدالتوں کو تہس نہس کیا گیا ، جس طرح سے ایک no confidence شو کیا گیا سپریم کورٹ میں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین ، میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا ۔ اس وقت ہمارے سامنے دو راہیں ہیں ۔ نہ ہمیں یہ موقع ملے گا آئندہ کہ ہم بار بار اسمبلیوں کو dissolve کراتے رہیں ، بار بار اسمبلیوں کو بنواتے رہیں اور نہ بغیر basic نظام میں تبدیلی کے آپ اس ملک کو اکٹھے رکھ سکتے ہیں۔ This is the high time. چاروں صوبوں کے جو پولیٹیکل پارٹیز نیشنل لیول پر یا ویسے یا تو مل کر فیصلہ کریں کہ ہمیں اس ملک کو چلانا ہے اور

ہمیں باقاعدہ priorites مقرر کرنی پڑیں گی کہ کس طرح چلانا ہے یا یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے اس ملک کو نہیں چلانا ہے ۔ کیونکہ جناب چیئرمین ، دیکھیں پچھلے اڑہائی سال سے ، ڈیڑھ دو سال سے سندھ کے اندر آدمی موجود ہے ۔ میرے پاس یہاں لسٹ موجود ہے کہ جس میں in custody 36 deaths ہوئے ہیں ۔ پچھلے اڑہائی سال سے سندھ کے حالات بد سے بد تر ضرور ہوئے ہیں یعنی پانچ ڈویژن فوج کی موجودگی میں اگر وہاں پر temporarily حالات کنٹرول میں ہیں تو میں نہیں کہتا ہوں اس کو permanent solution- permanent solution آپ کو دینا پڑے گا سب سے بڑا urban/rural divide جو ہے اس کو کس طرح سے کاؤنٹر کریں گے آپ۔ اس کے لئے باقاعدہ سے کئی deliberations ہوئی ہیں جس میں ہم نے three tier government مانگی ہے Three tier democratic system, مانگا ہے۔ پراونشل گورنمنٹ، لوکل گورنمنٹ اور فیڈرل گورنمنٹ، فیڈرل گورنمنٹ کا اپنا رول متعین کیا جائے۔ اس کے اپنے ان کو subjects دیئے جائیں۔ de-evaluation کیا جائے۔ decentralization کی جائے۔.upto the grass root level۔

جناب چیئرمین: اب آپ وائنڈ اپ کریں ۔ یہ بات آپ پہلے بھی کہہ چکے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب میں بار بار اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ جو موجودہ آئین اور موجودہ جس کے تحت ہم نے حلف اٹھایا ہوا ہے کہ جس کے تحت ہم حلفیہ کہہ چکے ہیں کہ ہم اس سٹیٹ کے ساتھ وفادار رہیں گے اور جس کے تحت حلفیہ کہا ہے کہ ہم نے ان کے اداروں کو تحفظ کرنا ہے ، ہم اپنا تحفظ مانگتے پھر رہے ہیں ، ڈھونڈتے پھر رہے ہیں ، تو ہم اداروں کو تحفظ جناب چیئرمین کہاں سے لائیں گے ۔ ہم تو اپنے سامنے یہ دیکھیں کہ کیا حالت ہے کہ بار بار اسمبلیز ٹوٹتے ہوئے میں نے اپنے سینٹ کے tenure میں تین دفعہ اسمبلی ٹوٹتے ہوئے دیکھی ہے ، تین دفعہ گورنمنٹس بنتے ہوئے دیکھی ہیں اور تینوں مرتبہ crisis to crisis یعنی deterioration دیکھی ہے ، بحرانوں پر بحران دیکھے ہیں اور اسٹبلیشمنٹ کے created لوگ ، اسٹبلیشمنٹ کی creations پر اگر اس ملک پر حکمرانی نہیں کر سکتی تو عوامی اور عوامی مینڈیٹ لے کر یہاں وہ پولیٹیکل پارٹیز جو اسٹبلیشمنٹ کے ساتھ جن کی وابستگی نہیں ہے ، جو عوام کے ساتھ وابستگی رکھتے ہیں وہ کس طرح سے گورنمنٹ کریں گی ۔ اگر جونیجو صاحب مرحوم جیسا شریف آدمی بھی دو سال سے زیادہ نہیں چل سکا ، تین سال سے زیادہ نہیں چل سکا ۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نہیں چل سکیں ۔ یہ contradictions تھیں ۔ controversies تھیں ، اتنی

constitutional controversies تھیں کہ وہ اقتدار نہیں چلا سکیں حالانکہ ان کو مینڈیٹ دیا گیا تھا ۔ پھر اسلامی جمہوری اتحاد جو پلس as a IJI بھی مینڈیٹ ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود محترم سابق پرائم منسٹر نہیں چلا سکے اور نتیجہ دیکھا آپ نے کہ اسمبلی ٹوٹ گئی ۔ تو آپ کتنی مزید اسمبلیاں تڑوائیں گے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آنے والے انتخابات فری اینڈ فیئر نہیں ہوں گے ۔ یہ ہماری کوئی رائے نہیں ہے ، ہمیں پتہ ہے ، ہمیں یقین محکم ہے جو ہم نے وہاں دیکھی ہے صورتحال اور ہمیں پتہ ہے یہ سلیکشن ہوگی اور جو سلیکشن ہوگی وہ اپنی constituency کو وہاں بھی رکھا ہوا ہے صوبوں میں کہ وہ ووٹ میرے پکے بیٹھے ہیں اور پھر نیشنل اسمبلی hand picked نیشنل اسمبلی آنے گی ۔ یہاں پر اور وہ ایک مرتبہ اس سے کام لیں گے ۔ پھر اس کو کب dissolve کیا جاتا ہے ۔ تو ہمیں یہ یقین ہے کہ الیکشن نہیں ہوں گے فری اینڈ فیئر اور ہم یہ دنیا کے سامنے بتانا چاہتے ہیں جتنی متعلقہ organisations ہیں وہ سن لیں کہ الیکشن رگ ہوں گی ہمیں پتہ ہے ۔ اس کے علاوہ ہم سمجھتے ہیں کہ نظام کی تبدیلی کے بغیر آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ۔

جناب چیئرمین ! میرے کافی پوائنٹس رہے ہونے ہیں لیکن میں ختم کرتا ہوں ۔ صرف یہ دو شعر کی لائنیں ہیں یہ عرض کرتا ہوں ۔

یہ ضابطہ ہے کہ باطل کو مت کہوں باطل
یہ ضابطہ ہے کہ گرداب کو کہو ساحل

شکریہ۔

جناب چیئرمین : اب بہرہ ور سعید صاحب ۔

Malik Muhammad Qasim: He agreed and you agreed Sir, that ...

(interruption)

جناب چیئرمین : جی اگر آپس میں وہ کیا ہوتا ہے ، میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی ۔

ملک محمد قاسم : میں عرض کروں جناب کہ ان کی میں نے منت کی کہ وہ مجھے اجازت دے دیں تو انہوں نے کہا کہ تم کھڑے ہو کر پہلے درخواست کرو ، وہ میں کر رہا ہوں ۔ دوسرا انہوں نے فرمایا کہ آپ بھی مہربانی فرمائیں اور یہ درخواست مانیں اور میرے بعد بہرہ ورسعید

صاحب کو بولنے کی اجازت دے دیں ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے اگر آپ آپس میں راضی ہوں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ جی سرتاج عزیز صاحب ' پوائنٹ آف آرڈر۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، میں جناب اپنی باری پر تقریر کروں گا ۔

ملک محمد قاسم : میں کیا کروں ۔ دیکھیئے یہ پھر دومسلم لیگیوں کو لوگ برا کیوں کہتے ہیں ۔

میاں عالم علی لالیکا، جناب مجھے پانچ منٹ عنایت کر دیجیئے گا ' میں نے- صرف چند اشعار پڑھنے ہیں ۔

جناب چیئرمین : اچھا ٹھیک ہے ۔ سرتاج عزیز صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز، جناب اعجاز جتوئی صاحب نے ایک بات دو دفعہ کہی کہ باوجود NWFP کے چیف منسٹر کی درخواست کے سی سی آئی کی میٹنگ نہیں بلائی گئی اس لئے آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں دو منٹ میں ریکارڈ کے لئے اس کی وضاحت کر دوں ۔

(مداخلت)

factually incorrect سٹیٹمنٹ کی گئی ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب مجھے بھی پھر بات کرنے کا موقع دیجیئے گا۔

جناب چیئرمین : بات سن لیں ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I will give you (Syed Abdullah Shah) a right of reply.

جناب سرتاج عزیز، پہلے تو اس سال میں کئی سالوں کے تعطل کے بعد تین میٹنگ ان دو سالوں میں ہوئی ہیں ۔ اگلی میٹنگ مارچ کے تیسرے ہفتے میں شیڈول کرکے نوٹس اور ایجنڈا ایشو کر دیا گیا تھا ۔ NWFP چیف منسٹر نے درخواست کی کہ سی سی آئی کی میٹنگ سے پہلے ایک pre-CCI meeting ہو تاکہ اس میں جو ایشوز ہیں ان کو ذرا تھوڑا سا پراگریس کیا

جانے ۔ وہ 11 Pre-CCI meeting اپریل کو dissolution سے ایک ہفتہ پہلے منعقد ہوئی جس میں چاروں چیف منسٹروں نے شرکت کی ۔ ایک اس میں ورکنگ گروپ بنا اور اس ورکنگ گروپ کو ایک مہینہ دیا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ مئی میں سی سی آئی کی میٹنگ ہوگی ۔ تو یہ کہنا کہ ان کی درخواست تھی اور پھر بھی سی سی آئی کی میٹنگ نہیں ہوئی ۔ یہ فیکچولی غلط ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ ذرا سابق وزیر خزانہ یہ بھی ذرا ذرا فرما دیں کہ چیف منسٹر کی various letters کے بعد اور اگلی سی سی آئی کی میٹنگ جو آپ نے کی تھی اور اس کے بعد بیچ میں کتنا گیپ تھا اور اس بیچ میں آپ نے کتنے بینکس، کتنی پرائیویٹائزیشن کے عمل سے پیسے جو لئے وہ خرچ کئے ۔ پھر آپ اس کے بعد واپڈا کو آپ لسٹ پر لائے، پھر چیف منسٹر نے کتنے لیٹر لکھے ۔ وہ کوئی ایک لیٹر نہیں تھا، various letters تھے ۔ پھر سندھ کے چیف منسٹر نے وہ جو مظلوم چیف منسٹر ہے بیچارہ، جو اپنی زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ His master's voice اس نے بھی لکھے تھا ۔ بلوچستان کے چیف منسٹر کو پتہ ہی نہیں ہے کہ چیف منسٹر شپ کیا ہوتی ہے اور جو پنجاب کے چیف منسٹر تھے انہوں نے بھی لیٹر لکھے تھے ۔ تو ذرا یہ بتائیں ناں کہ NWFP کے چیف منسٹر نے جو لیٹر لکھے ہیں اس پوائنٹ کو بھی لائیں ۔

جناب سرتاج عزیز، میں یہ عرض کروں گا کہ موشن ۱۹۴ کے تحت اس کے لئے آپ اگلے ہفتے ٹائم مقرر کریں جس تفصیل سے بات ہو جائے ۔

جناب چیئرمین، دے دیں ۔ موشن دے دیں ۔

Mr. Sataj Aziz: I will be very glad, so I will give a motion and let us discuss this issue because all his informations (Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi) are outdated and wrong.

Mr. Chairman: Hoti Sahib.

Mr. Muhammad Ali Khan Hoti: Sir, I will suggest that Senators be given time to speak and when they finish then whoever wants to speak he may be given time.

جناب چیئرمین، نہیں ان کی آپس کی arrangement تھی ناں۔ اگر وہ نہیں تو پھر۔

جناب محمد علی خان ہوتی، تو منسٹر بعد میں تقریر کر لیں گے ۔

جناب چیئرمین ، نہیں میں کہہ رہا ہوں کہ اگر آپس کی arrangement ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب محمد علی خان ہوتی، نہیں جی کوئی arrangement نہیں ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، تو اس طرح کرتے ہیں ناں (میاں عالم علی لالیکا سے مخاطب ہوکر) پانچ منٹ آپ لیں گے آپ شعر پڑھ لیں ۔

میاں عالم علی لالیکا ،جناب صرف پانچ منٹ میں نے نوحہ پڑھنا ہے ۔

جناب چیئرمین ، بہرہ ور سعید صاحب اب شعر پڑھنے کی بھی ان کو اجازت نہیں ہے ۔ کتنی دیر لگے گی۔

میاں عالم علی لالیکا ، دو منٹ جی۔

جناب چیئرمین ، دو منٹ جی سن لیتے ہیں ۔ پڑھ دیں جی ۔

میاں عالم علی لالیکا، جناب چیئرمین' یہ ریاض الرحمان ساغر صاحب نے محترمہ امریتا پریتم سے معذرت کے ساتھ شائع کیا ہے اور بڑا برمحل ہے ۔ میں معذرت چاہتا ہوں کہ اس کی زبان پنجابی ہے اور پنجابی سے موثر زبان اپنے جذبات کی ترجمانی کے ساتھ میرے پاس نہیں ہے ۔

اج آکھاں صدر ضیاء نوں تو کتھوں قبراں وچوں بول
تے فیر اج آئین دا او دشمن ورقہ پھول
کی سوچ کے تو آئین وچ کیتی سی او ترمیم
جس نے کیتا اس قوم نوں تیجی وار یتیم
اج روندی پھرے جمہوریت تے ملت پاوے وین
ہن کتھوں آون او دردمند جھڑے بابا جی نوں کہن
بس کر دے ہن اس قوم دی چک گردن توں شمشیر

سہہ بیٹھی لکھے لیکھ ڈے ہن بدلن دے تقدیر
اج آکھاں صدر ضیاء نوں کتھوں قبراں وچوں بول
تے فیر اج آئین دا او دشمن ورقہ پھول

شکریہ جناب چیئرمین ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ یہ آپ کی تقریر تصور ہوگی ۔ یہ آپ کی تقریر treat کی جائے گی ۔جی جناب ابراہیم صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان : اگر ہمیں پنجابی کے یہ شعر سننے پڑیں تو سینٹ کا اجلاس ہو رہا ہے ۔ کم از کم ترجمہ تو فرمائیں ' ہم بھی تو سمجھیں کیا بولے ہیں ۔

جناب چیئرمین : اتنا وقت نہیں ہے جی آج ترجمہ بھی کریں ۔

جناب محمد ابراہیم خان : اردو میں ترجمہ کرکے دیں ۔ پنجابی ہم نہیں سمجھتے ۔

جناب چیئرمین : آپ کو کرکے دیا جائے گا ۔ جی جناب بہرہ ورسعید صاحب ۔ بہرہ ورسعید صاحب کے بعد ملک قاسم صاحب ۔ مندوخیل صاحب تشریف رکھیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب ہم ایک دوسرے کی زبان کو جانتے ہیں ۔ بالکل ہم پنجابی کو سمجھ گئے ہیں۔ آپ پشتوں کو سمجھیں ۔ کوئی درمیان میں کسی اور زبان کی ضرورت نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : جی جناب حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ' بہرہ ورسعید صاحب کو حکم فرما دیں کہ ان کی تشریح فرما دیں اپنی تقریر میں ۔

جناب چیئرمین : جناب ان کو چھیڑا تو آدھا گھنٹہ اس میں ہی لگا دیں گے ۔ جی جناب بہرہ ورسعید صاحب ' آپ مختصر کریں کیونکہ آپ ذرا لمبا کرتے ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ' بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ نحمدہ و نسلی علی رسولہ الکریم ۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین ' میں اپنی تقریر کی ابتدا اس شعر سے کروں گا جو شعر میں نے ۲۹ مئی کو dissolution کے وقت صدر گرامی قدر

جب اس کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے اپنی تقریر کی ابتدا اس شعر سے کی تھی ۔ وہ یہ ہے کہ

مرا در دیس اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم میکشم ترسم که مغز استخواں سوزد

جناب چیئرمین : یہ پشتو ہے یا فارسی ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : یہ جناب فارسی ہے ۔ اس کا ترجمہ یوں ہے کہ میرے دل میں اس قسم کا درد اور دکھ ہے کہ اگر میں بیان کروں تو زبان جلتی ہے اور اگر میں بیان نہ کروں تو میری ہڈیوں کے اندر جو مغز ہے وہ راکھ ہو جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ آپ نے ابھی پچھلے چند دنوں میں پڑھا تھا ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : میں یہ نہیں کہتا ۔ میں نے کہا تھا کہ میں نے یہ شعر اس وقت بھی پڑھا تھا ۔ جھگڑا نہیں کرتا ۔

جناب چیئرمین : میں نے بعد میں بھی سنا ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : جناب والا ! آج میں تیسری دفعہ اس سینٹ میں قومی اسمبلی کے مردے پہ نوحہ خوانی کے لئے اٹھا ہوں ۔ قومی اسمبلی کی میعاد آئین کی رو سے آرٹیکل ۵۲ میں پانچ سال ہے ۔ مگر اس پانچ سال میں ہماری قومی اسمبلی کو تیسری دفعہ چلتا کیا گیا ۔ یہ عجیب سانحہ ہے اس ملک کے ساتھ ۔ اس قوم کے ساتھ اور اس آئین کے ساتھ اور اس جمہوریت کے ساتھ کہ راگ تو جمہوریت کا الاپا جاتا ہے مگر اس کو بڑی بیدردی سے ذبح کیا جاتا ہے اور کیا کہا جاتا ہے ۔ جناب میں آپ کی اجازت سے ۱۹۵۴ء کا ذکر کروں گا ۔ میرے پاس وہ سارے notifications ہیں کہ جو ہماری قومی اسمبلی یا اس وقت کی اسمبلی کو dissolve کیا گیا ۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو ہمارے پاکستان کی constitutional Assembly کو ایک Bureaucrat جناب! میں دوبارہ کہوں گا ایک بیوروکریٹ جناب غلام محمد خان صاحب نے dissolve کیا ۔ اس کے الفاظ وہی ہیں جو بعد میں ۲۹ مئی ۱۹۸۸ء کو جنرل محمد ضیاء الحق کے ایک نوٹیفکیشن میں اس وقت کی اسمبلی کے بارے میں تھے جو تحلیل کی گئی تھی ۔ پھر ایک نوٹیفکیشن بمعہ ایک لمبی چوڑی چارج شیٹ کے ساتھ ۶ اگست ۱۹۹۰ء کو جب محترمہ بینظیر بھٹو کی حکومت برطرف کی گئی اور اس

وقت کی قومی اسمبلی ڈیزالو کی گئی۔ اب ۱۸ اپریل ۱۹۹۳ء کو وہی نوٹیفکیشن ' وہی چارج شیٹ میں سے صرف ' "She" کا لفظ کاٹ کے "He" کا لفظ لگایا گیا ۔ وہی الزامات جو محترمہ بینظیر کی حکومت پہ عائد کئے گئے تھے انہی الزامات کا اعادہ ۱۸ اپریل کو کیا گیا جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ میں اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا ۔ پھر جناب ایک سوال اٹھتا ہے ' وہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کی dissolution اس طرح تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد کیوں کی جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین ، جی عبداللہ شاہ صاحب ' پوائنٹ آف آرڈر۔

سید عبداللہ شاہ : بہرہ ور سعید صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر اقبال حیدر ہاؤس میں نہیں ہوں گے تو میں تقریر نہیں کروں گا ۔ میں صرف ان کو یاد دلا رہا تھا ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، جناب اقبال حیدر صاحب اگر نہیں ہیں تو ان کے representative عبداللہ شاہ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے ابھی کہا کہ میں انہیں represent کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، قانونی لحاظ سے آپ کی بات صحیح ہے ۔ ان کے نمائندے موجود ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، جناب عبداللہ شاہ صاحب ہاؤس کی روح ہیں ۔ کیا بات کرتے ہیں ۔ تو جناب میں عرض کر رہا تھا کہ سوال یہ اٹھتا ہے میرے دل میں کہ کیا پاکستانی قوم جمہوریت کی اہل نہیں ہے ۔ دوسرا سوال جو میرے ذہن میں اٹھتا ہے اس مسلسل بیوروکریٹس کی کارروائی سے یہ میں یہاں عرض کروں کہ جب بھی اسمبلی dissolve ہوئی ہے ' کوئی بھی کسی سیاستدانوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ بیوروکریٹ کے ہاتھوں وہ اسمبلی قتل کی گئی ہے۔

جناب میں یہ عرض کروں گا کہ دوسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا یہ ایک سازش ہے (landed aristocracy) میرے دوست ملک قاسم صاحب بھی جس میں شامل ہیں ۔ لینڈڈ ارسٹوکریسی اور بیوروکریسی کے درمیان یہ ایک سازش ہے کہ قوم کو یہ باور کرایا جائے کہ اس ملک میں جمہوریت نہیں چل سکتی ۔ اس ملک میں صرف اور صرف presidential form کی حکومت جو کہ بالکل naked آمریت ہو اور یہ سوال بھی میرے دل میں اٹھتا ہے کہ کیا ------ ۔

ملک محمد قاسم ، پتہ نہیں کیا کیا دل میں اٹھتا ہے۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، بہت کچھ اٹھتا ہے ملک صاحب ' آپ کو بھی جو برداشت کرتے ہیں تو یہ تھوڑا ہے ۔ تو جناب ' تیسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا مغربی طرز جمہوریت جو ہے وہ واقعی اس ملک کے مسئلوں کا حل نہیں ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ' یہ چند تین چار سوالات اس قسم کے ہیں جوکہ آج کل پاکستان کے ہر باشعور شہری کے دماغ میں موجود ہیں ۔ لوگ حیران ہیں اور میرے ساتھی بھی حیران ہیں کہ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کو جن الفاظ میں ' جس پیرائے میں ' جس طریقے میں سابقہ حکومت کی تعریفوں کے پل باندھے گئے تھے اور مجھے یہ یقین ہے کہ صدر گرامی قدر بڑھے ہی سنجیدہ ' معاملہ فہم ' حلیم الطبع اور جو بھی اقدام کرتے ہیں ' جو بھی بات کرتے ہیں پہلے تولتے ہیں ' سو دفعہ تولتے ہیں اور اس کے بعد بولتے ہیں اور انہوں نے اس وقت اپنے خطاب میں Joint Parliament کے Jiont Session سے اپنے خطاب میں جو کچھ اس حکومت کے متعلق فرمایا وہ تین مہینے میں ' یہ عوام پوچھتے ہیں ' جناب تین مہینے میں وہ سب جھوٹ نکلا ۔ پھر طرفہ تماشہ حضور والا ' یہ ہے کہ اس وقت تو یہ بیان کیا گیا ۔ خطاب میں فرمایا گیا جوش بیان میں کہ اس حکومت کو کتنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ۔ طوفان آئے ' بارشیں آئیں ' سیلاب آئے ' بین الاقوامی مارکیٹوں میں مندا ہوگیا ۔ اقتصادی حالات باقی ممالک میں بڑے سخت خراب ہوگئے ' اس کے باوجود اس حکومت نے جو پالیسی اختیار کی وہ بہت ہی قابل تعریف تھی ۔ کامیاب رہی اور بجائے اس کے کہ ہماری آمدنی سالانہ گر جائے وہ بڑھ گئی ہے اور اس میں stability آ گئی ہے ۔ میں جناب والا ' اور میرے دوست ' یہ میرے باقی شہری ' یہ بارہ کروڑ عوام پوچھتے ہیں کہ جب ۲۲ دسمبر تک اس کی پوزیشن یہی تھی ۔ یہ حکومت اتنی مضبوط تھی ۔ اتنی stable تھی اور اتنی ہی کارکردگی انہوں نے کی تھی کہ اگر میں اٹھا کر اس تقریر کو پڑھوں تو وہ میں سمجھوں گا کہ repetition ہوگی ورنہ وہ خطاب بہت اچھا ہے ۔ اس میں سے ایک فقرہ بجائے پورے پیراگراف کے پڑھوں گا ۔ " ان منفی عوامل کا اثر لازماً پاکستان پر بھی پڑا ۔ اسی دوران قدرت نے اسے ایک اور آزمائش سے بھی دو چار کر دیا ۔ ملک کی تاریخ کے بد ترین سیلاب اور بارشوں نے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلائی ۔ سینکڑوں قیمتی جانیں تلف ہوئیں ۔ ہزاروں مویشی بہہ گئے ۔ ہزاروں گھر تباہ ہوئے ۔ کھڑی فصلیں برباد ہوئیں ۔ سڑکیں بہہ گئیں ۔ مواصلات اور آبپاشی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ۔ اس قومی سانحے سے موثر طور پر نمٹنے میں حکومت نے اعلیٰ انتظامی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ' خاص کر سیلاب سے متاثر ہونے والوں کی امداد ' بحالی اور

تعمیر نو کے کام میں قابل ستائش احساس ذمہ داری اور تیز رفتاری دیکھنے میں آئی۔ اس سلسلے میں ہماری افواج نے بھی ایک بار پھر جس طرح اپنی روایتی فرض شناسی کا ثبوت دیا پوری قوم اس کی معترف ہے۔" جناب' آگے اس آرٹیکل میں کہتے ہوئے فرماتے ہیں " اب تک حکومت کی اقتصادی اصلاحات اور اقدامات کے جو نتائج سامنے آنے ہیں وہ یقیناً مثبت رجحان کی نشاندہی کرتے ہیں ۔ بجٹ میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مُطابق قومی آمدنی کی شرح نمو گزشتہ مالی سال کے دوران پانچ اعشاریہ چھ فی صد سے بڑھ کر چھ اعشاریہ چار فیصد تک پہنچ گئی ۔ بین الاقوامی کساد بازاری کے باوجود برآمدات میں بارہ اعشاریہ چھ فیصد اضافہ ہوا ۔ زر مبادلہ کے ذخائر ۲۰ جون کو ایک ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے ۔ ملک کی اسٹاک مارکیٹ میں استحکام رہا ۔ ترقی کے لئے ضروری infrastructure کو بہتر ' جدید بنانے کے لئے توانائی ' مواصلات اور نقل و حمل کے شعبوں میں اہم منصوبے شروع کئے گئے ۔ بیروزگاری سے نمٹنے کے لئے خود روزگار اور پبلک ٹرانسپورٹ کی سکیموں کا اجراء کیا ۔ غریب لوگوں کی امداد اور کفالت کے لئے ایک خطیر رقم سے بیت المال کا قیام عمل میں آیا۔"

میں مزید کچھ نہیں پڑھتا ' میں نے اس میں سے وہ چیزیں اس ہاؤس میں بیان کی ہیں کہ چارج شیٹ میں جو کچھ صدر صاحب فرماتے ہیں اب لوگ پوچھتے ہیں جناب چیئرمین ' آپ سے کہ آپ بتائیے صدر صاحب نے ۲۲ دسمبر کو جو تقریر کی وہ سچ تھی یا جو چارج شیٹ ۱۸ اپریل کو لگائی ہے وہ سچ ہے ۔ یہ ایک ایسا معمہ ہے ' یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آتی حضور کہ ۱۸ اپریل سے ' ۲۲ دسمبر کو تو اس حکومت کی ساری کارروائی آئین کے مطابق ہے اور اس سے بھی آگے بڑھ چڑھ کر اس کی تعریف کی گئی کس لئے ' صدر مملکت نے اقتصادی حالت کی بہتری کی تعریف کی ۔ کس نے تعریف کی ۔ ایک زبردست Economist جو صدر مملکت کے وجود میں موجود ہے اور پھر ۱۸ اپریل کے سانحے کے بعد ' ۱۸ اپریل کے عمل کے بعد ' جناب یہ عوام پوچھتے ہیں ہم سے کہ ۱۸ اپریل سے ' ۲۲ دسمبر کو تو یہ حالت تھی ' اب اس پہ یہ charges لگائے گئے اور پھر وہی پالیسی موجودہ حکومت نے بار بار یقین دہانی کرائی ہے کہ سابقہ حکومت کی جو پالیسیاں تھی اقتصادی یا خارجی جو بھی پالیسیاں ہیں ان پہ سختی سے عمل درآمد ہوگا ۔ اب عوام کو میں کیا جواب دوں کہ وہ بیان جو کتاب میں اور خطاب میں درج ہے یا وہ جو اس وقت بیانات جاری کئے جاتے ہیں وہ سچ ہے یا یہ سچ ہے یا ان کی وہ چارج شیٹ جو ہے وہ سچ ہے اور

یہ چارج شیٹ اگر میں پڑھ کے سناؤں ساتھ اس چارج شیٹ کے جوکہ محترمہ بے نظیر صاحبہ کی حکومت کے وقت لگا کر ان کو دی گئی تھی تو یہی کہوں گا کہ کم و بیش یہ اسی کا چربہ تھا۔ She کاٹ کے He لگایا گیا۔ اب میں نہیں سمجھتا کہ جو پالیسیاں یہ کہتے ہیں کہ constitutional crises اس وقت تو نہیں تھے ، اب بعد میں بھی جو ہے ان کی پالیسیوں کو follow کریں گے اور strictly کریں گے۔ by beat of drum کہتے ہیں کہ نہیں ان پالیسیوں کی ہم تائید کریں گے۔ اس پہ عمل درآمد کریں گے ۔ ایک انچ بھی اس سے نہیں ہٹیں گے ۔ تو پھر اتنا یہ ڈرامہ کیوں کھیلا گیا؟ اس جمہوریت کے ساتھ پھر یہ کھیل کیوں کھیلا گیا؟

میرے خیال سے آئین میں تو یہ چیز نہیں ہے کہ صدر جناب قدر شاید سابقہ وزیراعظم جناب میاں محمد نواز شریف کے چہرے کو پسند نہیں کرتے تھے اس واسطے انہوں نے اسمبلی کو dissolve کیا۔ اس واسطے انہوں نے Cabinet remove کیا۔ ورنہ اس کے علاوہ تو کوئی چیز نہیں تھی۔ میں آئین کے ہر آرٹیکل کو پڑھ پڑھ کر تھک گیا ہوں کسی جگہ بھی نہیں ہے کہ If the President is satisfied that he hates a person, therefore he dissolved.... یہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا یا شاید میری آنکھیں کمزور ہیں یا وہ عینک نہیں جو صدر صاحب کے پاس موجود ہے یا وہ عینک نہیں ہے جو میرے ملک قاسم صاحب کے پاس ہے ، میرے پاس تو نہیں ہے۔ جناب! یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ آخر یہ لوگ ، میرے دوست فرماتے ہیں کہ نواز شریف نے ۱۷ تاریخ کو ایک تقریر کی تھی وہ تقریر اگر اسمبلی میں کرتے تو بہتر تھا۔ وہ تقریر ان کو نہیں کرنی چاہئے تھی ۔ میں پوچھتا ہوں اپنے عبداللہ شاہ صاحب اور دوستوں سے کہ کیا نواز شریف پاکستان کے شہری نہیں؟ کیا آئین میں دیئے گئے fundamental righs میں ان کا بھی حصہ نہیں ہے؟ تو جناب ، میں یہ پوچھتا ہوں کہ انہوں نے تقریر نہیں کی ، یہ تقریر ، تحریر اور ایسوسی ایشن (کی آزادی کا حق) یہ جہاں تک میں جانتا ہوں میں پڑھتا ہوں وکیل کی حیثیت سے یہ فنڈا مینٹل رائٹس میں گارینٹڈ ہے ۔ تو (کیا) اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بھی تقریر کرے ۔ ہاں اگر کوئی سزا کا مستحق (فقرہ) نواز شریف کی اس تقریر میں ہے تو وہ آپ کی اجازت سے میں دہراتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا کہ " میں استعفیٰ نہیں دوں گا ، میں قومی اسمبلی نہیں توڑوں گا ، اور میں ڈکٹیشن نہیں لوں گا ۔" ہاں یہ تین فقرے جو انہوں نے اپنی تقریر کے دوران آخر میں کہے شاید کسی کو ناگوار گزرے ہوں ۔ تو یہ چیز ہر ایک وزیر اعظم سے توقع کی جا

سکتی ہے ' ہر ایک ایماندار اورمخلص وزیراعظم سے توقع کی جا سکتی ہے ' ہر ایک خود دار وزیراعظم سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا جس طرح انہوں نے کہا کہ میں نہیں کروں گا ۔

جام کرار الدین، پوائنٹ آف آرڈر۔

You should address the Chair not Abdullah Shah.

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، میں نے کب کہا ہے ' میں نے تو یہ نہیں کہا میرے دوست شاہ صاحب آپ میرے چہرے کی طرف نہ دیکھیں ۔ میرے منہ سے جو لفظ نکل رہے ہیں ان کو سنیں ۔ تو جناب والا ' میں یہ عرض کروں گا کہ نواز شریف کے اوپر الزامات جو لگانے تھے وہ چارج شیٹ میں لگاتا ہوں ۔ میں نواز شریف پر وہ الزامات لگاتا ہوں وہ تردید کرے اور وہ یہ ہیں کہ کیا وہ امریکہ کے سامنے جھکنے سے کیوں انکاری ہوا ' بڑا جرم ہےسنگین جرم ہے ۔ جب ایڈ بند کر دی گئی تو انہوں نے کیوں اعلان کیا کہ قوم اپنے پاؤں پر کھڑی ہو ؛ خود انحصاری کے اصول پر کام کرے گی ۔ نمبر۲ ۔ کیا انہوں نے کچے کی زمین ہاریوں میں تقسیم نہیں کی ۔ کیوں اس سے بڑا جرم اور کیا ہو سکتا ہے ؟ کہ ہاریوں کو جو صدیوں سے زمین کے ایک انچ کے لئے تڑپتے رہے اس نے اٹھا کر ان کو مالکانہ حقوق دینے اور اس سلسلے کو جاری کرتا رہا جس سے landed aristocracy وڈیرے ' لینڈ لارڈ ' جاگیردار تڑپ اٹھے ۔ اور دوڑے محل کی طرف کہ گراؤ اس شخص کو ' نکالو اس شخص کو ' توڑ دو اس اسمبلی کو ' یہ کیا کر رہا ہے ' ہمارے آباء و اجداد کے بنائے ہوئے غلام "ہاری" ہم سے آزاد کروا رہا ہے ۔

جناب ! تیسرا الزام اس کا جرم ہے (ان کے جرائم گنتا ہوں) انہوں نے تاریخی سیلاب اور طوفان کا مقابلہ بیرونی امداد کے بغیر اور اپنی مدد آپ پر انحصار کرتے ہوئے ' آپ نے کیوں کیا ؛ اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا ان کو اس کے لئے اپیل کرنی چاہیئے تھی جب میرے مالاکنڈ ڈویژن میں زلزلہ آیا تھا تو اس میں جو اپیل کی گئی اور جو رقم آئی کہاں گئی ' آئی کہاں سے اور گئی کہاں ۔ اس واسطے انہوں نے امداد کے لئے اپیل کیوں نہیں کی ؟ اپنے پاؤں پر کیوں کھڑے ہو گئے ۔ خود جا کر بارشوں میں طوفان میں ' سیلاب میں عوام کے ساتھ کیوں ملے ؟ خود اپنے ہاتھوں سے کیچڑ اٹھا کر ان کے گھر جو مسمار ہوگئے تھے ان کو آباد کرنے کی کوشش

کیوں کی ؟ اس سے کوئی بڑا سنگین جرم ہو سکتا ہے ؟ جواب دو نواز شریف صاحب آپ نے ایسا کیوں کیا ؟ چوتھا : بیروزگار اصحاب کو آپ نے روزگار کے ذرائع کیوں مہیا کئے ؟ اچھا ہوتا وہ کلاشنکوف ہاتھ میں اٹھاتے' ڈاکو بنتے ' نارزن بنتے ' بنک میں ڈاکے ڈالتے ' لٹیرے بنتے ' آپ نے ان کو ییلو کیب دیا یہ آپ نے اتنا جرم کیوں کیا ؟ ان عوام کو آپ نے کیوں روز گار مہیا کی ؟ اب یہ مانگیں گے نہیں ' اب یہ خیرات نہیں مانگیں گے ' اب تو یہ کام کرکے کمائیں گے ' اس سے اور کوئی بڑا جرم ہو سکتا ہے ؟ جو ۴۵ سال کی پاکستان کی تاریخ میں جب یہ وڈیروں اور لینڈ لارڈوں کے کنٹرول میں تھا پنجے میں تھا ' ایسا کسی نے جرات نہیں کی ۔ ایک businessman نے ایسی جرات کیوں کی ؟

پانچواں الزام جو میں ان پر عائد کرتا ہوں ملک قاسم صاحب کی اجازت سے ۔ آپ نے پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کو کیوں جاری کیا امریکہ کی مرضی کے خلاف؟ کیوں جاری رکھا امریکہ کی مرضی کے خلاف ' امریکہ کے دوستوں کی مرضی کے خلاف ؟ اس لئے کہ آپ اس ملک کا دفاع کریں گے ' اس لئے کہ آپ ہندوستان سے اس ملک کو محفوظ رکھیں گے ' اس لئے کہ آپ اسلامی بلاک بنائیں گے اور شاید یہ چیز وہاں استعمال میں آ جائے ' کتنا سنگین جرم ہے ؟ نواز شریف آپ نے یہ بہت بڑا سنگین جرم کیا ہے اس واسطے آپ کو جو سزا دی گئی ہے وہ بہت کم ہے ۔ چھٹا الزام جو میں ان پر لگاتا ہوں افغان مجاہدین کے مابین جنگ بندی کیوں کی ؟ معاہدہ پشاور او معاہدہ اسلام آباد کیوں تکمیل تک پہنچا؟ کیوں آپ معاہدہ پشاور کے بعد جہاز پر بیٹھ کر راکٹوں کی برستی بارش میں کابل کیوں گئے ؟ اس سے سنگین جرم کوئی اور ہو سکتا ہے ؟ کہ دو مسلمان لڑتے ہیں غیرمسلم خوش ہوتے ہیں آپ دو مسلمانوں کو لڑنے نہیں دیتے ۔ میرا اگلا الزام جو ہے وہ یہ ہے کہ آپ یتیموں ' بیواؤں اورستم رسیدہ خواتین کے زخموں پر مرہم لگانے ان کے گھر کیوں گئے ؟ تو آپ ان کے گھروں میں گئے ان یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرا ۔ اسلام کی رو سے تو آپ نے یہ جرم کیوں کیا ؟ ان یتیموں کو تڑپنے دیں ' ان بیواؤں کو اور خوار ہونے دو ' ان غریبوں کو ٹھوکریں کھانے دو ' آپ نے ان کی مدد کیوں کی ؟ اگر مدد کریں گے تو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے تو پھر ان وڈیروں کے ' ان امیروں کے بوٹ پالش کون کرے گا؟ اس سے سنگین جرم اور کیا ہے ؟

جناب چیئرمین ، آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے آپ کا ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، جناب والا ! ابھی تو میری ابتداء ہے ۔ آپ نے ڈی نیشنلائزیشن کیوں کی ؟ آپ نے ڈی ریگولیشن کیوں چاہی ؟ آپ نے نجکاری کا طریقہ کیوں رائج کیا ؟ آپ نے ان بڑے بڑے کارخانہ داروں کے اور ان کو جو اس پرتھیوری تھی ان کے ساتھ ایسا کیوں شروع کیا ؟ پرائیویٹائزیشن کی پالیسی آپ نے کیوں جاری کی ؟ جوکہ اب بھی اس حکومت نے کہا کہ No, we stick to that policy, shame upon you. ایک سائیڈ پر تم مجھے criticise کر رہے ہو اور دوسری پر تم کہتے ہو کہ اس پالیسی کو ہم جاری رکھیں گے ۔ مولا قسم میرا دوست اور میرے ساتھی دیکھ کر ناراض ہوتے ہیں ۔

اگلا چارج آپ نے تعمیر وطن کا پروگرام کیوں تشکیل دیا ؟ اس وطن کو تعمیر کرنے کا آپ نے تہیہ کیا ہوا ہے ۔ جرم نہیں کیا ؟ یہ ملک تو تعمیر نہ ہو تو ہندوستان خوش ہوگا اور کسی کا دل یہاں خوش ہوگا۔ یہ ملک تعمیر نہ ہو تو پھر وڈیرے اور زمیندار خوش ہوں گے ۔ کوئی اور بھی خوش ہوگا ۔ لیکن آپ نے اتنا سنگین جرم جو کیا ہے کیا آپ کو ایسی سزا نہیں ملنی چاہئے ؟ اگلا چارج مشرق وسطیٰ کے آزاد ممالک سے رابطہ کیوں قائم کیا ؟ ان کو آپ نے ایک اسلامک اکنامک کڑی میں پرویا ۔ کیا آپ اسلامک بلاک بنانا چاہتے ہیں ؟ آپ امریکہ ' انگلینڈ ' فرانس اور یورپ کو ناراض کرنا چاہتے ہیں ؟ جو بھی کسی کا آقا ہے ۔ جو کسی کو بہت ہی نک کھلاتے ہیں۔ آپ نے یہ ایسا کیوں کیا؟ آپ نے خلیجی جنگ میں سکڈ میزائلوں کی بارش میں اسلامی ممالک کا دورہ کیوں کیا؟ اس لئے کہ وہ متحد ہو جائیں ؟ اس لئے کہ وہاں پرمسلمانوں کا خون نہ بہے۔ اسلئے کہ وہاں امریکہ صاحبہ کے ساتھ ۲۹ ممالک کا جو گٹھ جوڑ تھا وہ اکٹھے ہوکر مسلمانوں کے تیل پر قبضہ نہ کریں؟ یہ کتنا بڑا جرم ہے۔ تو یہ جناب والا ' یہ جو الزامات میں نے لگانے ہیں حقیقت میں تو یہی ہیں۔ وہ تو خود کہتے بھی ہیں اور اس کے خلاف بھی کرتے ہیں ۔ وہ تو الزامات نہیں ہیں وہ تو ایک بہانہ ہے۔ کہ چلو بھائی ہم نے اس شخص سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔ حکم آیا ہے۔ ریموٹ کنٹرول سے تار کھینچی گئی ہے۔ کہ اس کو ہٹاؤ ' ہم نے ہٹایا ہے۔ جیسے بھی ہو ' لگتی ' نہیں لگتی ۔ اس کو ہٹاؤ۔

جناب والا ' میرے ایک دوست نے تقریر کے دوران فرمایا اور انہوں نے بڑے بڑے اخبارات پیش کئے مثلاً " ڈان " ایک ایشو میں ڈان کا مالک جو پچھلے تین مہینوں سے یہاں سرکاری مہمان تھے اس ایشو میں اور پھر وہ آگے اپنے اس تقریر کو بڑھاتے ہیں کس انداز میں پھر ہر

بات پر اوپر دیکھتا ہے کہ صحافی میری طرف دیکھ رہے ہیں یا نہیں دیکھ رہے ہیں ۔ تو جناب والا ' انہوں نے فرمایا اور میرے خیال میں بجا فرمایا کہ نواز شریف سن لو تو نے بہت بڑا سنگین جرم کیا ہے ۔ دیکھو طوفان لائیں ' بارش لائیں۔ سیلاب لائیں ۔ واہ اگر نواز شریف کے پاس اتنی طاقت ہے کہ وہ اتنا کر سکتے ہیں کہ سیلاب بھی لا سکتے ہیں اور بند بھی کر سکتے ہیں ' طوفان بھی لا سکتے ہیں اور بند بھی کر سکتے ہیں اور بارش بھی آ سکتی ہے اور بند بھی کر سکتے ہیں ۔ تو پھر تو خدا کا فضل ہے پاکستان تو پھر دنیا میں بہترین ملک بن جاتا ۔ لیکن وہ اپنی جھوٹ کی ستار کو آگے بڑھاکر یہ فرماتے ہیں کہ وہ قصداً عمداً سیلاب لانے تو ان کے جو باقی arguments میں سمجھتا ہوں وہ اسی طرح سے ہیں جس طرح سے یہ وہ سنگین ترین الزام تھا جو نواز شریف پر میرے دوست نے لگایا اور بڑی خوشی سے اس کے بعد اس کو پریس میں تھما دیا شاید وہ چیز تقسیم کی ۔ جناب والا ' کہتے ہیں ' میں اس کی قانونی پہلو پر کچھ عرض نہیں کرتا وہ مناسب نہیں ہے نہ کہ میں کچھ کہنے کے قابل ہوں ' میں یہی کہوں گا کہ یہ کلاز جس کے تحت یہ اسمبلی پاکستان کی اسمبلی تیسری دفعہ توڑی گئی ہے یہ اس کے ساتھ کچھ شرط ہے ۔ When a situation arises. لیکن ہندوستان کی Constitution میں آرٹیکل ۸۵ یوں ہے جناب ؛

Session of Parliament, Prorogation and disssolution:- (1) The President shall , from time to time, summon each House of Praliament to meet at such time and place as he thinks fit, but six months shall not intervene between its last sitting in one session and the date appointed for its first sitting in the next session.

(2) The President may from, time to time,

(a) prorogue the Houses or either House;

(b) dissolve the House of the people.

unsettled ہے اس میں کوئی شرط نہیں ہے کہ پریذیڈنٹ جب چاہے اتنے open discussion ہندوستان میں اپنے پریذیڈنٹ کو دی ہے مگر (فارسی------) ان کو یہ نہیں ہے situation arise آپ situation arise کریں ۔ اور پھر کس طرح سے اپنی صوابدید میں ' ان کو تو کھلی چھٹی ہے کہ آپ جب چاہیں اس کو dissolve کریں ۔ ہندوستان مجھ سے ایک دن بعد میں آزاد ہوا ہے ۔ اس کی اسمبلی تو کبھی پریذیڈنٹ نے dissolve نہیں کی ۔ شاید اس لئے کہ ان کو اپنا

ملک بہت پیارا ہے ۔ وہ کسی کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ وہ واقعی جمہوریت پسند ہیں ۔ اور ہم جمہوریت کو پنپنے ہی نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین ، اب میرا خیال ہے کہ wind up کرنا شروع کر دیں ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، wind up تو جب wind آنے گا تو ہو جانے گا۔ جناب یہ تو میں ----

جناب چیئرمین : جی آپ پاکستان سے ہندوستان چلے گئے ہیں ۔ اب آپ کہاں جانا چاہتے ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، جناب میں نےکہا کہ وہاں بھی آئین میں یہ چیز دی گئی ہے۔ جس آئین میں یہاں settled ہے ۔ اس کے ساتھ یہ clause لگایا گیا ہے ۔ کہ when the situation arises. وہاں تو یہ نہیں ہے ۔ وہاں اس ہندو نے اس کو استعمال نہیں کیا اور یہاں اس مسلمان نے اس کو استعمال کیا۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کس نے ایک اسلامی مملکت میں ۔ کسی نے ایک فلاحی اسلامی مملکت میں ۔ واہ سبحان اللہ ۔ سبحان اللہ۔

سید عبداللہ شاہ : کیا بہرہ ورسعید صاحب ، ہم ہندو کی پیروی کریں ؟

اخونزادہ بہرہ ورسعید ،جناب وہ تو آپ پہلے سے کر رہے ہیں۔ (مسکراتے ہوئے) میری بات اگر مانیں گے تو میں کہوں گا کہ نہ کریں۔ لیکن آپ کرتے ہیں۔ جناب والا! ایک سوال میں پوچھتا ہوں وہ عوام بھی پوچھتی ہے کہ نواز شریف برے ہونگے ٹھیک ہے۔ ان کا چہرہ کسی کو پسند نہیں ہوگا لیکن وہ تو ایک شخص تھے پارلیمنٹ کے ممبر ۲۲۵ میں سے ایک۔ ۲۲۴ کا کیا قصور تھا ؛ جو ان کو بغیر پوچھے ان کو بغیر کوئی show cause نوٹس دینے کے ، ان سے مشورہ کرنے کے بغیر ان کو چلتا کیا ۔ آپ کہہ لیں جناب والا ، میں پوچھتا ہوں ان کا کیا قصور تھا۔ اگر وہ اتنے پیارے تھے آپ کو کہ ان کو dissolve کرنے میں تو آپ بڑے پیش پیش تھے۔ اب ان کے پیچھے پیچھے گھوم رہے ہیں۔ کہ آو میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ معاہدہ کرو وٹو کی طرح کہ ہم اسمبلی کو بحال کرنے کے متعلق concede کر لیں گے۔ "آپ نواز شریف کو لیڈر منتخب کریں۔ اور کسی اور کو ۔ اور یہ چیز" میں اگر آپ کی اجازت سے----جب شہباز شریف dissolution سے پہلے وہاں گئے ان کو بھی یہی آفر کی گئی کہ آپ نواز شریف کو ہٹائیں خود بنیں۔ میں اسمبلی

dissolve نہیں کروں گا۔ تو کیا یہ discretion جو وہ کہتے ہیں کہ اپنی صوابدیدمیں ہیں لیکن کیا اس کا کوئی منطق ہے؟ اس میں کوئی logic ہے' یہ نفرت پر اور hatred پر ایک شخص کی بنا پر نہیں کیا گیا؟ اس اسمبلی کی اب کیوں منتیں کی جاتی ہیں۔ اور پھر جناب والا' وعدہ جیسے فرماتے ہیں کہ ضیاء صاحب' میرے دوست ضیاء صاحب نے فرمایا کہ ان شکایات میں ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ قومی اسمبلی dismiss بھی کی جانے گی اور پراونشل اسمبلیاں بھی۔ یہ میرے دوست اتنے نہیں جانتے' ارے بھائی ان کو اگر interest ہے تو ایک ہے اور وہ ہے دوبارہ صدر منتخب ہونا۔ اسمبلی جانے جہنم میں' صوبائی اسمبلی بھی ساتھ جانے جہنم میں۔ بنے یا نہ بنے' وہ بنے تو بھائی اس میں تو ان کو فائدہ ہے۔ اگر پراونشل اسمبلی dissolve ہو اور الیکشن شاید آزاد ہو' شفاف ہو تو پھر یہ گنجائش نہیں ہوگی لیکن میں تو ایک عرض کرتا ہوں سینٹ میں جناب۔

جناب چیئرمین ؛ جی آخری وہ شعر پڑھ دیں جس پر آپ ختم کرتے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید؛ نہیں جناب وہ تو بہت دور ہے۔

جناب چیئرمین ؛ اب تو ۴۵ منٹ ہونے لگے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید؛ جناب ۴۵ منٹ کیا ہوئے' جناب ذرا حوصلہ کیجئے۔ میں آپ سے پھر وہی کہوں گا کہ حضور میں' محمد علی خان ہوتی اور چند ایسے دوست جن کی پاکستان میں تعداد شاید پچاس سے زیادہ نہیں ہے۔ ہم تو ٹمٹماتے ہوئے چراغ ہیں۔ کب بادصحر چلے گا بادنسیم چلے گا اور یہ گل ہو جائیں گے۔ ہمیں تو سننے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔ سننے دیں' ہمیں کچھ کہنے دیجئے۔ اس ملک کو ہم نے سب کچھ قربان کرکے حاصل کیا ہے۔ اس ملک کی مٹی کے ساتھ مجھے محبت ہے۔ اس ملک کی کرسی کے ساتھ مجھے محبت نہیں ہے' اس ملک کی مٹی کے ساتھ مجھے محبت ہے۔ میں آپ کے سامنے رو پڑتا تو آپ کہیں گے کہ بڑا بزدل ہوں۔ اور میں اس کارروائی کو' ان حرکتوں کو' قومی اسمبلی کے بار بار توڑنے کو جب میں دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے عوام پر' اپنے دوستوں پر ترس آجاتا ہے کہ کس طرح سے ان کے ووٹ کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے۔ بارہ کروڑ عوام ایک طرف اور ایک شخص دوسری طرف' تو یہی ہے اس طرف ان کا گھر اور اس طرف میکدہ۔

جناب والا! اس بارہ کروڑ عوام نے کیا قصور کیا ہے؟ ان کا قصور کیا ہے؟ یہی کہ وہ اپنے نمائندے مقرر کریں۔ پارلیمنٹ میں بھیجیں اور صوبائی اسمبلیوں میں بھیجیں۔ جس کو ایک

فرد واحد اپنی مرضی کے مطابق کے کہ جاو چھٹی اور پھر صوبائی آسمبلی پنجاب میں میرے دوستوں نے دیکھا ، جو ڈرامہ کرایا گیا ' وہی چیز جو سکندر مرزا نے ایک شب میں جو ریپبلکن پارٹی بنائی اس طرح سے یقین دہانی کروا کے اس کو ادہر سے ادہر ' جناب مجھے سب سے بڑا گلہ اس پر تو مجھے دکھ ہے ۔ مجھے بڑا دکھ اس بات پر ہے کہ صدر گرامی قدر کو میری پارٹی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا کیا حق حاصل ہے ۔ میری پارٹی مسلم لیگ اگر یہ ملک حاصل نہ کرتی تو کس چیز کے صدر ہوتے ۔ جب کوئی اس پر دشمن وار کرتا ہے تو پہلے مسلم لیگ کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے ۔ جس طرح سقوط ڈھاکہ ہے ۔ جناب جب مسلم لیگ پر وار کیا جاتا ہے تو میں کانپ اٹھتا ہوں کہ خدارا خیر کہیں اس ملک کے مزید ٹکڑے تو نہیں کروانے کیونکہ میرا عقیدہ ہے کہ مسلم لیگ کے جتنے ٹکڑے کروانے جائیں گے پاکستان کے اتنے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی وہ سازش آگے بڑھتی جائے گی ۔

جناب والا ! مجھے اس پر بڑا دکھ ہے ۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے ۔ وہ پولیٹیکل آدمی نہیں ہے ان کو پالیٹکس میں حصہ نہیں لینا چاہیئے ۔ مگر آج تو وہ فریق بنے ہیں ۔ آج کیا کچھ نہیں ہو رہا اس میں' پریذیڈنٹ ہاؤس میں ' دیکھنے کی بات اور ہے سننے کی بات اور ہے ۔ اور میں وہ بات کرنا نہیں چاہتا جو کچھ اس چارج شیٹ میں آئی ہوئی ہیں ۔ لیکن جو میں نے ایک دفعہ صدر صاحب سے ملاقات کر کے' جو کچھ سنا وہ ایسا نہیں تھا جو چارج شیٹ میں ہے ۔ اور میں کسی جگہ بھی حلفیہ بیان دینے کے لئے تیار ہوں کہ ایسا نہیں یہ بعد میں سوچا گیا اور یہ الزام تو بعد میں آئے ۔ جناب والا۔۔۔

جناب چیئرمین ، اب میں درخواست کروں گا -------

اخونزادہ بہرہ ورسعید، ذرا تحمل کیجئے ۔

جناب چیئرمین ، وائنڈ اپ کیجئے ۔ قاسم صاحب نے بھی تقریر کرنی ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، قاسم صاحب کا تو میں راستہ روکتا ہوں ۔ قاسم صاحب بیٹھیں ۔ آپ میں بڑا حوصلہ ہے ۔ قاسم نام ہے آپ کا ۔ جناب والا ' ہم وہ سیاسی یتیم تو نہیں ہیں جو اور ہیں ۔ جناب والا ' میں عرض کر رہا تھا کہ کچھ دوستوں نے اور خاص کر میرے ایک بہت ہی قریبی دوست نے فرمایا کہ تقریر کرتے ہیں ' بغاوت کے بلاوے مارتے ہیں ۔ اور پھر جا کے معافی مانگتے ہیں ۔ حیف ' صد حیف ۔ میں یہ بات اس وقت کررہا ہوں ۔ شاید نہ کرتا اگر

میرے دوست ان باتوں کی جسارت نہ کرتے ۔ نواز شریف مجھ سے چھوٹے ہیں ۔ مجھ سے بعد مسلم لیگی بنے لیکن وہ ایک ایماندار مخلص انسان ہیں ۔ وہ جانے کے لئے تیار نہیں تھے ' وہ جھکنے والے نہیں ہیں ۔ وہ نہیں جھکتے تھے اس کی ذمہ داری میں اس ہاؤس میں چند افراد کے ساتھ خود قبول کرتا ہوں ۔ میں نے ان کو مجبور کیا ۔ میرے دوستوں نے ان کو مجبور کیا اور میں نے یہاں بھی کہا کہ میاں صاحب یہ آپ کے وجود کے ساتھ نہیں ہے ۔ آپ نے جو پروگرام شروع کیا ہے ان کے لئے میں کہہ رہا ہوں ' کہو تو یہ بوڑھا آپ کے پاؤں بھی پڑتا ہے ۔ اس نے اسی وقت مجھے کہا کہ آپ میرے بزرگ ہیں ۔ آپ کہتے ہیں تو پاؤں پڑنے کی کیا ضرورت ہے میں چلا جاؤں گا ۔ ورنہ وہ جاتے؟ وہ جھکتے ؟ وہ جھکنے والوں میں نہیں ہے ۔ وہ جھکنا جانتے نہیں ہیں۔ اگر وہ جھکنا جانتے تو جھکنے والوں نے فتحیں پائیں اور وہ خودی کو بلند کرتے رہے۔ وہ کیسے؟ اس لئے ایسے الزامات لگانے سے پہلے ذرا دوستوں سے مشورہ بھی کریں کہ یہ سچ یا جھوٹ ہے۔ جناب چیئرمین صاحب---

جناب چیئرمین ، ذرا وائنڈ اپ کرلیں ۔ ان کو بھی وقت دینا ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، ملک صاحب کو۔

جناب چیئرمین ، جی ملک قاسم صاحب کو۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، ان کا تو حق نہیں بنتا۔

جناب چیئرمین ، بہر حال یہ فیصلہ کرنا تو میرا کام ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، آپ کا حق بنتا ہے جناب ۔

جناب چیئرمین ، آزادیٔ رائے تو -----

اخونزادہ بہرہ ورسعید، آزادیٔ رائے تو جناب ان کو حق حاصل ہے ۔ اگر حق حاصل نہیں ہے تو نواز شریف کو نہیں ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ تقریر نہ کرتے ۔ قومی اسمبلی میں جاتے وہاں تقریر کرتے ۔ آپ موقع تو دیتے ۔ قومی اسمبلی کا سیشن بلایا گیا ۔ اس کی نوٹیفکیشن ہوگئی ۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ اور براڈ کاسٹ ہوگیا ۔ ٹائم مقرر ہو گیا ۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں جاتے ۔ یہ تقریر کرتے ' اعتماد کا ووٹ لیتے یا impeachment کا ریزولیوشن move

کرتے اس کو چلتا کر دیا ۔ اب کس انداز میں ، خدا کی قسم مجھے شرم آتی ہے کہ جس انداز میں میرے صدر ، جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں جس انداز میں وہ ٹی وی پر آنے اوپر نہیں دیکھا ، کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھا اور یہی کہا

"I, Mr. Ghulam Ishaque Khan the President of the Islamic Republic of Pakistan do hereby, under clause 58(b) (2), dissolve the National Assembly and remove the Cabinet, it should cease funtioning immediately."

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تقریر کرتے ۔

جناب چیئرمین : اب وائنڈ اپ کرلیں ، بہرہ ورسعید صاحب ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید: جناب والا آپ مجھے موقع دیں ۔

جناب چیئرمین : جی میں اب اور موقع نہیں دے سکتا ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید:

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

جناب والا ! آپ مجھے بولنے دیں شاید پھر اور موقع نہ ملے ۔

جناب چیئرمین : جی انشاء اللہ بہت موقع ملے گا۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، میں کوشش کروں گا جناب۔

جناب چیئرمین : کریں ناں ، وائنڈ اپ کریں ۔ اب بہت وقت ہو گیا ہے ۔ آپ وہ ایک شعر پڑھا کرتے ہیں ، Winding کے وقت۔ وہ پڑھ دیں ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، میں وہ پڑھ دوں گا ۔ آپ کی خوشی کے لئے پڑھوں گا ۔

جناب چیئرمین : تو پھر پڑھ لیں please ۔ اب مہربانی کریں دیکھیں ناں ڈیڑھ بجنے کو ہے۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید، دو بجے تک تو میرا حق ہے ۔

جناب چیئرمین ، حق تو آدھا گھنٹہ تھا میں نے آپ کو زیادہ وقت دے دیا ہے ۔ اب وائنڈ اپ کریں ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، میں عرض کررہا ہوں جناب ۲ بجے تک میرا حق ہے ۔

جناب چیئرمین ، آپ نے ۱۲-۲۵ پر اپنی تقریر شروع کی تھی ۔ حق آدھا گھنٹہ تھا میں نے زیادہ ٹائم دے دیا ۔

خواجہ محمد آصف ، بہرہ ورسعید صاحب اتنے unwind ہونے ہیں کہ wind up ہونا مشکل ہے ۔

جناب چیئرمین ، جی کردیں wind up شاباش ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، میں پرانے دوست ، خدا بخشے ، خواجہ صفدر صاحب کے برخودار ایسے الفاظ اپنے چچا کے متعلق سوچتے ہیں تو ان کو شاباش دیتا ہوں ۔ جناب والا ، اس پاکستان کے ساتھ ، پاکستان کے حکمران سیاسی نہیں غیر سیاسی پچاس سال تک ۔۔۔

جناب چیئرمین ، ابھی یہ دہرا رہے ہیں یہ بات پہلے ہو چکی ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، ایسا ظلم کیوں کیا گیا ۔

جناب چیئرمین ، یہ سب باتیں دہرائی جا رہی ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، جی یہ دہرائی نہیں جا رہی ۔ جناب خارجہ پالیسی کو ۔۔۔

جناب چیئرمین ، جی خارجہ پالیسی سے اس کا کیا تعلق ہے ؟

اخونزادہ بہرہ ورسعید ، تو وہ ایک دوست نے چونکہ عبداللہ شاہ صاحب نے اس کو ٹارگٹ بنایا ۔ کیا میرے اس ملک قاسم کی عبوری حکومت نے کہا ہے کہ ہم اس خارجہ پالیسی کو چلائیں گے اور اس کی پیروی کریں گے ۔ جناب والا ، وہ آخری دلیل ۔ میں حیران ہوں جناب کہ جس صدر صاحب نے بے نظیر صاحبہ کی حکومت کو اتنے الزامات لگا کر برطرف کر دیا ۔ ان کے خلاف ریفرنس دائر کئے ، اس پر کروڑوں روپے خرچہ ہوا ، اس کے خاوند پہ مقدمے بن گئے اور خاص کر وہ کیس تھا ، جس کا خاص طور پر ذکر کیا گیا اب اس کو آکر سامنے بٹھا کر ، اس کے

ساتھ صلح ہوگئی ، اس کو تو حکومت میں شریک کر دیا گیا ۔ اور جس کے ساتھ پہلے ہی سے چلتے تھے ان کو باہر نکالا ۔ وہ کیسے ، میں صدر صاحب سے کہوں گا کہ کس کے ساتھ چلنا تھا ۔ کس کے ساتھ چلتے ہو ؟ یہ کوئی بات ہوئی ، ریفرنس ابھی ہیں ۔ میں حیران ہوں کہ اس کے باوجود اس کو کیوں کیبنٹ میں شامل کیا ۔ جس میں ملک قاسم ہے ایک ۔ تو جناب یہ دو رنگی ، یہ دہری پالیسی ، اس طرف اس کو کہا تم unfit ہو ، تمہارے خلاف ریفرنس ہیں ، تمہارا خاوند ظالم ہے اور پھر اس کو سینے سے لگایا اور اس کے خاوند کو ایک بہت اہم وزارت بھی دی۔ جس کا ایک ہوائی جہاز بھی ہے ۔ جو آج کل الیکشن مہم میں سندھ میں استعمال ہو رہا ہے ۔ تو جناب والا ، یہ کیسی پالیسی ہے ؟ اور وہ جس طرح سے اتنی بڑی پارٹی کی لیڈر ہے ، وہ پہلے معاہدہ کر چکی تھی کہ صوبائی اسمبلیاں ٹوٹیں گی تب ؟ اب وہ صوبائی اسمبلیاں زبانی تو کہتے ہیں--------

جناب چیئرمین : جی یہ آپ دہرا رہے ہیں - یہ سب باتیں دہرائی جا رہی ہیں -

اخونزادہ بہرہ ورسعید: جی نہیں دہرائی نہیں جا رہی -

جناب چیئرمین : یہ دہرائی جا رہی ہے ۔ جتوئی صاحب کی تقریر ہی یہ تھی ۔ آپ اس کو دہرا رہے ہیں -

اخونزادہ بہرہ ورسعید: اچھا تو یہ منع ہے کیا؟

جناب چیئرمین: منع ہے۔ بالکل منع ہے۔ اب آپ please اس کو wind up کریں-

اخونزادہ بہرہ ورسعید: میں آپ کا حکم مان لیتا ہوں -

جناب چیئرمین : مہربانی -

اخونزادہ بہرہ ورسعید: میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہ ایسا تو نہیں ہے ۔ دل میں کبھی کبھی آ جاتا ہے جناب کہ صدر صاحب اور نواز شریف نے مشورہ کیا ہو کہ چلو بھائی جتنا آپ نے ترقی کرنا تھی کر چکے آگے بڑھیں ۔ اب میں آپ کو برطرف کرتا ہوں تاکہ آپ کی شہرت ثریا تک پہنچے اور آپ کے مخالف کی شہرت تحت السرا تک پہنچے۔ ایسا ہوا ۔ اگر انتخابات جس طرح بار بار کہتے ہیں ۔ وہ سپریم کورٹ میں بیان حلفی پیش کر چکے ہیں کہ fair ہوں گے ، ٹرانسپیرنٹ ہوں گے ۔ آزادانہ ہوں گے ، جس کا میں تصور نہیں کر سکتا ۔ لیکن فرض کرو آدھے بھی ہوں

گے تو حضور نواز شریف جس طاقت سے اور جس اکثریت کے ساتھ آئیں گے اس کو لوگ دیکھ کر خدا کا شکر ادا کریں گے ۔

جناب والا ! یہ انتخابات پہلے تو ہوں گے ہی نہیں کیوں کہ ایک سانس میں وہ کہتے ہیں کہ یہ ہوں گے ' دوسرے سانس میں وہ کہتے ہیں کہ اگر گرمی اور محرم کی وجہ سے مشورہ کیا گیا تو یہ ملتوی بھی ہو سکتے ہیں ۔ اگر دوستوں نے مشورہ دیا تو ملتوی بھی ہو سکتے ہیں ۔ ہم ایسے کیوں کریں لیکن میں حیران ہوں یہ جومزاری صاحب ہے ' یہ بڑا شریف انسان ہے ۔ میرا دوست ہے ' میرے ساتھ ایک ڈیسک پر بیٹھا کرتے تھے ۔ یہ غریب کیسے پھنس گیا ہے ؟ اب میں اس کو کہتا ہوں کہ بھائی نکلو یہ سرکس جو ہمارے ارد گرد ہے ' اس میں تم نہیں چل سکتے ۔ تم اچھے آدمی ہو تو اس میں نہیں چل سکتے ۔

جناب چیئرمین : wind up کرلیں جناب ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : جناب آپ بار بارحکم کرتے ہیں تو میں یہی کہوں گا کہ اگر کسی کی یہ سوچ ہے کہ وہ نواز شریف کا حوصلہ توڑ دیں گے یا اس کے ساتھیوں کا حوصلہ توڑیں گے یا اس کی پارٹی کو توڑ کر جھکا دیں گے تو یہ اس جنت میں رہتے ہیں جس میں وہ لوگ رہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : جناب آپ نے فرمایا تھا کہ میں ایک شعر پڑھوں گا ۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیں جی ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : تو شعر عرض کروں گا جی ۔

وہ تو پتھر ہے جو گر جاتے ہیں ٹکڑے ہو کر
حوصلے بھی کبھی مسمار ہوا کرتے ہیں

جناب چیئرمین : شکریہ جناب ۔ جی جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔

سید عبداللہ شاہ : جناب مجھے آج یہ معلوم کرکے بڑا دکھ ہوا کہ میرے بزرگ جھکنے والوں میں سے ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : میں جھکنے والوں میں ہوتا تو اس ساری کھیپ میں شامل ہوتا ۔

نماز میں جھکتا ہوں اللہ کے سامنے جھکتا ہوں ۔

سید عبداللہ شاہ : انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس ہاؤس میں تین مرتبہ نوحہ خوانی کی ہے اسمبلیوں کی برطرفی پر ۔ میرے خیال میں دو مرتبہ ہوا ہے ۔ پچھلی دفعہ انہوں نے شاید خوشی کا ترانہ گایا تھا ۔

خواجہ محمد آصف ، دنیا بدل گئی ہے ۔ حکومتیں بدل گئی ہیں لیکن سینٹ کے نصیب نہیں بدلے ۔ پچھلے دو گھنٹے سے ملک قاسم صاحب واحد وزیر ہیں جو اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : بہر حال بیٹھے تو ہیں ناں ۔ جی ملک قاسم صاحب ۔ اچھا اور کوئی بولنا چاہتا ہے کیونکہ اتوار کو ہم اس کو wind up کرنا چاہتے ہیں ۔ نہیں ہے اور کوئی ۔ تو اتوار کو میرے خیال سے مولانا کوثر نیازی صاحب بولیں گے اور اس کے بعد پھر wind up کر دیں گے ۔ ٹھیک ہے جی ۔ جی برکات شاہ صاحب آپ بولیں گے ؟ ٹھیک ہے آپ بولیں اور اس کے بعد ؟ جی ملک قاسم صاحب ۔

ملک محمد قاسم : جناب چیئرمین ! اصل میں جس موضوع پر یہاں بحث ہے ۔ ملک کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ، خواہ وہ اندرونی ہو یا بیرونی حالات ہوں ، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی پاکستانی کوئی Partisan attitude لے گا ۔ اندرونی حالات میں اور میں کسی political party کی یا کسی گورنمنٹ کی بات نہیں کر رہا ۔ میں سارے ملک کی بات کر رہا ہوں ۔ جو حالات------

Khawaja Muhammad Asif: Point of order. Sir, the House is not in quorum.

جناب چیئرمین : یار کیا کورم کا مسئلہ اٹھانا ہے اس وقت ۔ It is not right.

Khawaja Muhammad Asif: Sir, it is not our responsibility to keep the quorum, it is the government's responsibility to keep the quorum.

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair and it was occupied by Mr. Presiding Officer (Syed Abdullah Shah)].

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، کیونکہ آپ نے یہ point out کیا ہے ۔ تو میرا خیال

ہے bell بجائی جانے پانچ منٹ کے لئے۔

(کورم کی گھنٹی بجائی گئی)

Mr. Presiding Officer: Normally we do not point out quorum in this kind of discussion but once Khawaja Sahib has chosen to do so, I find the House not in quorum. So, I adjourn the House to meet again on Sunday at 5.00 P.M.

[The House adjourned to meet again at 5,O' clock in the evening on Sunday, the 16 th May, 1993].

PCPPI—406 (96) Senate—14-3-96—180.